جن کو اپنے عیال و اطفال کی فکر تھی اپنے اپنے گھر چلے گئے اور وہ صرف تین سو آدمیون کی ساتھ منصور کی فوج کے مقابلہ پر رہگئے اور بہادری سے لڑکر ۱۴ ماہ رمضان سنہ ۱۴۵ھ کو شہید ہوگئے اونکے ہمراہیون مین سے ایک ایک قتل ہوگیا۔ حسب معمول اونکی لاشین سولی پر چڑھائی گئین۔ آخر محمد کی ہمشیرہ زینب نے عیسیٰ سے اونکے دفنانے کی اجازت حاصل کی اور وہ مدینہ کے قریب گنج شہیدان مین سپرد زمین کردئے گئے۔

اپنے بھائی کے قبل از وقت خروج کرنے سے ابراہیم کے ہاتھ کٹ گئے تاہم اونھون نے ایک بہت بڑی فوج جمع کرلی اور اس فوج سے کئی مرتبہ منصور کی فوج کو شکست دی اور عباسیون کی حالت ایسی نازک اور خطرناک ہوگئی اور ابراہیم نے اونکا قافیہ ایسا تنگ کیا کہ منصور نے کوفہ سے بھاگ جانے کا قصد کرلیا اس خطرہ کی حالت مین اوس نے عیسیٰ کو ابراہیم کے مقابلہ مین روانہ کیا۔ کوفہ سے سولہ فرسخ پر دریائے فرات کے کنارے مقام باخمرا پر لڑائی ہوئی جسمین عباسی بڑے کشت و خون کے ساتھ پسپا ہوئے مگر پھر بنی فاطمہ کے احتیاط نرمی اور ہمدردی نے اونکا کام بگاڑ دیا۔ دشمن کو بھاگتا ہوا دیکھکر ابراہیم نے اپنی فوج کو تعاقب کرنے سے منع کردیا جون ہی عباسیون نے یہ حالت دیکھی فوراً وہ پھر پڑے اور اون مین جو زخمیونکی طرح مکر گانٹھکر لیٹ گئے تھے اوٹھ کھڑے ہوئے پھر لڑائی ہونے لگی ابراہیم کے ایک تیر لگا جس سے وہ شہید ہوگئے اور اونکے ہمراہی[له] منتشر ہوگئے یہ ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۴۵ھ کا واقعہ ہے۔ اب منصور نے اپنا غصہ بصرہ اور مدینہ پر اتارا۔ بصرہ کی بہت سے نامی

له ابراہیم کا سر منصور کے پاس لایا گیا اسنے قید خانہ مین اونکے باپ عبد اللہ کے پاس بھیجدیا کہ عبد اللہ کا رنج والم زیادہ ہو عبد اللہ نے اس حرکت کا ایسا جواب دیا کہ یادگار رہیگا اوسنے قاصد سے کہا اپنے باپ سے کہدینا کہ ہماری مصیبت کے دن تیرے عروج کے دنون کی طرح جلدی جلدی گذر رہے ہین اور عنقریب ہم اوس ابدی عادل کے سامنے حاضر ہونے والے ہین جو ہمارے اور تیرے درمیان انصاف کرنے والا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب یہ پیغام پہونچا تو جیسا منصور کو صدمہ ہوا اور غمگین دیکھا ایسا کسیکو نہین دیکھا گیا (امیر علی)

کھجوروں کے باغ کاٹ ڈالے گئے۔ مدینہ میں بنی حسن اور بنی حسین کی جائدادیں ضبط کر لیگئیں اور مدینہ
کے تمام حقوق و مراعات واپس لے لئے گئے اور مصر کیطرف سے غلہ کی درآمد بند کر دی گئی۔ جعفر بن محمد صادق
نے اپنی جائداد کے واگذاشت کی درخواست کی تو اونکو قتل کی دھمکی دی گئی اور آخر ۱۴۸ھ
میں زہر سے شہید کر دئے گئے۔ امام ابوحنیفہ کو قید کیا گیا اور امام مالک کو بے رحمی سے
تازیانے لگوائے گئے۔ قلعہ ہبیرہ کے قیدیوں کا یہ حال ہوا کہ بعض تو فوراً قتل کر دئے گئے اور بعض
کو قید خانہ میں سڑنے دیا کہ اور زہریلے بخارات سے ہلاک ہوجائیں (امیر علی) سید احمد دحلان لکھتے ہیں۔
کہ انکی کیفیت قتل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اونھیں زہر ملوا دیا بعض کہتے ہیں کہ اونھیں
ایک مکان میں بند کرا کے مٹی سے ہوا کی آمد و شد بالکل بند کرا کے گھونٹ کر مار دیا اور بعض
کہتے ہیں کہ بعضوں کو دیواروں میں چنوا دیا۔

واقعہ فخ ۱۶۹ھ میں منصور کے پوتے ہادی کے عہد خلافت میں مدینہ کے گورنر عمر بن عبدالعزیز
بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے امام حسنؑ کی اولاد میں سے بعض افراد سے بادہ
خواری کے جھوٹے الزام پر بدسلوکی کی یعنی اونکو خوب پٹوایا اور گلے میں رسیاں بندھوا کر مدینہ کے
کوچہ و بازار میں تشہیر کرایا۔ اس ظلم پر برافروختہ ہوکر حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنی
بن حسن بن علی بن ابیطالب نے آل محمدؐ کی حمایت میں خروج کیا بہت سے لوگوں نے اونکی
بیعت کی اور وہ مکہ کا قصد کرکے مدینہ سے روانہ ہوئے بنی عباس جو مکہ میں حج کرنے آئے تھے
یہ خبر سنکر اکٹھے ہوگئے اور حسین بن علی کے مقابلہ کو نکلے ۸ ذیحجہ ۱۶۹ھ کو مکہ سے تین میل
کے فاصلہ پر مقام فخ پر لڑائی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سو کے قریب بنی حسن اور بہت سے اور لوگ
مارے گئے۔ بہت سے اسیر ہوئے۔ حسینؑ کا سر ہادی کے پاس بھیجدیا گیا۔

سه تحقیق یہ ہے کہ مختلف موقعوں پر منصور سادات کو ہلاک کرنے میں ان سب طریقوں کو کام میں لایا ہے
ابن اثیر نے روایت کی ہے کہ جب منصور بغداد میں تعمیر ہوتا تھا تو اولاد جناب امیرؑ کو تلاش کرکے
جب پاتا تھا ستونوں اور عمارت میں چنوا دیتا تھا اور وہ مرگئے اور اس طرح بہ جبر شہید ہوتے تھے (۲ جلد المستوفی)
ضه امیر علی تاریخ اسلام

واقعۂ فخ میں نفس الزکیہ بھائی ادریس بن عبداللہ اور یحییٰ بن عبداللہ بھی شریک[۱] تھے
جب شکست ہوئی تو ادریس روپوش ہو کر مصر کی طرف بھاگ گئے اور وہاں سے مراکش میں
جاکر بربریوں کی مدد سے ۱۷۲ھ میں مراکش میں سادات ادریسیہ کی سلطنت کے بانی ہوئے اونکا
ملک بہت وسیع ہو گیا یہاں تک کہ اندلس تک کا وسیع ملک اونکی سلطنت کا صوبہ ہو گیا تھا
وہاں اونکا خاندان ۳۷۵ھ تک شان و شوکت سے حکمرانی کرتا رہا یحییٰ روپوش رہے یہاں تک
کہ ۱۷۶ھ میں دیلم میں خروج کیا جسکا ذکر آگے کیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ

۱۷۶ہجری میں نفس الزکیہ کے بھائی یحییٰ نے ہارون رشید برادر ہادی
کے عہد میں دیلم میں خروج کیا۔ انکی شوکت اور جماعت بہت بڑھ گئی
ہارون نے فضل بن یحییٰ برمکی کو پچاس ہزار فوج سے یحییٰ کے مقابلہ میں روانہ کیا اوس نے
کچھ خوف اور کچھ امیدیں دلا کے کمال لطف و مہربانی سے یحییٰ بن عبداللہ سے خط و کتابت کر کے
اونکو صلح پر راضی کیا پس یحییٰ نے فضل کو لکھا کہ اگر ہارون اپنے دستخط خاص سے امان لکھ
دے اور اوس تحریر پر قاضیوں اور فقیہوں اور اجلہ بنی ہاشم کی شہادتیں کرا دے تو صلح منظور
ہے ایسا ہی کیا گیا اور یحییٰ فضل کے ساتھ بغداد آئے۔ ہارون بہت اچھی طرح پیش آیا اور
فضل سے صلح کرا دینے پر بہت خوش ہوا۔ بعد میں آل زبیر کے لگانے بجھانے سے ہارون نے
یحییٰ کو قید کر کے جعفر بن یحییٰ برمکی کے سپرد کر دیا بعد چندے اونکو جعفر برمکی نے بلا اجازت ہارون
کے رہا کر دیا اور یہ امر ہارون رشید کی ناراضی اور خاندان برامکہ کی تباہی کا باعث ہوا
ایک مہینہ کی رہائی کے بعد ہارون نے یحییٰ کو پھر قید کر دیا اور آخر اونکو زہر سے ہلاک کر دیا گیا

---

[۱] یہ دونوں حسین بن علی صاحب فخ کے چچا تھے کیونکہ حسین کے دادا حسن مثلث اور یحییٰ اور ادریس
کے والد عبداللہ حقیقی بھائی تھے ۱۲ ہارون رشید بھی سادات کشی میں منصور سے کم نہ تھا چنانچہ ابن بابویہ
نے بسند معتبر عبداللہ بزاز نیشاپوری سے روایت کی ہے کہ حمید بن قحطبہ طوسی نے اوس سے بیان کیا
کہ ایک دن میں ہارون رشید کے پاس گیا اوس نے مجھے اپنے خادم کے ساتھ ایک مکان میں بھیجا

امام موسیٰ کاظم

اسی ہارون رشید نے ۱۸۳ھ مین امام موسیٰ کاظم کو جو ائمہ اہلبیت مین سے ساتوین امام ہین زہر سے شہید کرا دیا ابن اثیر لکھتا ہے کہ ان کو کاظم کا خطاب اپنے حلم۔ صبر اور ہمیشہ بدی کے بدلہ نیکی کرنے کی بدولت ملا تھا۔ مدینہ مین ان کی بڑی عزت ہوتی تھی۔ رشید نے جسنے اپنے دادا منصور کو وہمی اور شکی طبیعت کا بہت بڑا حصہ پایا تھا اس اندیشہ سے کہ یہ ولی اللہ کہین میرے خلاف علم بغاوت بلند نہ کر دے انکو اپنے ساتھ حجاز سے بغداد مین لا کر قید کر دیا تھا یہان تک کہ قید ہی مین زہر سے ہلاک کر دیے گئے۔

محمد بن ابراہیم اور ابو السرایا

ابن خلدون لکھتا ہے کہ اس تبدیلی احوال سے بنی حسن کی حالت دگرگون ہو گئی تھی اور زیدیہ کا دور دورہ ایک مدت تک خاموشی اور گمنامی کے گوشہ مین جا چھپا تا اینکہ ان مین سے بعد چندے یمن و دیلم مین چند لوگ ظاہر ہوئے۔ منصور کے وقت سے دولت عباسیہ کو استحکام ہو گیا تھا۔ خوارج و شیعہ کے داعیون کے عاملانہ تدبیرین زاویہ سکون مین مستتر ہو گئی تھین تا آنکہ رشید کی وفات کے بعد جب مامون مرو مین تھا عراق مین بغاوت پھوٹ نکلی۔ جس زمانہ مین مامون مرو مین تھا اور حسن بن سہل اوسکی طرف سے بغداد مین حکمرانی کرتا تھا تو فضل بن سہل وزیر جو مرو مین مامون کے پاس تھا اپنے بھائی سہل کی بد انتظامی اور مغربی معاملات کی خبرون کو مامون سے چھپاتا تھا۔ اس سبب سے عراق اور شام کے معاملات سے مامون بالکل بے خبر رہتا تھا۔ الجزیرہ مین بنی امیہ کی طرف سے نصر نامی نے پانچ سال تک علم بغاوت بلند رکھا۔ عراق مین بدوون نے جابجا شورش مچائی۔ مگر سہل نے مامون کو بالکل خبر نہونے دی ان شورشون کا اثر خاندان علی کے زیادہ اولوالعزم اور بلند نظر نونہالون پر بھی پڑا اور انھون نے اور علی کے بھائی جعفر طیار کی اولاد مین سے بعضون نے جو ابتک نسبتاً گوشہ نشینی مین رہے تھے شاید یہ خیال کیا کہ اپنے خاندان کے ظلم و ستم کے دفع کرنے اور اپنے حقوق واپس ملنے کا وقت آگیا ہے۔ پس ۱۹۹ھ مین محمد بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب نے جو مذہب زیدیہ رکھتے تھے۔ کوفہ مین ظہور کیا اور

سالار فوج کے سرہنگون مین سے تھا۔ ہرثمہ سے جدا ہوکر محمد بن ابراہیم سے آملا دونون
نے اپنی متفقہ کوششون سے خروج کیا اور لوگون کو امامت امام رضا علیہ السلام اور عمل
بکتاب و حدیث کی طرف دعوت کی۔ حوالی کوفہ کے اعراب بھی ساتھ ہوگئے۔ ان دنون الحسن
بن سہل کیطرف سے سلیمان بن منصور کوفہ کا حاکم تھا اوس نے حسن کو لکھا اور حسن نے دس ہزار
فوج زہیر بن مسیب کے ماتحت مقابلہ پر بھیجدی۔ کوفہ کے باہر لڑائی ہوئی زہیر شکست کھاکر
بھاگا کوفیون نے اوسکا مال منگوالیا۔ فتح کے دوسرے دن ابن طباطبا محمد بن ابراہیم مرگ
مفاجات [ل۱] سے فوت ہوگئے۔ ابوالسرایا نے محمد بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب
کو جو صغیر السن تھے محمد بن ابراہیم کی جگہہ مقرر کیا اور حسن بن سہل نے زہیر کی مدد پر عبدوس
بن محمد کو چار ہزار فوج کے ساتھہ روانہ کیا وہ سب کے سب مارے گئے اس اثنا مین علویہ ہر چہار جانب
سے ابوالسرایا کی مدد کو جمع ہوگئے اور جابجا شہرون مین پھیلگئے اور ابوالسرایا نے کوفہ مین امام
رضاؑ کے نام کے درہم و دینار مسکوک کرائے اور بصرہ اور واسط اور مداین کی طرف فوج روانہ
کی عراق کے بہت سے شہر اور قریئے فتح کرلئے۔

عباسی خلیفہ کے نائب اون علاقون سے بھاگ گئے اور ابوالسرایا کے فرستادے اوپر مسلط ہوگئے
علویون کی قوت و شوکت بڑھ گئی انہون نے عباسیون کے گھر جو کوفہ مین تھے پھونک دئے
اور اونکی کھیتیان اور باغ جلادئے اور جو عباسی ملا اوسکو قتل کردیا اور زید بن موسی
بن جعفر صادقؑ نے جو ابوالسرایا کی طرف سے بصرہ اور اہواز کے والی مقرر ہوئے تھے عباسیون
اور اونکے گھرون کو اتنا پھونکا کہ اونکا نام زیدالنار مشہور ہوگیا۔ اسکے بعد جب موسم حج آیا تو
ابوالسرایا نے حسین بن حسن بن امام زین العابدین ع کو جنہین افطس کہتے ہین مکہ کا والی مقرر
مقرر کیا اور ابراہیم بن موسی بن جعفر صادق ع کو یمن کا عامل مقرر کیا اور فارس پر اسمعیل
بن موسی بن جعفر صادق ع کو والی بنایا اور مداین کی طرف محمد بن سلیمان بن داود بن حسن بن

ل۱ ابن اثیر اور ابن خلدون نے لکھا ہے کہ جب ابن طباطبا کو قوت حاصل ہوگئی اور ابوالسرایا نے
دیکھا کہ لوگ محمد ابن طباطبا کے مطیع و فرمان بردار ہین اور میرا چراغ ان کے سامنے روشن نہین

امام حسن کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ جانب شرقی سے بغداد پر حملہ کرے اسطرح ابو السرایا کی سلطنت بہت وسیع ہوگئی۔ جنگ و جدل اور قتل و غارت کا بازار گرم ہوگیا۔ آخر یہ ہوا کہ سنہ ۲۰۰ھ مین ابو السرایا کا کام بگڑ گیا۔ وہ کوفہ سے بھاگا اور بنی عباس نے نہروان کے قریب اوسے پکڑ کر قتل کر ڈالا۔ محمد بن محمد کو پکڑ کر مرو مین مامون کے پاس بھیجدیا اور مامون اوسنے بہت اچھی طرح پیش آیا ابو السرایا کا دور دورہ صرف ۱۰ مہینہ تک رہا۔

اسکے بعد عباسیون نے بصرہ پر پھر چڑھائی کی۔ زید النار نے پناہ مانگی اونکو پناہ دیکر قید کردیا محمد بن سلیمان جو مداین کی طرف بھیجے گئے تھے اونہون نے مداین فتح کرنیکے بعد حجاز کا رخ کیا اور بغیر لڑائی کے مدینہ پر قبضہ کرلیا۔

محمد بن جعفر الصادق

حسین افطس مکہ کیطرف بھیجے گئے تھے اونکے آنیکی خبر سنکر داود بن عیسے عباسی جو مامون کی طرف سے مکہ کا حاکم تھا بھاگ کر عراق مین آیا۔ حسین افطس مکہ مین آکر مناسک حج بجالائے اور پھر عباسیونکی سیاہ پوشش خانہ کعبہ سے اوتار کر دو زرد پوششین کہ جنپر ابو السرایا کا نام لکھا ہوا تھا کعبہ پر پہنا دین اور خزانہ کعبہ اور بنی عباس اور اونکے اتباع کے اموال پر قبضہ کرکے لشکریون پر تقسیم کردیا اور جب ابو السرایا کے مارے جانے کی خبر پہنچی تو محمد بن جعفر الصادق ؑ کو جو شیخ بزرگ تھے اور ہرگز خلافت کو منظور نہ کرتے تھے جبرًا امیر المومنین کے نام سے ملقب کیا اور لوگون سے اونکی بیعت لی آخر عباسیون کے ہاتھ سے تنگ آکر انہون نے خلع بیعت کیا پس وہ مامون کے پاس مرو مین بھیجدئے گئے اور وہ اوسکے پاس رہے یہانتک کہ جب مامون کے ساتھ مرو سے بغداد کی طرف جارہے تھے راستہ مین بمقام جرجان سنہ ۲۰۳ھ مین انتقال کیا۔ اسکے بعد حسین افطس نے بدعوای خلافت مکہ مین پھر خروج کیا مامون نے حسین اور اوسکے دونون بیٹون علی و محمد کو قتل کرکے سنہ ۲۰۴ھ تک علویون سے اپنے ممالک مقبوضہ کو صاف کردیا۔

ابراہیم جزار

جب ابو السرایا کے قتل کی خبر مکہ مین پہونچی ہے تو ابراہیم بن موسی بن جعفر صادق ؑ مکہ مین تھے یہ خبر سنتے ہی وہ یمن مین آئے اور یمن کا بہت سا حصہ فتح کرلیا اور اپنے واسطے دعوت کی چونکہ یمن مین اونہون نے بہت سے آدمی قتل کئے اس سبب سے

اور انکا نام جزار مشہور کر دیا گیا۔ مگر سنہ ۲۰۳ھ میں مامون نے محمد بن عبید اللہ بن زیاد بن ابو سفیان کو یمن کی طرف بھیجا اور اوس نے یمن میں سلطنت عباسیہ کو قایم کر دیا۔

علی بن موسے الرضا

ابن خلدون[1] لکہتا ہے کہ سنہ ۲۰۱ھ میں جبکہ طالبیون کے داعی ظاہر ہوئی اور ہر چہار طرف سے ان لوگون نے خروج کرنا شروع کیا اوس وقت خلیفہ مامون نے بوجہ اون پولیٹیکل پیچیدگیون کے امام علی رضاء کو مدینہ سے بلاکر اپنا ولیعہد بنا لیا[2] بغداد کے عباسیونکو یہ امر ناگوار گزرا اونہون نے مامون کے چچا ابراہیم بن مہدی کو بغداد مین خلیفہ بنا لیا اور مامون سے منحرف ہوگئے۔ مامون کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو مرو سے عراق کی طرف کوچ کیا علی الرضاء ہمراہ تھے اثنا راہ مین سنہ ۲۰۳ھ مین انتقال کر گئے طوس مین مدفون ہوئے کہا جاتا ہے کہ خلیفہ مامون نے انکو زہر دے دیا تھا۔

عبد الرحمن بن احمد علوی

عمال بنی عباس یمن مین اولاد علی کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے تھے اس سبب سے سنہ ۲۰۷ھ مین عبد الرحمن بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی ابن ابی طالب نے یمن کے علاقہ عک مین خروج کیا اور متابعت آل محمد کی دعوت کی مامون کو خبر ہوئی تو دینار بن عبد اللہ کو بہت سی فوج دیکر اوسکے مقابلہ پر روانہ کیا اور ساتھ ہی اوسکے امان دینے کا حکم لکھ بھیجا۔ عبد الرحمن نے امان کو قبول کرکے مامون کی اطاعت قبول کر لی۔

محمد بن قاسم حسینی

سنہ ۲۱۹ھ مین محمد بن قاسم بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب نے خراسان کے شہر طالقان مین ظہور کیا اور متابعت آل محمد کی دعوت کی یہ محمد بن قاسم ابتدا مین روضہ رسول کی ملازمت کرتے تھے اور بڑے نیک سیرت تھے ایک شخص خراسان کا ابو محمد نامی جو مدینہ مین آیا ہوا تھا اون کے پاس آیا اور اونکے طریقہ کو دیکھ کر

---

[1] جلد چہارم صفحہ ۲۴۵ مامون نے علانیہ طور پر ظاہر کیا کہ مین نے اپنے خاندان و نیز خاندان علی مین سے اپنا جانشین تلاش کرنے کی کوشش کی مگر جیسا علی ابن موسی کو خلافت کے لائق پایا کسیکو نہ پایا چنانچہ ۲ ماہ رمضان سنہ ۲۰۱ھ مین الرضا من آل محمد یعنے مقبول آل محمد کا خطاب دیکر اونکی ولیعہدی پر

بیعت کرلی اور حجاج خراسان مین سے یکے بعد دیگرے لوگون کو لاکر اونکی بیعت شروع کرادی
ایک مدت تک وہ یہی کرتا رہا۔ جب بیعت کرنے والے خراسانیون کی کثرت ہوگئی تو ابو محمد نے
عبدالرحمن کو لے کر جوزجان مین آیا اور وہان عبدالرحمن تو روپوش رہے اور ابو محمد لوگونکو
اونکی طرف دعوت کرتا رہا یہان تک کہ اونکے طرفدارون کی کثرت ہوگئی او سوقت ابو محمد
نے اونکو خروج کرنے کی صلاح دی پس عبدالرحمن نے طالقان مین خروج کیا اور ناحیہ جبال و
طالقان مین عبداللہ بن طاہر کے سرداران لشکر سے کئی مرتبہ لڑائیان ہوئین آخر عبدالرحمن و
اور اونکے ساتھی شکست کھاکر بھاگے پھر اہل نسا کے بلانے سے نسا مین آئے عامل نسا کو
خبر ہوئی تو گرفتار کرلیا۔ مخبر کو دس ہزار درہم انعام دیا اور عبدالرحمن کو عبداللہ طاہر کے پاس
بھیجدیا۔ عبداللہ نے معتصم خلیفہ عباسی کے پاس بھیجدیا اوسنے اونکو قید کردیا۔ عید الفطر کی رات
کو جب لوگ سامان عید مین مصروف تھے اپنی کسی طرفدار کی مدد سے قید سے نکل گئے صبح کو جب
اونکو نہ پایا تو ایک لاکھ درہم اوس شخص کے لئے انعام مقرر کیا گیا جو اونکو پکڑ وادے مگر پھر اونکا
پتہ نہ لگا لیکن ابن خلدون کہتا ہے کہ جیلخانہ ہی مین زہر سے وفات پائی۔

امام محمد تقی ؑ سنہ ۲۲۰ھ مین معتصم بن ہارون نے حضرت امام محمد تقی ؑ کو اونکی
زوجہ ام الفضل سے زہر دلواکر ہلاک کرادیا۔

صاحب حبیب السیر نے لکھا ہے کہ جب اولاد علی اور اونکے داعیون کی شورش ہر طرف پھیل گئی
تو مامون بہت گھبرایا اور اپنے وزیر فضل بن سہل سے مشورہ لیا اوسنے صلاح دی کہ یہ شورش اسی
طرح دفع ہوسکتی ہے کہ آل محمد مین سے کسی بزرگ کو اپنا ولی عہد بنا دیجئے پس فضل بن سہل کی
صلاح سے مامون نے امام رضا ؑ کو اپنا ولی عہد بنا دیا، مگر جب وہ شورش فرو ہوئی اور بغداد
مین عباسیون نے دوسرا خلیفہ بنا لیا تو سلطنت کو ہاتھ سے جاتا دیکھکر امام رضا ؑ کو جنکے
ولی عہد بنانے کے سبب سے عباسیون نے شورش مچائی تھی زہر سے ہلاک کردیا تا اونکے
عباسیون کی شورش فرو ہوجائے۔ چنانچہ جب امام رضا ؑ رحلت کرچکے اور مامون
بغداد مین آیا تو عباسیون کا فتنہ بالکل ختم ہوگیا۔

انہدام قبر حسینؑ ۲۳۷ھ مین متوکل خلیفہ نے قبر امام حسینؑ پر سترہ مرتبہ ہل چلوایا اور پانی باندھ دیا کہ لوگ زیارت سے باز رہین۔

یحییٰ ابن عمر حسینی ۲۵۰ھ مین مستعین عباسی کے عہد خلافت مین یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن امام زین العابدین ع نے کوفہ مین خروج کیا بہت سے لوگون نے ان کی بیعت کرلی۔ اونہون نے سواد کوفہ کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کرلیا مگر بنی عباس کے لشکر سے شکست کھا کر بھاگے اون کے گھوڑے نے سکندری کھائی گرے اور اونکا سر کاٹ کر مستعین کے پاس بھیجدیا گیا۔

امام علی نقی ۲۵۴ھ مین معتز خلیفہ عباسی نے امام علی نقی ع کو زہر سے ہلاک کردیا۔

امام حسن عسکری و امام مہدیؑ ۲۶۰ھ مین معتمد عباسی نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا اور حضرت امام مہدی ع پانچ چھ سال کی عمر مین سرداب سرمن رائے مین غایب ہوگئے۔

اب ہم تاریخ اسلام کے اوس زمانہ پر آتے ہین جبکہ مظلوم شیعون کی ایک مستقل حکومت قایم ہوکر اون کے نام کا سکہ و خطبہ جاری ہوا ان مین سب سے پہلے سادات زیدیہ ہین جو طبرستان مین حکمران رہے۔

باب اول

سادات زیدیہ۔ جو طبرستان مین حکمران رہے

حسن بن زید ۲۵۰ھ مین جبکہ خراسان کے طاہریہ خاندان کی طرف سے محمد بن اوس طبرستان مین گورنری کرتا تھا اور اوس نے ظلم و تعدی کا بازار گرم کر رکھا تھا کہ طبرستانی اوسکے ہاتھ سے تنگ آگئے تھے اعیان طبرستان نے محمد بن ابراہیم بن علی بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کے پاس جو اون سادات میں سے تھے جنھون نے عباسیون کے خوف سے اوس علاقہ مین پناہ لی تھی اور مقام کجور مین سکونت

اختیار کی تھی اور زہد و عبادت مین تمام سادات مین ممتاز و مستثنی تھے آکر درخواست کی کہ
حق خلافت آپ کے خاندان عالی شان سے متعلق ہے اس ملک کے مظلوم امید کرتے ہین کہ
آپ ہمکو اہل ضلال کے ظلم سے خلاصی دین ہم سب آپ کے ساتھ ہوکر لڑنے کو حاضر ہین اُنھون
نے جواب دیا کہ یہ امر خطیر میرے حال کے مناسب نہین ہے لیکن اگر تم اپنے عہد پر قایم رہو تو مین
اپنے بہنوئی حسن بن زید بن محمد بن اسمعیل بن حسن بن زید بن امام حسن کو رے سے بلائے دیتا
ہون اور تمہارے اس کام کو سپرد کئے دیتا ہون طبرستانیون نے قسمین کھائین کہ صدق دل سے
ہم اونکی بیعت کرینگے اور اپنا جان و مال اون کے سپرد کردینگے پس محمد بن ابراہیم نے حسن
بن زید کو ایک نامہ لکھا اونہون نے اونکی تحریر پر طبرستانیون کی درخواست کو منظور کر
لیا اور رے سے اونکے پاس آگئے اور اعیان طبرستان نے ۲۵ ماہ رمضان کو اونکی بیعت
کرلی اور وہ داعی کبیر اور داعی الخلق الی الحق کے نام سے مشہور ہوئے اطراف و اکناف
طبرستان مین اپنے داعی روانہ کئے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تشیع کے پھیلانے مین
مصروف ہوئے جب اونکی جمعیت بہت بڑھ گئی تو محمد بن اوس پر چڑھائی کی اور بجور سے
اہل دار الحکومت طبرستان کی طرف روانہ ہوئے محمد بن اوس شکست کھاکر جرجان کی
طرف بھاگ گیا پھر ۲۵۲ھ مین حسن بن زید نے سلیمان بن طاہر کو بھگا کر استراباد تک اوس کا
تعاقب کیا اور خزانہ لوٹ لیا اور اوس کے عیال و اطفال کو اسیر کرلیا اور پھر سلیمان
کی درخواست پر اونکو اوسکے پاس بھیجدیا۔ اسکے بعد داعی کبیر کمال استقلال کے ساتھ چند روز
آمل مین رہے اور اطراف طبرستان و گیلان مین فرمان روانہ کئے جنکا مضمون یہ تھا کہ ہم
تمکو حکم کرتے ہین کہ کتاب اللہ اور سنت رسولخدا کے موافق عمل کرو اور جو کچھ اصول و فروع دین
مین میرے امیر المومنین و امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ع سے صحت کو پہنچا ہے
معتبر جانو اور اون حضرت کو تمام امت سے فضل مانو مین تم کو سخت ممانعت کرتا ہون کہ جبر و
تشبیہ کے قایل نہ ہو اور موحدین قایلین بعدل و توحید سے مکابرہ نہ کرو اور تمکو حکم دیتا ہون کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم نماز مین باواز بلند پڑھا کرو اور صبح کو نماز مین دعاء قنوت پڑھا کرو اور میت
[illegible]

... اعلان اور فرمان جاری کیا گیا۔ تمام ساکنان
بلدان طبرستان نے اس مکتوب کو پڑھ کر صدق دل سے فرمان برداری و اطاعت قبول کی پھر
داعی نے ولایت ساری کی حکومت پر اپنے بنی اعمام مین سے ایک شخص کو جسے سید حسن عقیقی
کہتے تھے مقرر کیا اور سلیمان بن عبداللہ بن طاہر نے ایک لشکر فراہم کرکے سید حسن عقیقی پر حملہ کیا
سید حسن نے شکست دیکر جرجان تک تعاقب کیا۔ سلیمان جرجان مین بھی مجال توقف نہ دیکھ کر
خراسان کیطرف بھاگ گیا۔ پھر جب یعقوب بن لیث صفار طاہریون سے سلطنت چھینکر خراسان
کا بادشاہ ہوا تو اوس نے سنہ ۲۶۰ھ مین بہت فوج کے ساتھ طبرستان پر چڑھائی کی ساری مین پہونچا
تو سید حسن مارے خوف کے آمل مین داعی کے پاس چلا آیا۔ یعقوب بھی آپہونچا اور حسن بن
زید آمل سے بھاگ کر استراباد مین آگئے۔ یعقوب وہان بھی پہونچا اور جب دیکھا کہ داعی کا ہاتھ آنا
ممکن نہین ہے تو چند روز جرجان مین رہ کر اور رعایا سے دو سال کا خراج وصول کرکے آمل مین آیا
اور پھر ساری کی طرف گیا اور اس علاقہ کو تاخت و تاراج کرکے پھر جرجان مین آیا غرض چار مہینے
طبرستان مین حکومت کرکے براہ قومس روانہ ہوا حسن بن زید پھر طبرستان مین آگئے اور
اپنی فوجکو جمع کرکے یعقوب کے پیچھے روانہ ہوئے اور جرجان کی حکومت اپنے بھائی محمد بن زید
کو سپرد کرکے خود آمل مین آکر سکونت اختیار کی اسی زمانہ مین سید حسن عقیقی نے مخالفت کی
اور ساری اور اوسکے نواح کے لوگون سے اپنی بیعت کرالی۔ محمد بن زید یہ خبر سنکر استراباد
مین آئے اور وہان سے ساری پر حملہ کیا اور سید حسن کو گرفتار کرکے اپنے بھائی کے پاس آمل
بھیجدیا اور داعی کبیر نے اوسکو گردن مروا دیا۔ اسکے بعد حسن بن زید طبرستان مین اطمینان
سے حکومت کرتے رہے۔ یہانتک کہ ۲۳ رجب سنہ ۲۷۰ھ کو پونے بیس سال کی بعد کے انتقال
کر گئے۔ سید احمد دحلان اپنی تاریخ دول الاسلامیہ مین لکھتے ہین کہ انکی حکومت مین طبرستان جرجان
رے۔ اصفہان اور قاشان شامل تھے۔ ابن اثیر وغیرہ لکھتے ہین کہ ابو مقاتل شاعر انکی ملازمت
مین تھا ایکدفعہ ابو مقاتل نے ایک قصیدہ عرض کیا جسکا ایک مصرع یہ ہے اللہ فرد و ابن زید فرد (
اللہ فرد ہے اور ابن زید بھی فرد ہے) داعی کبیر یہ مصرع سنکر شاعر پر بہت خفا ہوئے سامنے کو
مسند سے کود پڑے ننگے سر ہوکر خاک پر منہ رکھا اور ابو مقاتل سے کہا تونے کیون نہین کہا اللہ فرد

وابن زید عبد (اللہ فرد ہے اور ابن زید بندہ ہے) چند مرتبہ اس مصرع کو اسی طرح پڑھا اور مدت تک اس شاعر کو دربار مین نہ آنے دیا یہان تک کہ بعد مدت ایام مہرجان مین ابو مقاتل حاضر ہوا اور قصیدہ پڑھا جسکا مطلع یہ ہے ع لا تقل بشری ولکن بشریان ؛ غرۃ الداعی ویوم المهرجان ؛ اسپر شاعر کو صلہ دیا اور خطا معاف کردی۔ ابن اثیر کہتا ہی کہ حسن بن زید کریم۔ جواد ممدوح اور فقہ و عربیت سے عارف تھے۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہین کہ حسن بن زید کمال و فضایل سے متصف اور نہایت سخی و کریم تھے۔

محمد بن زید محمد بن زید اپنے بھائی کی وفات کے بعد جرجان مین بادشاہ ہوئے قائم بالحق انکا لقب تھا۔ داعی کبیر کے داماد سید حسین نے ساری مین مخالفت کی محمد بن زید نے رے ۲۷۱ھ مین چڑھائی کی اور شکست دیکر اوسکو اسیر کر کے آمل مین لے آئے اسکے بعد اکثر حکام طبرستان محمد بن زید کے فرمانبردار ہو گئے مگر سپہدار رستم بن قارن جو جبال مازندران کا حاکم تھا مطیع نہین ہوا بلکہ اوسنے رافع بن ہرثمہ کو جو اندنون خراسان پر متسلط تھا مازندران مین طلب کیا وہ آیا اور مدتون محمد بن زید سے لڑتا رہا آخر صلح ہوگئی اور محمد بن زید نے جرجان اوسکے حوالہ کردیا اسکے بعد رافع محمد بن زید سے بیعت کر کے عمرو لیث پر چڑھ گیا۔ مگر شکست کھا کر خوارزم کیطرف بھاگ گیا۔ اس واقعہ کے بعد طبرستان اور جرجان پر محمد بن زید کا پورا تسلط ہوگیا۔ ۲۸۷ھ مین امیر اسمٰعیل سامانی بادشاہ خراسان و ماوراء النہر نے معتضد خلیفہ عباسی کے اغوا سے محمد بن ہارون کو بہت سی فوج دیکر طبرستان بھیجا۔ محمد بن زید بتعجیل تمام مقابلہ کو بڑھے اور شوال سال مذکور مین بنفس نفیس قلب سپاہ محمد بن ہارون پر حملہ کیا آخر زخمی ہوکر گھوڑے سے گرے اور انہین زخمون سے وفات پائی۔ ۲۰ سال چند ماہ حکومت کی اس لڑائی کے بعد ان کے بیٹے زید بن محمد کو گرفتار کر کے بخارا لائے دو سال قید رہنے کے بعد مین رہا کردئے گئے۔ اور اسماعیل بن احمد سامانی کے دربار مین معزز و مکرم رہے انکے بیش قرار پنشن مقرر کردی۔ مکتفی عباسی نے اسمٰعیل سے طلب کیا مگر اسماعیل نے انکار کردیا اور حوالہ نہ کیا۔

مجالس المومنین لکھتے ہین کہ سب سے پہلے محمد بن زید ہی نے نجف اشرف مین مرقد منور جناب امیر علیہ پر قبہ تعمیر کرایا ہے۔ ہر سال ۳۲ ہزار دینار پوشیدہ طور پر بغداد مین محمد بن ورد عطارد کے پاس جو امنائے شیعہ سے تھے سادات مین تقسیم کرنے کے واسطے بھیجا کرتے تھے ابن کثیر لکھتا ہے کہ محمد بن زید فاضل دیندار نیک سیرت اور شیعہ تھے۔

صاحب حبیب السیر لکھتے ہین کہ محمد بن زید کے بعد طبرستان پر سامانیون کے طرف سے محمد بن ہارون نے ڈیڑھ سال حکومت کی اور سید احمد دحلان اور ابن خلدون لکھتے ہین کہ بعض مورخین نے یہ لکھا ہے کہ محمد بن زید کے بعد اون کا بیٹا زید بن محمد اور زید کے بعد حسن بن زید بن محمد طبرستان مین حکومت کرتے رہے اور بعض کہتے ہین کہ سامانیون نے ملک پر قبضہ رکھا یہانتک کے سنہ ۳۰۱ھ مین اطروش نے سنہ ۳۰۱ھ مین طبرستان پر قبضہ پایا۔ مولف کے خیال مین ممکن ہے کہ دو ڈیڑھ سال تک جب تک زید بن محمد بخارا مین قید رہے صرف محمد بن ہارون سامانیون کے طرف سے حکومت کرتا رہا ہو اور بعد مین زید بن محمد کو رہا کر کے سامانیون نے اپنے نیابت مین طبرستان کے کسی علاقہ کا حاکم مقرر کر دیا ہو۔

اطروش

ابو محمد حسن بن علی بن حسین بن علی بن عمر الاشرف بن امام زین العابدین ع محمد بن زید کے سپہ سالارون مین تھے ۲۷۹ھ مین محمد بن زید اور سامانیون کی لڑائی مین انکا سر تلوار کی ضرب سے شق ہو گیا تھا اس سے بہرے ہو گئے تھے اور اس باعث سے ان کو اطروش کہتے ہین۔ اس شکست کے بعد یہ بلاد دیلم وگیلان مین چلے گئے تھے۔ وہان ۱۳ سال تک دیلمیون کو اسلام کی طرف دعوت کرتے اون کو مذہب زیدیہ کی تعلیم کرتے رہے بہت سے لوگون کو مسلمان کرتے ان کے ملک مین مسجدین بنواتے اور صرف عشر پر قناعت کرتے رہے۔ مردم گیلان و طبرستان مین ناصر الحق اور ناصر کبیر کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۱۳ سال کے بعد جب اون کے پاس جمعیت کثرت سے ہو گئی تو محمد بن زید کے خون کا انتقام لینے کی غرض سے طبرستان پر چڑھائی کی یہ خبر سنکر احمد بن اسمعیل سامانی جو بخارا و خراسان مین حکمرانی کرتا تھا بیقیاس سپاہ لیکر طبرستان پر چڑھ آیا۔ آمل کے قریب لڑائی ہوئی ناصر نے شکست کھائی اور سامانیون کا جھنڈا پھر طبرستان مین لہرانے لگا اور اطروش پھر گیلان کو واپس آئے۔ طبرستان کے دیسی حکمران جو سپہبد کہلاتے تھے سامانیون کے مطیع ہو گئے اور سامانیون کے گورنر بہ طبرستان [illegible] حکومت کرنے لگے

جب محمد بن ابراہیم صعلوک سامانیون کی طرف سے طبرستان کا گورنر مقرر ہوا تو اوس نے ظلم وتعدی کا بازار گرم کر دیا اس سبب سے بعض اعیان و اشراف گیلان و دیلمان نے ناصر کبیر کو طبرستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دی اور وہ بہت سی فوج لیکر طبرستان پر چڑھ گئے۔ محمد بن ابراہیم صعلوک رے کی طرف اور پھر وہان سے بغداد کو بھاگ گیا۔ ناصر کبیر نے آمل فتح کر لیا اور پھر کل طبرستان پر اُنکا تسلط ہو گیا سامانیون کی لڑائی مین ناصر کبیر کے ایک رشتہ دار سید حسن بن قاسم نے جو بعد مین داعی صغیر کے نام سے مشہور ہوئے بڑے جوہر دکھائے تھے۔ ناصر کبیر کے بیٹے ابو الحسین احمد نے جو صاحب الجیش کہلاتے تھے اپنی بیٹی اُن سے بیاہ دی اور وہ ناصر کبیر کی اجازت سے جرجان کے والی مقرر کر دیے گئے۔ مگر ترکون کی بغاوت سے عاجز ہو کر جرجان کو چھوڑنا پڑا اور گیلان مین چلے آئے۔ بروایت ابن اثیر و ابن خلدون سنہ ۳۰۴ھ مین سعید بن نصیر بن احمد سامانی نے بسر افسری عساکر خراسان اطروش پر حملہ کیا اور وہ ۷۹ سال کی عمر مین شکست کھا کر مارے گئے اور صاحب حبیب السیر اور صاحب مجالس المومنین نے لکھا ہے کہ آمل مین فوت ہوئے۔ ناصر الحق فقہ زیدیہ مین تبحر تام رکھتے تھے اس فن مین اونھون نے بہت سی کتابین تصنیف کین اور تمام مردم گیلان نے اونکا مذہب اختیار کیا۔

ناصر کبیر کے تین بیٹے تھے حسن(۱) جسکو ناراض ہو کر حکومت سے خارج کر دیا تھا۔ اور وہ ارمینہ اور آذربیجان کے حاکم ابن ابی الساج کے پاس چلا گیا تھا۔ اور ابو الحسین(۲) احمد صاحب الجیش اور ابو القاسم جعفر یہ دونون ناصران کے نام سے مشہور ہین۔

اطروش کے دیلمی سردارون مین سے مشہور یہ ہین۔ لیلی(۱) بن نعمان جسکو اطروش کے بعد داعی صغیر حسن بن قاسم نے جرجان کا والی بنایا تھا اور جو ۳۰۹ھ مین سامانیون کی لڑائی مین مارا گیا۔ ماکان(۲) بن کالی امیر الجیوش جو استرآباد پر حکومت کرتا تھا۔ اسفار بن شیرویہ جو ماکان کے جان نثار ہمراہیون اور ربیہ سالاروں سے تھا مگر بعد مین ماکان سے برگشتہ ہو گیا تھا اور مرداویج جو اسفار کے ہمراہیون مین سے تھا مگر بعد مین اُس سے منحرف ہو گیا تھا۔ ان سب کے مفصل حالات آگے تحریر کیے جائینگے۔

داعی صغیر

سید حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبد الرحمن بن الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن ؑ جو مردم گیلان و طبرستان مین داعی صغیر کے نام سے

داعی صغیر آمل مین عدل وداد کے ساتھ حکومت کرتے رہے ایک دن مباحثہ علمی اور شرح مسائل دینی مین مصروف رہتے دوسرے دن دیوان مظالم مین بیٹھ کر عدالت کرتے اور تیسرے دن امور مملکت مین مصروف ہوتے - سپاہ کی دلجوئی اور وصول مرسومات مین اہتمام کرتے - جمعہ کے دن محبوسون کی حالت کی تفتیش کرتے - بعضون کو ان مین سے معاف کرکے رہا کر دیتے مرحمت عادت علما و فضلا سے مال وخراج طلب نہ کرتے اور اصحاب خاندان قدیم کی تعظیم مین حتی المقدور کوشش کرتے - جب کچھ مدت اسطرح گذری تو ابو القاسم جعفر نے جو اول سے انکا مخالف اور گیلان پر متصرف تھا مغرب کی طرف سے اور ابو الحسین احمد نے جو بعد مین داعی صغیر سے منحرف ہوکر - جرجان پر قابض ہو گیا تھا مشرق کی طرف سے داعی صغیر پر چڑہائی کردی - آمل کے قریب جنگ ہوئی سید حسن داعی صغیر شکست کھا کر دیلمان کیطرف بھاگے - دونون بھائیون نے آمل مین آکر سپاہ ورعیت کی دلجوئی اور تالیف قلوب کی - پھر ابو القاسم جعفر گیلان مین واپس آیا اور ابو الحسین احمد آمل مین حکومت کرنے لگا - یہانتک کہ سنہ ۳۱۱ھ مین احمد کا اور سنہ ۳۱۲ھ مین جعفر کا انتقال ہو گیا -

احمد کی وفات پر اوسکا بیٹا - ابو علی محمد آمل مین بادشاہ ہو گیا مگر ماکان بن کالی نے جو امرائے گیلان سے تھا اور جس کی بیٹی ابو القاسم جعفر سے بیاہی ہوئی تھی اپنے خورد سال نواسہ اسمعیل بن جعفر کو لیکر گیلان سے آمل پر چڑہائی کی اور ابو علی محمد کو گرفتار کرکے اپنے برادر زادہ علی بن حسین بن کالی کے پاس جو جرجان مین حکومت کرتا تھا بھیجدیا - وہ اس سے خاطر و مدارات سے پیش آیا - مگر ایک شب مستی کی حالت مین ابو علی محمد کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا - مگر ابو علی محمد غالب آیا اور اوسیکو قتل کرکے خود جرجان کا حاکم بنگیا - پھر مازندران کو فتح کرکے آمل مین حکومت کرنے لگا آخر چوگان کھیلتا ہوا گھوڑے سے گر کر مر گیا -

ابو علی محمد کی وفات کے بعد اوسکا بھائی ابو جعفر حسن جسکا لقب صاحب القلنسوہ ہے بادشاہ ہوا - مگر ماکان بن کالی رویان مین آیا اور داعی صغیر (سید حسن) سے موافقت کرلی - داعی پانچسو سوار سے آمل پر حملہ آور ہوئے - ابو جعفر حسن جرجان کی طرف بھاگ گیا - مگر اسفار بن شیرویہ جو ابو جعفر کی طرف سے ساری مین حکومت کرتا تھا سنہ ۳۱۶ھ مین داعی پر حملہ آور ہوا - آمل کے

گیلان مین گرائی ہوئی تھی ... منسوب ہو کر بھاگتے تھے کہ مرداویج نے جو اسکا ... ہمراہ تھا ایک روپین
کے زخم سے ہلاک کر دیا اور پھر گھوڑے سے اترکر سر اتار لیا۔ اس کے بعد ابو جعفر اور ماکان مین مقام
اور جان مین جنگ واقع ہوئی جس مین ابو جعفر مارا گیا اور ملک مازندان ماکان کے نواسہ اسمعیل
بن قاسم کے قبضہ مین آگیا۔ مگر انہین دنون مین ابو جعفر کی مان نے اسمعیل کی دو کنیزون کو ملاکر
اسمعیل کو زہر دلوادیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

ابو جعفر کے قتل کے بعد اسکا ایک بھائی الثائر کے لقب سے بادشاہ ہوا[1]۔ یہ ایک مدت تک
دیلمیون مین مقیم رہا۔ ۳۳۶ھ مین اسنے جرجان پر چڑھائی کی۔ مگر رکن الدولہ[2] کے وزیر ابن عمید سے
شکست کھاکر پہاڑون مین جا چھپا وہان دیلمی اسکے نام کا خطبہ ۳۵۵ھ تک پڑھتے رہے۔ یہانتک
کہ اسی سال اپنی حکومت کے تیسوین برس وفات پائی۔ تب اسکا بھائی حسن ناصر کے لقب سے
بادشاہ ہوا۔ مگر چندروز بعد جبل مازندران کے دیلمی حاکم نے اسکو گرفتار کر کے خلیفہ بغداد کی سپہ سالارون
کے حوالہ کر دیا اور اس وقت سے سادات کی حکومت ان ممالک جبال سے منقرض ہو گئی۔

---

[1] صاحب حبیب السیر لکھتے ہین کہ ابو جعفر کے قتل ہونے اور اسمعیل کے زہر سے ہلاک
ہونے کے بعد ناصر کبیر کی اولاد اور رشتہ دارون کی حکومت کا طبرستان مین خاتمہ ہو گیا۔
اسکے تھوڑے دنون بعد الثائر باللہ ابو الفضل جعفر بن محمد بن حسین محدث بن علی بن حسن بن علی
بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السلام نے جنکو سید ابیض بھی کہتے ہین گیلان مین خروج
کیا اور اوس کے بعض علاقون پر قبضہ کر لیا۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ ۳۵۳ھ مین ابو عبد اللہ محمد بن
حسین المعروف بابن الداعی حسنی بغداد مین اپنے اہل و عیال کو چھوڑکر بلاد دیلم مین بھاگ آئے تھے
دیلم کے دس ہزار آدمی ان کے ساتھ ہو گئے۔ پس ابن ناصر علوی ان کے آگے سے بھاگ گئے
اور ابن الداعی نے مہدی لدین اللہ لقب پایا اور ان کی شان عظیم ہو گئی۔ وشمگیر کے ایک بڑے
سردار سے جنگ کی اور اوسے شکست دی۔ یہ وشمگیر جرجان کا بادشاہ تھا جو ۳۲۳ھ مین مرداویج
کے مارے جانے کے بعد رے مین تخت پر بیٹھا تھا۔

---

[2] بعض ... [illegible]

باب دوم

سلاطین خاندانِ بویہ جنھون نے ممالک ایران و عراق و عمان وغیرہ پر حکمرانی کی

اب ہم تاریخ اسلام کے اس مہتم بالشان زمانہ پر آپہنچے ہین جس مین مذہب امامیہ اثنا عشریہ کو اظہار و اعلان اور اشاعت و ترویج کا موقع ملا اور مذہب شیعہ نے مغربی ایشیا مین عروج پایا۔ ورنہ اس سے پہلے شیعہ عموماً شافعیون کے ساتھ حالت تقیہ مین بسر کرتے تھے۔ اسکا اعزاز خداوند کریم نے سلاطین بنی بویہ کی قسمت مین مقدر فرمایا تھا۔ یہ تو ہم بعد مین لکھین گے کہ بنی بویہ کی سلطنت قائم کسطرح ہوئی پہلے ہم یہ لکھتے ہین کہ وہ کس پایہ کے بادشاہ تھے ان کی سطوت و شوکت عزت و عظمت کس درجہ کی تھی۔ ان بادشاہون کا اقتدار اس حد کو پہنچ گیا تھا کہ علاوہ عراق و عجم۔ کرمان۔ فارس۔۔ آذربیجان اور خوزستان وغیرہ ممالک ایران کے عراق عرب۔ عمان اور جزیرہ پر بھی مستولی تھے۔ اور گرد و نواح کے بادشاہ بھی ان کی کمال عزت کرتے تھے۔ روم کا عیسائی قیصر تک تحائف و ہدایا بھیجتا تھا۔ خلفائے عباسی سنہ ۳۳۴ھ سے ان کے ہاتھ مین مثل کٹھ پتلی کے ہوگئے تھے۔ انکے دست نگر اور محکوم تھے۔ خلیفہ سے بڑھ کر خلیفہ گر بنگئے تھے نام کو خلفائے عباسیہ کے امیر الامرا تھے مگر جس خلیفہ کو چاہتے معزول کرکے دوسرے کو خلیفہ بنا دیتے تھے۔ خلفاء کا صرف روزینہ مقرر کردیتے اور کل ملکی۔ مالی اور فوجی حکومت کے آپ مالک ہوتے۔ خطبہ اور سکہ مین خلیفہ کے شریک تھے۔ اور خلیفہ صرف دستخط کرنے کا نوکر تھا تاہم بنابر مصلحت خلفاء کے سامنے مثل خدام ہی کے حاضر ہوتے رہے معزالدولہ نے جو اسی خاندان کا ایک بادشاہ تھا سنہ ۳۵۱ھ مین دروازہائے مساجد بغداد پر آل محمدؐ پر ظلم کرنے والون پر لعن لکھوادی اور سنہ ۳۵۲ھ مین بغداد مین اول محرم سے دسوین محرم تک تمام کاروبار بند کردینے اور امام حسین علیہ السلام کی عزاداری مین مصروف رہنے کا حکم دیا اور عاشورہ کے دن حکم دیا کہ تمام بازار بغداد کے بند کردیئے جائین۔ باورچی کھانا نہ پکائین اور عورتین سر کھولے گریبان چاک منہ پر خاک ڈالے بحال پریشان امام حسینؑ کے

چونکہ اس خاندان کے اکثر بادشاہ خود بھی بہت بڑے عالم ہوئے ہین اور [illegible]

کی کمال قدر کرتے تھے۔ سنی اور شیعہ دونون فرقون کے علماء اور فضلا اور اہل کمال انکے عہد مین بہت ہوئے ہین۔

مولوی امیر علی اپنی تاریخ اسلام مین لکھتے ہین کہ بنی بویہ تقریباً ایک صدی تک اس رعب داب سے حکومت کرتے رہے کہ کوئی اون کی رقابت نہ کرسکا۔ کوئی اون سے آنکھ نہ ملا سکا۔ اون کی بغداد کی شگفتگی اور امیر الامرائی کے زمانہ مین لوگ خوشحال رہے اور علوم وفنون نے ترقی کی۔

بنی حمدان[1] اور بنی بویہ کے بادشاہون کے رفاہ عام اور بہبود خلائق کے خیال اور علوم وفنون کے مربی ہونے کا اندازہ اُن بہت سے نامی آدمیون سے ہوسکتا ہے جو اس زمانہ مین ہوئے ہین[2]۔

نسب بنوبویہ کا

بنوبویہ کا شجرہ نسب کتاب تاجی مین ابراہیم صابی نے اور نیز ابونصر بن ماکولا نے بہرام گور تک پہنچایا ہے اور ابوعلی مسکویہ نے تجارب الامم مین یزدجرد بن شہریار آخرین سلاطین فارس کی نسل سے بتایا ہے۔ انکے بزرگون نے ابتدائے ظہور اسلام مین سپاہ عرب سے بھاگ کر گیلان مین سکونت اختیار کرلی تھی۔ چونکہ مدتون دیلمیون مین رہے اس سبب سے انکو بھی دیلمی کہنے لگے۔

بویہ کا خواب

ابو الفدا ابن اثیر۔ ابن خلدون۔ سید احمد دحلان اور صاحب حبیب السیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ ابوشجاع بویہ بن فنا خسرو ایک مرد متوسط الحال تھا۔ اس نے ایک دن خواب مین دیکھا کہ وہ پیشاب کررہا ہے اور اوس کے عضو تناسل سے بہت سی آگ نکلکر دور تک پھیلگئی۔

---

[1] یہ خاندان علاقہ موصل اور حلب وغیرہ مین حکمرانی کرتا تھا۔ یہ بادشاہ بھی مذہب امامیہ اثنا عشری رکھتے تھے۔

[2] ان کے عہد مین۔ ادیب۔ فلسفی۔ سائنس دان۔ شاعر۔ فقیہ۔ اور محدث۔ مورخ۔ کثرت سے ہوئے ہین۔

اور آسمان تک بلند ہوگئی۔ پھر وہ آگ شگافتہ ہوکر اُس کی تین شاخین ہوگئین اور پھر ہر شاخ کے کئی کئی حصے ہوگئے۔ اُن آگون سے دنیا روشن ہوگئی اور بندگان خدا اون لوگون کے سامنے خضوع اور خشوع کرنے لگے۔ منجم سے تعبیر پوچھی اُس نے کہا تیرے تینون بیٹے بڑے بادشاہ ہونگے اُنکا دبدبہ دنیا مین اسیطرح پھیل جائیگا۔ جسطرح دنیا مین وہ آگ پھیلی اور بلند ہوئی ہے اور اون کی اولاد مین اتنے ہی بادشاہ ہونگے جتنے تو نے اُس آگ کے حصے دیکھے ہین۔ ابو شجاع نے کہا مین ایک غریب آدمی ہون کیون مجھسے ہنسی کرتا ہے۔ منجم نے کہا مین سچ کہتا ہون۔ آخر ابو شجاع نے اوسکو دس درہم دیکر رخصت کیا۔

بنو بویہ کی سلطنت کی بنیاد

سنہ ۳۱۲ھ مین جب اطروش کے پوتے اسمٰعیل بن جعفر سے بیعت کرکے ماکان بن کالی نے طبرستان پر غلبہ پایا تو بویہ کے تینون بیٹے علی۔ حسن اور احمد اوس کے نوکر ہوگئے۔ اسی اثنا مین اسفار بن شیرویہ نے جو اطروش کے دوسرے پوتے ابو علی بن احمد کے ارکان مین سے تھا ماکان پر خروج کیا اور کئی جنگون کے بعد ماکان کو خراسان کیطرف بھگا کر طبرستان پر مستولی ہوگیا۔ سنہ ۳۱۶ھ مین مرداویج نے جو اسفار کو سرداران مین سے تھا اسفار پر خروج کرکے اوسے قتل کردیا اور اوس کی سلطنت پر قابض ہوگیا۔ ماکان یہ خبر سن کر نیشاپور (خراسان) سے مرداویج پر حملہ آور ہوا۔ اور شکست کہا کر خراسان ہی کو واپس ہوگیا اور مرداویج استمداد۔ مازندران۔ رے۔ قزوین۔ ابہر اور زنجان پر متسلط ہوگیا اور عراق کے دیگر علاقون کے فتح کرنے مین مصروف ہوا۔ ہمدان مین اسکا بھانجہ اور بہتیرے دیلمی مارے گئے تھے اُن کی قصاص مین اوس نے قتل عام کرایا اور اس مین اتنا مبالغہ کیا کہ صاحب تاریخ گزیدہ کی تحریر کے بموجب قاتلون نے مقتولین کی ازارون سے دو خروار ازاربند ابریشمی نکالے اور بروایت صاحب مجالس المومنین پچاس خروار مقتولین کی چھنگلیان کاٹکر ہمدان سے رے کیطرف لیگیا۔ یہ رسم کہ شادی مین داماد کو زر و مال دیا جاتا ہے اسیوقت سے زنان ہمدان سے پیدا ہوئی تھی کیونکہ مرد تھوڑے رہگئے تھے اور عورتین بہت تھین۔

جب ماکان بن کالی مرداویج سے شکست کھا کر نیشاپور کو بھاگا ہے تو بویہ کے تینون بیٹے اُسکو

کے سبب ماکان کا کام بالکل ہی بگڑ گیا اور بویہ کے بیٹون نے دیکہا

کہ ماکان مرداویج سے لڑنے کی طاقت نہین رکہتا اور عاجز اور تنگ ہوگیا ہے تو اونھون نے اوس سے کہا

کہ ہمارے ساتھ ایک گروہ ہے اور وہ آپ کی مفلسی کے سبب سے بہت تنگ ہے اور آپ پر ان لوگونکا

مفت کا بار پڑا ہوا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اسوقت سے ہم آپ سے جدا ہوجائین تاکہ آپکا خرچ

کم ہوجائے جب آپکو پہر سلطنت حاصل ہوجائیگی تو ہم پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوجائین گے اوسنے

منظور کیا اور وہ اوس کی اجازت سے مرداویج کی ملازمت مین آگئے اور اون کے ساتھ ماکان کے

اور سردار بھی مرداویج کے پاس آگئے۔ مرداویج ان سب سے بہت اچھی طرح پیش آئے پہر علی بن بویہ کو کرج

کی حکومت کا اور دیگر امیرون کو دیگر ولایات کی حکومت کے پروانے دیکر اپنے بھائی وشمگیر کے پاس جو اوسکی

طرف سے رے مین حکمرانی کرتا تھا روانہ کیا۔ وشمگیر کا وزیر حسین بن محمد تھا جس کا لقب عمید تھا اور

جسکا بیٹا ابوالفضل علی بن عمید بعد مین رکن الدولہ حسن بن بویہ کا وزیر ہوا۔ علی بن بویہ جب اپنے بھائیون

اور دیگر سردارون کے ساتھ رے مین پہنچا تو اپنا ایک نادر سرخ خچر فروخت کرنا چاہا۔ عمید نے خرید لیا

اور اوس کی قیمت دو سو دینار علی بن بویہ کے پاس بہجوائے۔ علی نے صرف دس دینار رکھ لئے اور

باقی دینارون کے ساتھ بہت سے عمدہ تحائف ملاکر وزیر عمید کے پاس بہجوا دیئے۔ اسطرح وزیر

کے دل مین اس کی طرف سے گھر ہوگیا۔ اسکے بعد مرداویج ان سردارون کو مختلف علاقون پر مقرر

کرنے سے پچھتایا اور اپنے بھائی وشمگیر اور وزیر عمید کو لکھا کہ اون کو اونکے مقررہ علاقون پر جانے سے

روکدے اور اون مین سے جو روانہ ہوگیا ہو اوس کو واپس بلالے۔ تمام تحریرین پہلے وزیر عمید کو پہنچتی

تھین وہ پڑھ کر وشمگیر کے سامنے پیش کرتا تھا۔ جب عمید نے مرداویج کی یہ تحریر پڑھی تو شام کا

وقت تھا اسیوقت علی بن بویہ کو حکم بھیجا کہ فوراً ہی اپنے مقررہ علاقہ پر روانہ ہوجائے۔ اور منزلین

طے کرتا ہوا جلد اپنے علاقہ پر پہنچ جائے پس وہ مغرب ہی کے وقت روانہ ہوگیا۔ صبح کو عمید نے

سامانیون سے منحرف ہوگیا اسپر ۳۲۰ھ مین سامانیون نے خراسان سے لشکر بھیجکر ماکان کو جرجان سے نکالدیا وہ

طبرستان مین آگیا اتنے مین سامانیون اور مرداویج کے بھائی وشمگیر مین لڑائی چھڑ گئی سامانیون نے وشمگیر کی

دارالحکومت رے پر حملہ کیا اسوقت وشمگیر نے ماکان کو طبرستان سے بلاکر اپنی فوج کا سپہ سالار بناکر روانہ کیا

پروانے واپس لے لیئے اور ارادہ کیا کہ علی کو بھی واپس بلائے - عمید نے کہا وہ ہنسی خوشی واپس
نہین آئیگا - جو لوگ اُسے واپس بلانے کے واسطے بہیجا جائیگا وہ اس سے لڑیگا اور اسطرح ممکن ہے
کہ ہماری اطاعت سے نکلجائے - اسپر وشمگیر چپکا ہو رہا اور علی معہ اپنے بھائیون کے کرج پہنچگیا -
اور وہان کی رعایا اور عاملان بلاد سے ایسی خوش اسلوبی اور نرمی و ملاطفت سے پیش آیا کہ اوُنھون نے
مرداویج کو شکریہ لکہا کہ آپ نے ہمپر بہت اچھے حاکم کو مقرر کیا ہے اور اوسکے انتظام و سیاست کی بہت
تعریف کی - اسکے بعد علی نے خرمیہ کے قلعے فتح کر لیئے - اور وہان سے بہت سی دولت ہاتھہ آئی - اس
دولت کو اوس نے لوگون کی تالیف قلوب مین صرف - پس اس کی فیاضی اور نیک سیرتی مشہور
ہوگئی - ادہر اودہر سے لوگ آ آکر اوسکے پاس جمع ہونے لگے اور اوس سے محبت کرنے لگے اسوقت
مرداویج طبرستان مین تھا - پس جس وقت رے کے طرف آیا تو بعض سردارون کو وصول زر کیواسطے
کرج کی طرف روانہ کیا علی اون کے ساتھ ایسے صلہ اور احسان سے پیش آیا اون کی اسقدر تالیف
قلوب کی اور مرداویج کی تندمزاجی اور سطوت سے ایسا ڈرایا کہ وہ اوس کی طرف مائل ہو گئے اور اوسکی
اطاعت بدل و جان قبول کر لی - یہ خبر سنکر مرداویج اُن سردارون کے بہیجنے پر پشیمان ہوا - اسی
اثنا مین شیرزاد جو سرداران دیلم سے مرداویج کا ملازم تھا علی کے پاس چلا آیا - اس سے اسے اور بھی
قوت حاصل ہوگئی - جب علی کے پاس معقول جمعیت ہوگئی تو سنہ ۳۲۱ھ مین کرج سے اصفہان پر چڑہائی
کی جہان عباسی خلیفہ کی طرف سے مظفر بن یاقوت حکمرانی کرتا تھا - مظفر نے دس ہزار سے فوج لیکر
اصفہان سے تین فرسخ نکلکر علی کا مقابلہ کیا - علی کے ساتھ صرف ۹ سو آدمی تھے سخت لڑائی ہوئی
آخر مظفر شکست کھا اپنے باپ یاقوت کے پاس جو عباسیون کی طرف سے صوبہ فارس کا گورنر تھا
شیراز کی طرف بھاگ آیا اور علی اصفہان پر قابض ہوگیا - اس فتح سے علی کی عظمت لوگون کی اور
نیز خلیفہ کے دل مین تہ نشین ہو گئی - مرداویج کو خبر پہنچی تو اوسے نہایت قلق ہوا - اپنے علاقون کا
اندیشہ کرکے کمال غمگین ہوا - اور اصفہان کا قصد کیا - علی نے اپنے مین مرداویج کے مقابلہ کی طاقت
نہ دیکھکر زید بن علی نوبندجانی کی ترغیب تحریک سے اصفہان کو چھوڑکر شیراز کی طرف کوچ کیا - پہلے

بھائی وشمگیر فوج لیکر آیا اور اصفہان پر قبضہ کر لیا ۳۲۲ھ مین علی بن ابویہ نے شیراز فتح کر لیا۔

(۱) عماد الدولہ ابو الحسن علی بن ابو شجاع بویہ ۳۲۲ھ سے ۳۳۸ھ تک

علی بن بویہ کا اقبال

شیراز فتح کرکے علی نے یاقوت کے مکان مین جو عباسی خلیفہ کی طرف سے فارس کا گورنر تھا اور جسے بھگا کر علی شیراز پر قابض ہوا تھا قیام کیا۔ اس وقت اہل لشکر نے اپنے مرسومات طلب کئے۔ خزانہ مین کچھ نہ تھا۔ علی پریشانی کی حالت مین اکیلا لیٹا ہوا سوچ رہا تھا کہ کیا کرے۔ ناگاہ چھت پر نگاہ پڑی ایک سانپ کو دیکھا ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ مین گھس گیا۔ نوکرون کو حکم دیا کہ چھت کو اودھیڑ کر سانپ کو مار دین۔ چھت کو اوکھاڑا تو یاقوت کا مخفی خزانہ ۵ لاکھ دینار اور بہت سے اجناس نفیسہ اوس مین سے نکلین علی نے وہ نقدی سپاہ مین تقسیم کر دی۔ بعد مین ایک درزی کو طلب کیا کہ اسکے واسطے کپڑے قطع کرے اتفاق سے وہ درزی آیا جو یاقوت کے کپڑے سیا کرتا تھا اسکے پاس یاقوت نے اپنا خزانہ امانت رکھوایا تھا وہ آیا اور سمجھا کہ لوگون کو اس امانت کی بابت چغلی کھائی اور اس سبب سے مجھے بلایا گیا ہے اور تھا وہ بہرا۔ جب علی نے اس سے کچھ بات کی قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس صرف ۱۲۔ اور بروایتے ۱۰ صندوق امانت ہین مجھے نہین معلوم ان مین کیا ہے ان کے سوا اور کچھ نہین ہے علی اور حاضرین اوس کے جواب سے متعجب اور حیران ہوئے وہ صندوق منگائے گئے ان مین سے ۳ لاکھ دینار نکلے۔ ایک دن قدیم عمارتون کی سیر کرتا چلا جاتا تھا کہ اوسکے گھوڑے کا اگلا پاؤن زمین مین دھس گیا۔

وہان کھودا گیا تو بہت بڑا خزانہ نکلا۔ اسکے بعد یعقوب لیث اور عمرو لیث کے جو فارس عراق عجم اور خراسان کے بادشاہ تھے۔ خزائن و دفائن بیحد و بیحساب زمین نے اس صاحب اقبال کے آگے اوگلکر رکھدیے۔

اسطرح قوت و شوکت حاصل کرکے علی بن بویہ شیراز کو دار الحکومت بنا کر فارس مین بادشاہی کرنے لگا اور راضی باللہ خلیفہ عباسی کو ۳ لاکھ اور بروایتے ۶ لاکھ درہم سالانہ خراج دینے کا اقرار کرکے فارس اور عراق عجم کی حکومت کا فرمان اپنے نام منگا لیا[۱]

---

[۱] عماد الدولہ چند سال تک یہ رقم خلیفہ کو بھیجتا رہا مگر بعد مین دم استقلال بھرنے لگا اور آخر ایک مستقل بادشاہ ہو گیا

مرداویج کو ابن بویہ کے فارس پر مستولی ہوجانے کا حال سن کر تاب نہ رہی ۳۲۲ھ میں خود اصفہان میں آیا اور وشمگیر کو رے کیطرف الٹا بھیجدیا اور لشکر بھیجکر اہواز پر قبضہ کرلیا تاکہ ابن بویہ اور خلیفہ کے درمیان راہ آمد و رفت بند کردے اور اوسے بیچمین کرکے کچلڈالے۔ جب علی بن بویہ کو مرداویج کے اہواز فتح کرلینے کا حال معلوم ہوا تو مرداویج کی اطاعت قبول کرلی اور اوسکے نام کا خطبہ جاری کردیا اور بڑے بڑے ہدیے اور تحفے مرداویج کے پاس بھیجکر اوسے راضی کرلیا اور اپنے بھائی حسن کو یرغمال داول میں دیدیا مگر علی کا اقبال کہ ۳۲۳ھ میں مرداویج اپنے ہی ترک سرداروں کے ہاتھ سے جنسے وہ سختی اور نفرت سے پیش آتا تھا بمقام اصفہان حمام میں قتل ہوگیا[ع] اس وقت سے ابن بویہ کو استقلال حاصل ہوگیا اور حسن بن بویہ بھی موکلون کو روپے کا لالچ دیکر قید سے نکلکر فارس میں اپنے بھائی کے پاس آگیا۔

حسن کی چڑھائی عراق عجم پر ۳۲۳ھ میں علی نے اپنے منجھلے بھائی حسن کو ایک معقول لشکر دیکر بلاد جبل و سیر کی فتح کیواسطے روانہ کیا اوس نے اصفہان فتح کرلیا اور اصفہان اور بلاد جبل کے کئی اور شہروں سے وشمگیر کے نائبوں کو نکالدیا۔ وشمگیر نے بھی لشکر تیار کیا اور مقابلہ کو آیا اور اصفہان اور ہمدان۔ قم۔ قاجان۔ کرج۔ رے۔ کنکور۔ قزوین وغیرہ کے قبضہ کی بابت وشمگیر اور حسن میں اکثر لڑائی ہوتی رہی۔

احمد کی چڑھائی کرمان پر۔ ۳۲۴ھ میں علی نے اپنے چھوٹے بھائی احمد کو جسکی عمر اوسوقت ۱۹ سال کی تھی کرمان کی فتح پر مامور کیا۔ جہاں سامانیوں کا ایک سردار ابو علی محمد بن الیاس سامانیوں سے منحرف ہوکر آزادانہ حکومت کرنے لگا تھا۔ احمد کی چڑھائی کی خبر سن کر ابن الیاس بم کی طرف بھاگ گیا

[ع] سنہ ۳۲۳ھ میں مرداویج کی بعد اوسکا بھائی وشمگیر بادشاہ ہوا اور ۳۵۶ھ میں فوت ہوگیا یہ بھی بنی بویہ سے اکثر لڑتا رہا۔ اس کی وفات پر اوسکا بیٹا بیستون جسکو بیستون بھی کہتے ہیں بادشاہ ہوا۔ جب وہ بھی ۳۶۶ھ میں مرگیا تو شمس المعالی قابوس بن وشمگیر بادشاہ ہوا اور ۴۰۳ھ میں بوجہ اپنے سخت مزاجی کے اپنے امیروں کی سازش سے قتل ہوا۔ خلاصۃ الاخبار میں لکھا ہے کہ قابوس مکارم ذات و محامد نفس اور شرف ذات اور فکر و عقل میں امثال و اقران سے بڑھا ہوا تھا نا شائستہ گفتاری و کرداری سے مبرا اور ارتکاب معاصی سے منزہ تھا کمال خوشنویس فصیح و بلیغ تھا۔ صاحب تاریخ الملوک نے لکھا ہے کہ وہ نہایت

... کیا تو وہ سیستان کی طرف چلا گیا پس احمد بن ... چھ آدمیون کو

چھوڑکر جیرفت کی طرف آیا جو کرمان کا دار الحکومت تھا اور فتح کرلیا۔ جیرفت کے قریب ہی علی بن زنجی المعروف بہ علی بن کلویہ نے جو قفص و بلوص کا رئیس تھا اور اپنے اسلاف کے وقت سے وہان قابض تھا اور گرد و نواح کے بادشاہون کو مال دے دیکر اپنے نفس سے ٹالدیا کرتا تھا ابن بویہ کی اطاعت قبول کرلی۔ اور بہت سا روپیہ دیکر صلح کرلی۔ مگر بعض مشیرون نے احمد کو عہد شکنی کرنے اور علی بن کلویہ پر شبخون مارنے کی صلاح دی اور احمد نے بسبب کم سنی کے اونکا کہا مان لیا۔ علی بن کلویہ کو بھی یہ بھید معلوم ہوگیا۔ ایک تنگ و دشوار گزار مقام مین آکر مقیم ہوا۔ اور اپنے فوج کو کمینگاہ مین بٹھادیا۔ احمد نے کچھ فوج جیرفت مین چھوڑکر اور کچھ اپنے ساتھ لیکر راتون رات ابن کلویہ پر چڑھائی کردی۔ ابن کلویہ کے سپاہیون نے کمینگاہ سے نکلکر سبکو تلوار کے نیچے دھر لیا۔ احمد کے داہنے ہاتھ کی کئی اونگلیان کٹ گئین اور بایان ہاتھ کلائی کے اوپر سے جدا ہوگیا اور زخمی ہوکر مقتولون مین گرپڑا۔ اسکے ساتھ کے تھوڑے آدمی بچ کر بھاگ گئے۔ جیرفت مین یہ خبر پہنچی تو احمد کے لوگ جو وہان موجود تھے وہ بھی بھاگ گئے صبح ہوئی تو ابن کلویہ نے آکر مقتولون کا ملاحظہ کیا۔ احمد کو دیکھکر مقتولون مین سے اوٹھالیا اور بہت کچھ عذر کرکے حکیمون کو بلایا اور نہایت توجہ سے علاج کرایا اور قاصد بھیجکر علی بن بویہ سے معذرت کی اوسکے بھائی کی عہد شکنی کی اطلاع دی اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ علی بن بویہ نے اوسکا عذر قبول کیا اور صلح ہوگئی۔ ابن کلویہ نے جن لوگون کو گرفتار کیا تھا اون کو رہا کردیا اور اون کے ساتھ احسان کیا۔ ابن الیاس احمد کے زخمی ہونے اور تباہی کا حال معلوم کرکے سیستان سے جنابہ مین آگیا تھا۔ پس احمد نے زخمون سے شفا پاکر اوس پر چڑہائی کردی۔ اور کئی دن کی لڑائی کے بعد ابن الیاس کو بھگا دیا اور مظفر و منصور مراجعت کی اور فتح کرمان کی خبر اپنے بھائی کو لکھی اوس نے اپنا گورنر کرمان مین بھیجدیا اور احمد کو اپنے پاس اصطخر مین بلالیا۔

فتح اہواز

سنہ ۳۲۶ھ مین علی بن بویہ نے احمد کو اہواز کیطرف روانہ کیا اور اوس نے اہواز کو گماشتگان خلیفہ سے چھین لیا۔ کچھ عرصہ مین تمام خوزستان مین بخوبی تسلط بٹھاکر احمد نے سنہ ۳۳۲ ہجری مین واسط پر حملہ کیا۔ عباسی خلیفہ کا امیر الامرا توزون مقابلہ پر آیا

اور ... دن تک متواتر سخت لڑائی ہوتی رہی ...

روک لیا کہ احمد کی فوج عبور نہ کر سکے۔ دوسرے راستہ سے عبور کرنا چاہا تو توزون کو خبر لگ گئی اوسنے پہلے ہی سے گذرگاہ میں اپنی فوج اتار دی اور جب احمد کی فوج اوپر چڑھ کر دوسری جگہ سے عبور کرنا چاہتی تھی۔ بیخبری میں اُس کی سپاہ پر ٹوٹ پڑی۔ بہت سے قتل اور بہت سے قید ہوئے۔ بہر نتیجہ کو احمد اور اُسکا وزیر صیمری بھاگ کر سوس میں آئے۔ اور سنہ ۳۳۳ھ میں احمد نے پھر واسط پر حملہ کیا۔ خلیفہ مستکفی اور توزون بہت سی فوج لیکر اوس کے مقابلہ کو نکلے معز الدولہ نے لڑائی کا موقع نہ دیکھکر اہواز کیطرف مراجعت کی۔

فتح بغداد

سنہ ۳۳۴ھ میں جب توزون مرگیا اور بغداد میں ترکون نے بد نظمی اور ہلچل مچا دی تو احمد نے پھر عراق پر چڑھائی کی اور بغداد کیطرف باگ موڑ دی۔

شیرزاد جو توزون کے بعد خلیفہ کا امیر الامرا ہوا تھا شکست کھا کر بھاگا اور احمد جمادی الاول سنہ ۳۳۴ھ کو بغداد کے باب شماسیہ پر جا اُترا۔ دوسرے دن دربار مستکفی میں جا کر خلیفہ سے بیعت کی۔ خلیفہ نے احمد کو خلعت دیا اپنا امیر الامرا بنایا اور معز الدولہ کا خطاب عطا کیا اور اسکے بڑے بھائی علی کو عماد الدولہ اور منجھلے حسن کو رکن الدولہ عنایت کیا۔ حکم دیا کہ ان تینون کے القاب اور کنیتین درہم و دینار پر مسکوک ہوا کرین۔ صاحب طبقات ناصری اور دیگر عربی و فارسی مورخین نے لکھا ہے کہ فوراً ہی معز الدولہ تمام مالی ملکی اور فوجی امور پر حاوی اور قابض ہو گیا۔ خلیفہ کا صرف نام ہی نام رہگیا۔ پانچہزار درہم یومیہ اُسکا وظیفہ مقرر کر دیا گیا۔ خلیفہ کا صرف نام خطبہ اور سکہ مین ہوتا تھا یا وہ فرمانون پر دستخط کرنے کا نوکر تھا۔

مستکفی کی معزولی

داخلۂ بغداد کے سوا مہینہ بعد معز الدولہ کو خبر پہنچی کہ خلیفہ مستکفی خفیہ طور پر اوس کی ہلاکت کے درپے ہے پس اوس نے ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۳۳۴ھ کو مستکفی کو گرفتار کر لیا اور اوس کی جگہ ابو القاسم فضل مطیع باللہ بن مقتدر کو خلیفہ بنا لیا اور سو دینار یومیہ اوسکا وظیفہ مقرر کیا۔

بنی حمدان سے لڑائی

اسی سنہ ۳۳۴ھ کے ماہ رجب میں شیرزاد کے بہکانے سے ناصر الدولہ بن حمدان والی موصل نے بغداد پر چڑھائی کی معز الدولہ سے کئی لڑائیاں ہوئیں آخر کو محرم سنہ ۳۳۵ھ میں صلح ہو گئی اور ناصر الدولہ نے موصل کیطرف مراجعت

مگر سنہ ۳۳۳ھ میں معز الدولہ نے موصل پر چڑھائی کی۔ ناصر الدولہ نصیبین کی طرف بھاگ گیا اور معز الدولہ نے ناصر الدولہ کا زور گھٹانے اور بل نکالنے کی غرض سے اس علاقہ مین بہت سخت برتاؤ کیا۔ آخر ناصر الدولہ نے قاصد بھیجکر اقرار کیا کہ ہر سال ۸۰ لاکہ درہم علاقہ موصل وجزیرہ وشام سے خزانہ بغداد مین خراج بھیجتا رہونگا اور اپنے ملک مین تینون بھائیون کے نام کا خطبہ جاری کرونگا چونکہ اس موقعہ پہ رکن الدولہ کا ایک قاصد یہ پیغام لایا تھا کہ لشکر خراسان رے اور جرجان کیطرف متوجہ ہوا ہے چاہیے کہ تم ہرگز مراجعت مین تاخیر نہ کرنا۔ پس معز الدولہ نے ناصر الدولہ سے اس عہد کو منظور کرکے بغداد کی طرف مراجعت کی اور بغداد سے ایک فوج سبکتگین صاحب کی ماتحتی مین رکن الدولہ کی مدد کو روانہ کردی۔

بصرہ مین بریدی کی بغاوت اور معز الدولہ کا عماد الدولہ کی خدمت مین آنا

سنہ ۳۳۶ھ مین معز الدولہ نے بصرہ کے گورنر ابوالقاسم عبد اللہ بریدی کی بغاوت کو فرو کرکے بصرہ پر قبضہ کرلیا اور خلیفہ سے اجازت لیکر بمقام اہواز اپنے بڑے بھائی عماد الدولہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ خلوص کے ساتھ اظہار اطاعت کیا اور باوجود اوس کی اجازت کے اوس کے سامنے کرسی پر نہ بیٹھا بلکہ کھڑا رہا۔ بعد ملاقات بغداد واپس آیا اور ہمیشہ اپنے کو اپنے بھائی کا خادم اور ملازم سمجھتا رہا۔

وشمگیر اور سامانیون سے لڑائیان

سنہ ۳۳۶ھ مین وشمگیر نے ایک فوج بھیجکر اصفہان اور خود الموت کو فتح کرلیا۔ حسن نے باب اصطخر مین آکر قیام کیا اور سنہ ۳۳۸ھ مین چڑھائی کرکے اصفہان کو پھر فتح کرلیا۔ اسی سال عماد الدولہ اور رکن الدولہ نے ابوعلی محتاج کو (جو سامانیون کی طرف سے خراسان مین گورنری کرتا تھا) یہ لکھکر اپنا دوست بنالیا کہ ماکان اور وشمگیر کے مقابلہ مین ہم تمہارے معاون ہین۔

سنہ ۳۳۹ھ مین ابوعلی بن محتاج نے رکن الدولہ اور عماد الدولہ کی ترغیب وتحریص سے وشمگیر پر حملہ کیا۔ رکن الدولہ نے ابوعلی کو مدد بھیجی۔ وشمگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلا کر اپنا امیر لشکر بنایا اور ابوعلی کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ اسحق آباد پر لڑائی ہوئی۔ ماکان مارا گیا اور وشمگیر

طبرستان کی طرف بھاگ گیا ... حکومت کرنے لگا - ابو علی نے ... پر قبضہ کرکے فوجین

بھیجین ان فوجون نے علاقہ جبل مین زنگان - ابہر - قزوین - کرج - ہمدان - نہاوند - دینور غرض حلوان تک کل علاقہ فتح کرلیا -

ساریہ مین ماکان کا - ابن عم - حسن بن فیروزان - حکومت کرتا تھا اور وہ وشمگیر کی اطاعت اس سبب سے نہین کرتا تھا کہ وہ وشمگیر کو اپنے بھائی ماکان کا قاتل سمجھتا تھا کیونکہ اوسے طبرستان سے بلاکر لڑائی پر بھیجا تھا - وشمگیر نے اوس پر چڑھائی کی وہ ساریہ سے بھاگ کر رے مین ابو علی کی حمایت مین آگیا اور وشمگیر نے ساریہ پر قبضہ کرلیا - سنہ ۳۳۳ھ مین ابو علی حسن بن فیروزان کو ساتھ لیکر ساریہ پر چڑھ گیا - پورے ایک سال وشمگیر کا محاصرہ رکھا - آخر وشمگیر نے سامانیون کی اطاعت قبول کرلی اور ابو علی حسن بن فیروزان کو اپنے ساتھ لیے ہوے خراسان کیطرف مراجعت کرگیا -

راستہ مین سامانی بادشاہ کی وفات کی خبر پہنچی حسن نے ابو علی کی فوج سے لڑکر لوٹ مار کا بازار گرم کردیا - اور واپس آکر جرجان و دامغان - اور سمنان پر قبضہ کرلیا - ادہر ابو علی کی واپسی پر - وشمگیر رے پر قابض ہوگیا - مگر رکن الدولہ نے حملہ کرکے اوسے رے سے نکالدیا اور اوس پر قبضہ کرلیا - وشمگیر طبرستان کی طرف بھاگا - حسن بن فیروزان نے راستہ مین روکا اور خراسان کی طرف بھگا دیا - اسکے بعد حسن بن فیروزان نے بذریعہ مراسلت رکن الدولہ سے دوستی کرلی اور اوس سے اپنی بیٹی بیاہ دی جس سے سنہ ۳۴۱ھ مین فخر الدولہ علی پیدا ہوا -

سنہ ۳۳۳ھ مین وشمگیر نے سامانیون سے مدد لیکر حسن بن فیروزان پر حملہ کیا اور اوسے جرجان سے نکالدیا اور ابو علی محتاج نے رکن الدولہ سے رے کو چھین لیا - حسن بن فیروزان رکن الدولہ کے پاس اصفہان مین چلا آیا -

سنہ ۳۳۵ھ مین ابو علی خراسان کو چلا گیا تو رکن الدولہ نے پھر رے کو فتح کرلیا اور تمام علاقہ جبل پر اپنا تسلط بٹھا لیا اور سامانیون کا قبضہ ان علاقون سے جاتا رہا - اسی سنہ مین بنی بویہ کی سلطنت اعمال رے و جبل و فارس و اہواز و عراق مین پھیلگئی - موصل - دیار بکر اور دیار مصر بھی اون کے مطیع ہوگئے - اور اون کی سلطنت وسیع اور عظیم ہوگئی -

سنہ ۳۳۶ھ مین رکن الدولہ اور حسن بن فیروزان نے ملکر وشمگیر کے ملک ... پر حملہ کیا

طبرستان ... کر کے جرجان پر چڑھائی کی۔ وشمگیر کے سرداران عسکر اوس کی حمایت مین آگئے۔

رکن الدولہ نے حسن بن فیروزان کو جرجان کا والی بنادیا اور رے کے طرف مراجعت کی۔ وشمگیر خراسان کو بھاگ گیا اور سنہ ۳۵۰ھ مین سامانیون کی مدد سے جرجان پر حملہ کیا۔ مگر اس شرط پر صلح ہوگئی کہ جرجان وشمگیر کے پاس اور زوزن حسن بن فیروزان کے پاس رہے۔

عماد الدولہ کی خصلت

ابن کثیر لکھتا ہے کہ عماد الدولہ نیک بادشاہون مین سے تھا ہمیشہ اپنے ہمعصرون سے نیکی وخوبی مین سبقت لیجاتا رہا فی الحقیقت اس زمانہ کا امیر الامراء وہی تھا اور اسی نام سے مشہور تھا۔ اور معز الدولہ اوس کی نیابت مین بغداد مین خلیفہ کا امیر الامراء تھا۔

کامل التواریخ۔ العبر روضۃ الصفا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ عماد الدولہ نیک نہاد۔ عادل دادگر۔ حلیم۔ شجاع مکارم اخلاق سے آراستہ اور محاسن آداب سے پیراستہ تھا۔ عامہ خلائق سے مرحمت وملاطفت سے پیش آتا اور ضعفا اور رعایا کی دلجوئی کرتا۔ اسکے زمانہ حکومت مین رعایا مرفہ الحال اور آسودہ رہی۔ بلکہ لکھتا ہے کہ کسی بادشاہ کے انتقال پر رعایا نے اس سے زیادہ رنج وافسوس نہ کیا جتنا عماد الدولہ کی وفات پر کیا۔ جبتک زندہ رہا۔ رعایا اور زیر دستون سے عطوفت سے اور بھائیون سے الفت اور اتفاق سے رہا۔ ائمہ مورخین ایران اور نیز مورخین عرب اوسکی مروت وفتوت پر متفق ہین۔

یہ نیک نہاد بادشاہ جسکا مثل ونظیر سوائے اسکے دونون بھائیون کے تاریخ اسلام مین تو کیا کسی تاریخ عالم مین بھی مشکل سے ملیگا۔ سنہ ۳۳۸ھ مین ۵۷ سال کی عمر مین ساڑھے سولہ سال حکومت کرکے داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔

عضد الدولہ کی جانشینی

وفات سے ایک سال پیشتر جب عماد الدولہ سخت بیمار ہوا تو چونکہ خود اسکا کوئی بیٹا نہ تھا رکن الدولہ کے پاس سے اسکے بیٹے عضد الدولہ فناخسرو کو بلاکر فارس کی حکومت پر اپنا ولیعہد بنایا اوسے تخت پر بٹھایا خود اوسکے سامنے بیٹھا اور اشراف واعیان مملکت کو حکم دیا کہ اوسے شاہانہ سلامی دین اور اسکی اطاعت کی تاکید کی۔ مگر اسکی وفات پر اوسکے اصحاب مین عضد الدولہ کی حکومت

کے بارہ مین اختلاف ہوا۔ اسوقت معزالدولہ کا وزیر صیمری بھیجہ مین عمران بن شاہین سے جنگ کر رہا تھا۔ شیرازمین اس اختلاف کا حال سنکر معزالدولہ نے صیمری کو حکم بھیجا کہ ابن شاہین کی مہم کو چھوڑکر شیرازمین جاکر فارس کے امور کی اصلاح کرے ادہر رکن الدولہ بھی رے مین ایک معتمد سردار علی بن کامہ کو اپنی نیابت مین چھوڑکر شیرازمین آپہنچا۔ ان دونون نے متفق ہوکر عضدالدولہ کو فارس کا بادشاہ بنادیا۔ عضدالدولہ کے عہد حکومت کے حالات ہم آگے جدا فصل مین بیان کرین گے۔

پس عمادالدولہ کی وفات پر رکن الدولہ تو اُسکی جگہ مین بویہ کا رئیس اعظم اور امیرالامرا ہوا اور مثل سابق عراق عجم وغیرہ مین حکومت کرتا رہا۔ معزالدولہ اُسکی نیابت مین بغداد کا امیر الامرا اور عضدالدولہ اپنے باپ کی ماتحتی مین فارس کا بادشاہ ہوا۔

(۲) رکن الدولہ ابو علی حسن بن بویہ ۳۳۸ھ سے ۳۶۶ھ تک

رکن الدولہ شیرازمین

عمادالدولہ کی وفات کی خبر سنکر اپنے بھانجے علی بن کامہ کو رے کی حکومت پر چھوڑکر فوراً فارس کی طرف متوجہ ہوا۔ جیسا کہ لکھا جاچکا ہے۔ اول اصطخر مین آکر پہم تین دن تک اپنے بھائی کی قبر پر ماتم مین مصروف رہا پھر سردارون کے سمجھانے سے قبر سے جدا ہوا اور شیرازمین آیا اور ۹ مہینے تک اپنے بیٹے عضدالدولہ کے پاس رہ کر انتظام فارس کو درست کیا اور فارس سے بہت کچھ مال اور ہتیار اور دیگر سامان حرب معزالدولہ کے پاس بغداد روانہ کیا۔

سامانیون کی چڑھائی رکن الدولہ کے ملک پر

جس زمانہ مین رکن الدولہ شیرازمین آیا ہوا تھا۔ امیر نوح سامانی نے خراسانی لشکر نیشاپور سے منصور بن قراتگین کے ماتحت رے پر روانہ کردیا جسنے علی بن کامہ کو اصفہان کی طرف بھگا دیا۔ اور رے پر قبضہ کرلیا۔ اور فوج بھیجکر قرمیسین تک بلاد جبل کو ادینور ہمدان وغیرہ کو فتح کرکے رکن الدولہ کے نائبون کو نکالدیا۔ رکن الدولہ کو یہ خبر شیرازمین پہنچی تو معزالدولہ کو لکھا کہ خلیفہ کا لشکر جو نواح عراق تک پہنچ گیا ہے اُسکی مدافعت کے لئے فوج روانہ کرے

معزالدولہ نے اپنے صاحب سبکتگین کی ماتحتی مین ترکون - دیلمیون اور عربون کی ایک بڑی فوج روانہ
کردی سبکتگین نے اول قزوین پر حملہ کیا اور خراسانیون کو شکست دی وہ بہت سے مارے گئے
اور ان کے سردار خمار سگتینی کو پکڑ کر معزالدولہ کے پاس بغداد بھیجدیا - جہان وہ قید کردیا گیا پھر
خراسانی ہمدان مین اکٹھے ہوے مگر جب سبکتگین نے ہمدان پر چڑھائی کی تو وہ بھاگ گئے سبکتگین
نے ہمدان مین قیام کیا یہانتک کہ ماہ شوال ۳۴۴ھ مین رکن الدولہ ہمدان مین پہنچ گیا - ابو منصور
بن قراتگین نے رے سے ہمدان پر چڑھائی کی مگر جب ہمدان میں فرسخ رہ گیا تو ہمدان کا ارادہ فسخ
کرکے اصفہان پر چڑھ گیا - اوسوقت اگر منصور ہمدان پر آپہنچتا تو رکن الدولہ کو ہمدان سے بھاگنا
پڑتا اور منصور اوسکے ملک پر مسلط ہوجاتا - کیونکہ رکن الدولہ کے لشکر مین اختلاف پیدا ہوگیا
تھا - پس رکن الدولہ نے سبکتگین کو مقدمۃ الجیش مین روانہ ہونے کا حکم دیا جب وہ روانہ ہونے
لگا تو ترکون نے اودہم مچادیا - رکن الدولہ نے کہا یہ تو ہماری آستین کے سانپ ہین پہلے انہین سے
بھگت لین - پس اُن پر حملہ کیا بہت سے ترک مارے گئے معزالدولہ کو خبر پہنچی تو اوس نے ابن ابی الشوک
کردی وغیرہ کو لکھکر بہت سون کو قتل اور بہت سون کو گرفتار کرلیا باقی بچے موصل کی طرف بھاگ گئے -
پس رکن الدولہ اصفہان کی طرف روانہ ہوا - مگر اس عرصہ مین منصور نے اصفہان کو فتح
کرلیا تھا - اور اوسکے اصحاب اور اہل وعیال اپنا تمام مال و اسباب لیکر بوقت تمام خان لنجان
مین جو اصفہان سے ۹ فرسخ پر ہے آگئے تھے پس منصور نے تو اصفہان مین قیام کیا اور رکن الدولہ
خان لنجان مین آگیا - کئی دن تک دونون مین لڑائی ہوتی رہی - آخر نوبت یہ پہنچی کہ اگر ممکن ہوتا
تو رکن الدولہ بھاگ جاتا - دونو گروہون مین رسد کی ایسی کمی ہوئی کہ اپنے چوپائے ذبح کرکے
کھاگئے - ایک دن رانگو اپنے وزیر ابوالفضل ابن عمید سے مشورہ کیا کہ کسی طرح بھاگ چلین وزیر
نے کہا راہ چارہ بالکل مسدود ہے بھاگین گے تو یہ تعاقب کرکے قتل کر ڈالینگے کیونکہ یہ ہم سے بہت
زیادہ ہین - ہم مین سے ایک بھی نہ بچیگا غرض رکن الدولہ نہایت پریشانی کی حالت مین تھا -
مگر جب تہائی شب باقی رہی تو خبر آئی کہ منصور اپنے لشکر کو لیکر رے کی طرف معاودت کرگیا -
اور سب خیمے ڈیرے چھوڑ کر چلدیا - سبب یہ ہوا کہ وہ اور اوسکے ساتھی بھوکے مرنے لگے تھے اگرچہ

رکن الدولہ کے ساتھی بھی اسی حال مین تھے۔ مگر فرق یہ تھا کہ دیلمی بھوک پیاس کی برداشت کر سکتے تھے اور خراسانی ترکون مین بالکل برداشت نہ تھی۔ اور تھوڑے پر کفایت نہ کرتے تھے۔ اُنھون نے منصور کو رے کی مراجعت پر مجبور کیا۔ یہ محرم ۳۴۴ھ کا واقعہ ہے۔ رکن الدولہ کو جب اس خبر کی تصدیق ہوگئی تو اصفہان مین آیا اور جو کچھ منصور چھوڑ گیا تھا اُسپر قبضہ کرلیا۔ ابو الفضل بن عمید کہتا ہے کہ رکن الدولہ نے اُسی راتکو جب تہائی شب باقی تھی مجھے بلایا اور کہا مینے ابھی خواب مین دیکھا ہے کہ مین اپنے گھوڑے فیروز پر سوار ہون اور ہمارا دشمن بھاگ گیا ہے۔ تو میرے پہلو مین چلا جاتا ہے اور ہماری فتح اس طرح ہوئی ہے کہ گمان بھی نہ تھا۔ مینے زمین پر ایک انگوٹھی پڑی دیکھی اُسے اُٹھایا تو اُس مین فیروزہ جڑا ہوا تھا وہ مینے اپنی انگلی مین پہن لی۔ اُسے مینے متبرک سمجھا اور میری آنکھ کھل گئی۔ اور مجھے فتح کا یقین ہوگیا کیونکہ فیروزہ کے معنی فتح کے ہین۔ ابن عمید کہتا ہے یہ خواب بیان ہوا ہی تھا کہ دشمن کے بھاگ جانے کی خبر آئی۔ جب اس خبر کی تصدیق ہوئی تو رکن الدولہ اصفہان کی طرف روانہ ہوا اور مین اُسکے پہلو مین چلا اور وہ اپنے گھوڑے فیروز پر سوار تھا۔ کہ آگے ایک فیروزہ جڑی ہوئی انگوٹھی پڑی دکھائی دی رکن الدولہ نے اُسے غلام سے اُٹھوایا اور اپنی انگلی مین پہن لیا۔ اور کہا یہ میرے خواب کی تعبیر ہے۔

منصور بن قراتکین جب رے مین پہنچا تو ربیع الاول ۳۴۴ھ مین فوت کر گیا اُسکی وفات پر خراسانی لشکر رے کو خالی کرکے اُسکے جنازہ کو لیکر نیشاپور کی طرف مراجعت کر گیا۔ اور رکن الدولہ نے رے پر قبضہ کرلیا۔

۳۴۵ھ مین رکن الدولہ رے سے طبرستان اور جرجان اور وہان سے نسا کے علاقہ مین آیا۔ اور وہان قیام کیا۔ اور ان تمام علاقون پر قبضہ کرکے جرجان مین حسن بن فیروزان اور علی بن کامہ کو اپنی نیابت مین چھوڑکر رے کی طرف مراجعت کی۔

رکن الدولہ کی واپسی پر وشمگیر نے رکن الدولہ کے آدمیون کو نکالکر پھر جرجان پر قبضہ کرلیا۔

۳۴۶ھ مین وشمگیر نے امیر نوح سامانی سے مدد مانگی اور اور اپنے ابو علی بن محتاج کو جو منصور

لیکر رے پر حملہ کرے۔ پس ابو علی اور وشمگیر نے رے پر چڑھائی کی مگر رکن الدولہ نے دو لاکھ دینار
سالانہ خراج دینا منظور کرکے ابو علی سے صلح کرلی۔ اور ابو علی نے خراسان کی طرف مراجعت کی۔
ابو علی کی مراجعت پر رکن الدولہ نے وشمگیر پر حملہ کیا وہ اسفراین کی طرف بھاگ گیا اور رکن الدولہ
نے طبرستان پر قبضہ کرلیا۔ اب وشمگیر نے نوح سامانی کو لکھا کہ ابو علی نے لڑائی مین کوتاہی کی اور
میری مرضی کے خلاف رکن الدولہ سے صلح کرلی۔ پس نوح سامانی نے ابو علی کو خراسان کی حکومت
سے معزول کرکے ابو سعید بکر بن مالک کو خراسان کا گورنر بنا دیا اور ابو علی رکن الدولہ سے آملا
رکن الدولہ نے اُسکی درخواست پر اپنے بھائی معز الدولہ کی وساطت سے اُسے خلیفہ مطیع کی
طرف سے حکومت خراسان کا فرمان منگا دیا۔ ابو علی خراسان پر چڑھ گیا اور نیشاپور پر جو خراسان کا
دار الحکومت تھا قابض ہوگیا اور خلیفہ مطیع اور رکن الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھایا۔ مگر امیر نوح
سامانی کی طرف سے بکر بن مالک نے اُسے خراسان سے نکال دیا۔ اور ابو علی رے کو واپس آیا
اب رکن الدولہ نے ابو علی کو ساتھ لیکر وشمگیر پر حملہ کیا وشمگیر خراسان کو بھاگ گیا اور رکن الدولہ
نے پھر جرجان پر قبضہ کرلیا۔

سنہ ۳۴۴ھ مین بکر بن مالک نے رے پر چڑھائی کی رکن الدولہ نے جو جرجان سے رے مین آگیا
تھا معز الدولہ سے مدد مانگی اور اُس نے حاجب سبکتگین کی ماتحتی مین فوج روانہ کردی۔
خراسانیون کی ایک دوسری فوج محمد بن ماکان کی ماتحتی مین اصفہان پر چڑھ گئی۔ جہان امیر
ابو منصور موید الدولہ یوسف بن رکن الدولہ موجود تھا۔ وہ خراسانیون کی آمد کی خبر سنکر
اپنے اہل و عیال اور مال و منال کو لیکر خان لنجان مین چلا آیا۔ محمد بن ماکان اصفہان پر
قبضہ کرکے ابو منصور کی طلب مین روانہ ہوا مگر کچھ خدا کی عنایت ایسی ہوئی کہ ادھر سے اُستاد
ابو الفضل ابن عمید کا مع لشکر کے گزر ہوا دونون کا مقابلہ ہوا۔ ابن عمید نے شکست کھائی اسکے
سب اصحاب بھاگ گئے وہ اکیلا رہ گیا۔ چاہا کہ بھاگ جائے۔ پھر خیال کیا کہ اگر اس طرح اپنے
آقا کے اہل و عیال کو چھوڑکر بھاگ جاؤنگا تو اُسکو کیا منہ دکھاؤنگا۔ یہ سوچکر جما رہا۔ خدا کی
قدرت تھوڑی ہی عرصہ مین پھر اُسکے اصحاب جمع ہوگئے۔ اور محمد بن ماکان کو شکست
دیکر گرفتار کرلیا اور محمد بن ماکان کے آدمیون کو نکالکر اصفہان پر قبضہ کرلیا اور ابو منصور اور

رشتہ داران رکن الدولہ اصفہان مین واپس آگئے۔ اسکے بعد رکن الدولہ نے بکر بن مالک کو بذریعہ مراسلت اپنے سے ملالیا اور کچھ مال دیکر اس شرط پر صلح کر لی کہ رے اور علاقہ جبل اُسکے پاس چھوڑ رہے۔ پھر رکن الدولہ نے معز الدولہ کی وساطت سے بکر بن مالک کو خلیفہ سے حکومت خراسان کیلئے خلعت اور علم بھجوادیا۔

اصفہان کا فساد

سنہ ۳۴۵ھ مین کسی قمی نے علانیہ اصفہان مین کسی صحابی کو بُرا کہا اور وہ شحنۂ اصفہان کے اصحاب مین سے تھا اہل اصفہان جو سنی تھے بیحد وجہد سب جمع ہوگئے اور شحنہ کے مکان کو گھیر لیا۔ بڑا کشت وخون ہوا اور اصفہانیون نے قمی تاجرون کا تمام مال لوٹ لیا رکن الدولہ کو یہ خبر پہنچی تو کمال غضبناک ہوا اور اصفہان کی طرف فوج بھیجکر اہل اصفہان پر بہت سا ڈنڈ ڈالا۔

طبرستان پر چڑھائی

محرم سنہ ۳۵۱ھ مین رکن الدولہ نے طبرستان پر چڑھائی کی جہان وشمگیر نے تسلط کر لیا تھا پس ساریہ کو محاصرہ کرکے فتح کر لیا۔ اور وشمگیر طبرستان سے جرجان مین آیا۔ رکن الدولہ نے طبرستان کا انتظام درست کرکے جرجان پر چڑھائی کی وشمگیر وہان سے بھی بھاگا۔ اُسکی فوج کے تین ہزار آدمی رکن الدولہ سے آملے اور رکن الدولہ نے جرجان پر قبضہ کر لیا۔

خراسانیون کا جہاد

سنہ ۳۵۵ھ مین خراسان سے چالیس ہزار آدمیون کا مجمع جہاد کے ارادہ سے رے پر حملہ آور ہوا۔ مگر رکن الدولہ نے شکست دی۔ خراسانی بھاگے ان مین سے بہت سے قتل ہوے اور بہت سے اسیر ہوے۔ اور باقی متفرق ہوگئے۔ اور امان مانگی۔ رکن الدولہ نے امان دی۔ اُن مین سے کچھ لوگ اس طرح تکبیر کا نعرہ مارتے ہوے شہر مین داخل ہوگئے تھے گویا کفار سے لڑتے تھے۔ اور جس کسی کو دیلمی لباس پہنے ہوئے دیکھتے یہ کہکر مار ڈالتے تھے کہ یہ رافضی ہین۔ پس جب اُنکے ساتھیون کے بھاگنے کی خبر پہنچی اور دیلمیون نے اُنکو قتل کرنے کا قصد کیا۔ تو رکن الدولہ نے منع کر دیا۔ اور انہین راستہ دیدیا کہ چلے جائین۔ ان کے بعد دو ہزار آدمی ہتیارون اور سامان حرب سے مسلح آپہنچے۔ رکن الدولہ

نے قیدیون کو چھوڑوا دیا۔ بلکہ اُنہین خرچ دیکر اُنکے ملک کی طرف واپس کردیا۔ اس واقعہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہوگا کہ رکن الدولہ اگر مردی احسن الی من اسا کا پورا مصداق تھا

۳۵۶ھ مین رکن الدولہ کا عزیز بھائی معزالدولہ بغداد کا امیر الامرا فوت ہوگیا اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا بختیار مقرر ہوا۔ ہم معزالدولہ اور بختیار کی حکومت کے حالات آگے لکھینگے۔

والی آذربیجان کو اُسکے ملک پر بحال کرنا

ابراہیم بن مرزبان والی آذربیجان باغیون سے تنگ آکر رکن الدولہ کے پاس مدد کی درخواست لیکر آیا تھا۔ ۳۴۹ھ مین رکن الدولہ نے اپنے وزیر ابن عمید کے ماتحت ایک فوج اُسکے ساتھ کردی۔ ابن عمید نے ملک کو باغیون سے پاک کرکے ابراہیم کا تسلط آذربیجان پر کرادیا۔ مگر اس ملک کو زرخیز اور شاداب دیکھکر ابن عمید نے رکن الدولہ کو لکھا کہ آپ اس علاقہ کے بدلہ ابراہیم کو کسی اور علاقہ پر راضی کرلین۔ کیونکہ اُس سے یہان کا انتظام ہونا مشکل ہے اور اُسکے ہاتھ سے پھر یہ ملک نکل جائیگا۔ رکن الدولہ نے جواب مین لکھا "یہ مروت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جو اپنی حمایت مین آیا اُس کی مدد کرنے کے بعد پھر اُسی کے ملک کو ہتیا بیٹھون۔ ابراہیم کو اس کے ملک پر بحال کردو۔ تم چلے آؤ" چنانچہ ابن عمید واپس آگیا۔

سامانیون اور وشمگیر کی رکن الدولہ پر چڑھائی

۳۵۶ھ مین ابو علی محمد بن الیاس جو بنی بویہ سے ہمیشہ سے دشمنی رکھتا تھا اپنے بیٹے الیسع کو علاقہ کرمان کا بادشاہ بنا کر بخارا مین منصور بن نوح سامانی کے پاس چلا آیا اور اُسے رے پر حملہ کرنے کیلئے برانگیختہ کیا۔ پس منصور نے ایک بڑا لشکر رے فتح کرنے کیواسطے تیار کیا اور وشمگیر اور حسن بن فیروزان کو اپنے ارادہ سے مطلع کرکے لکھا کہ تم بھی اپنی فوجین تیار کرلو۔ وشمگیر بہت ہی خوش ہوا اور لشکر تیار کیا پس امیر منصور نے اپنی فوج خراسانی سپہ سالار ابوالحسن محمد بن ابراہیم سیمجور دواتی کی ماتحت روانہ کردی اور اُسے سمجھا دیا کہ وشمگیر سے ملکر اُسکے زیر حکم رہے اور وجوہ کہے سو کرے۔ رکن الدولہ کو خبر ہوئی تو اب کی دفعہ معاملہ حد سے گذر گیا۔ پس اپنے اہل وعیال کو اصفہان بھیجدیا۔ اور اپنے بیٹے عضد الدولہ اور بھتیجے عزالدولہ بختیار کو لکھا اور اُن سے مدد طلب کی ...

... خراسانیون کا لشکر دامغان تک آپہنچا اور رکن الدولہ بھی
رے سے اپنا لشکر لیکر اُن کی طرف روانہ ہوا کہ اسی اثنا مین وشمگیر کے گھوڑے سے گرکر مرجانے کی خبر آئی۔ وشمگیر کے مرجانے سے سب معاملہ ہی فسخ ہوگیا اور خراسان کا لشکر واپس پھر گیا یہ محرم ۳۵۶ھ کا واقعہ ہے۔

روضۃ الصفا اور تاریخ الکامل ابن اثیر مین لکھا ہے کہ جب خراسان کا لشکر وشمگیر کی مدد کو آیا تو وشمگیر نے ازراہ غرور اپنے لشکر کی کثرت کے گھمنڈ پر رکن الدولہ کو لکھا "میرے پاس سپاہ نہایت کثرت سے ہے جنمین سب جنگجو اور پلنگ خو آمادہ اور مرتب کئے ہین۔ ارادہ یہ ہے کہ ملک و تاج کو تجھسے چھین لون اور تجھکو خوار و ذلیل کرون بخدا کہ اگر تجھپر قبضہ پالون تو ایسا کرون کہ کسی دشمن نے دشمن کے ساتھ نہ کیا ہوگا" اور کلمات فحش اُس نامہ مین درج کئے۔ جب وہ مکتوب رکن الدولہ کے دربار مین پہنچا منشی کو اشارہ کیا کہ پڑھے۔ منشی اُس نامہ کو دیکھکر خاموش کھڑا رہ گیا اُسے اُن مہملات کے پڑھنے کا یارا نہوا۔ رکن الدولہ نے منشی کے ہاتھ سے لیکر خود پڑھا۔ اور جواب مین لکھا۔ "لشکر کی کثرت سے کوئی اندیشہ نہین ہے کیونکہ فتح و ظفر خدا کی عنایت پر منحصر ہے اور اگرچہ تو میرے بارہ مین اندیشۂ فاسد رکھتا ہے مگر واللہ میری دل مین یہ ہے کہ اگر تو میرے ہاتھ مین گرفتار ہو تو تجھے سوائے اعزاز و اکرام کے دوسری چیز نہ دیکھے گا۔ تیرے بارہ مین مین وہی کرونگا جو مروت و انسانیت کا مقتضی ہے۔" آخر تھوڑے ہی عرصہ مین دونون کی نیت کا پھل ظاہر ہوگیا۔

انہین ایام مین ایکدن وشمگیر شکار گیا ایک سور نے جھبری مین گھوڑے پہ حملہ کیا گھوڑے نے وشمگیر کو زمین پر دے مارا وشمگیر کی ناک اور کانون سے خون نکلا اور مرگیا۔ رکن الدولہ اُسکے شر سے بچ گیا۔ وشمگیر کی جگہ اُسکا بیٹا بہستون بادشاہ ہوا اُس نے رکن الدولہ سے مراسلت کرکے صلح کرلی۔ اور رکن الدولہ نے مال اور سپاہ سے اُسے مدد دی۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ رکن الدولہ کے حسن نیت کا ایک عجیب نتیجہ یہ بھی ہے کہ طبرستان مین نوح بن نصر نامے ایک سخت دشمن رکن الدولہ کا تھا ہمیشہ لوگون کو جمع کرکے رکن الدولہ کے اطراف بلاد پر حملے کرتا رہتا تھا۔ وہ بھی اسوقت مین مرگیا۔ ہمدان مین ایک شخص احمد بن ہارون ہمدانی تھا اُسنے سامانیون اور وشمگیر

سنی فوراً اُس کا دم نکل گیا۔ اور مرگیا۔ اور اسی طرح خدانے ان سب کے شر سے رکن الدولہ کو اُسکے حسن نیت کے سبب سے بچایا۔ اسی سال حسن بن فیروزان نے وفات پائی اور اسی سال۔ ابو علی محمد بن الیاس جس نے سامانیون کو رے پر حملہ کرنیکے واسطے ابھارا تھا فالج کے عارضہ سے فوت ہوگیا۔ اسی سال ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد الاصفہانی صاحب کتاب الاغانی نے رحلت کی۔ ابن اثیر تعجب کرتا ہے کہ وہ شیعہ تھا حالانکہ محمد بن مروان بن حکم کی نسل سے تھا۔

حسنویہ کی کرد پر چڑھائی اور ابن عمید کی وفات

جس زمانہ مین رکن الدولہ بنی سامان کے ساتھ مصروف پیکار تھا۔ ایک کُرد حسنویہ بن حسین ہونجیہ نامی نے جو قبیلہ کُرد کا سردار تھا کردستان کے ایک بڑے حصہ اور دینور۔ نہاوند۔ اور سرماج پر قبضہ کرکے سرماج کو اپنا دار الحکومت بنالیا تھا۔ اور بہت کچھ قوت حاصل کرلی تھی۔ اور چونکہ خراسانیون کے مقابلہ مین دیلمیون کی مدد کرتا رہتا تھا رکن الدولہ بھی اُسکی رعایت کرتا تھا۔ اور اُسکی حرکتون سے چشم پوشی کرجاتا تھا۔ لیکن جب اوس نے بہت ہی سر اوٹھایا اور ظلم شروع کردیا تو ناچار ہوکر ایک فوج وزیر ابن عمید کی ماتحتی مین روانہ کی۔ پس محرم ۳۵۹ھ مین ابن عمید اپنے بیٹے ابو الفتح کو ساتھ لیکر حسنویہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ اسوقت وہ مرض نقرس مین مبتلا تھا۔ کچھ تو بیمار اور زیادہ تر اپنے بیٹے ابو الفتح کی حرکتون کا صدمہ جو جوانی کی ترنگ مین ایسا مغرور اور ابتر ہوگیا تھا۔ کہ اُسکا باپ اُسکی کرتوتون سے نہایت ہی غضبناک ہوتا تھا ہمدان مین پہنچکر فوت ہوگیا۔ اور اُسکا بیٹا ابو الفتح اُس کی جگہ وزیر مقرر ہوا۔ اُس نے حسنویہ سے کچھ مال لیکر صلح کرلی۔ اور رے کی طرف مراجعت کی۔ اور رکن الدولہ کے پاس آیا۔ ابو الفضل اپنی وفات کے وقت کہتا تھا "مجھے ابو الفتح کی سرکشیون نے مارا ہے۔ ابن عمید کے خاندان کو کسی امر کا اندیشہ نہین ہے مگر اُسے یہی برباد کریگا۔"

مورخین نے لکھا ہے کہ ابن عمید دنیا کی خوبیون مین سے ایک خوبی تھا بڑا نیکنام تھا۔ اُس مین وہ وہ خوبیان جمع تھین جو اورون مین نہ تھین۔ حسن تدبیر سیاست ملک۔ فن کتابت مین کمال رکھتا تھا فصیح و بلیغ تھا کئی فنون سے واقف تھا۔ ادیب عالم و فاضل تھا۔ بہت سے

دران بلدهٔ محترم بعبادت حق تعالی قیام نمود و دران مدت جمعی از شیعیان اهل حجاز و بصره و سایر بلاد نزد آنحضرت جمع شدند تا ماه ذیحجه در آمد احرام حج بستند و چون یزید پلید جمعی را فرستاده بود که به بهانهٔ حج آنحضرت را گرفته نزد او برند یا بقتل آورند حضرت احرام حج را بعمره عدول نمود و اعمال عمره بعمل آورد و محل شد و متوجه عراق گردید و از حضرت امام جعفر صادق صلوات الله علی نبینا و علیه نقل کرده اند که چون آنحضرت میدانست نخواهند تا او حج را تمام فرماید احرام حج بعمره مفرده بست و عمره را باتمام رسانید و در روز هفتم ماه ذیحجه از مکه بیرون شد و بعضی گفتند که در روز عرفه بیرون رفت و از سید ابن طاوس روایت کرده اند که در روز سوم ماه مذکور بیرون رفت و در همان روز حضرت مسلم را شهید کرده بودند و فرود آمدن کربلا بقول جمعی روز چهارشنبه یا پنجشنبه دوم ماه محرم سال شصت و یکم از هجرت بود و بقولی روز هشتم ماه مذکور بود و در وقت شهادت عمر شریف آنحضرت به پنجاه و هفت سال رسیده بود و شد بذا ما قالوا افضل در م

اور بعض روایت مین دو لڑکے مسلم بن عقیل کے محمد اور عبداللہ اور دو پسر عقیل کے محمد اور ابو سعید بن عقیل اور علی بن عقیل اور عبداللہ برادر عون اور عمر بن علی اور ابراہیم بن علی اور بعض روایت مین ہے کہ تیئیس آدمی اہل بیت نبوت سے تھے کہا علامہ تفتازانی نے مقاصد کی شرح مین اور لیکن وہ چیز کہ گذری بعد صحابہ کے ظلم سے اہل بیت نبوت پر پس ظاہر ہونے سے وہ اس طور پر ہے کہ مجال نہین ہے واسطے چھپانے کے اور بدی اس طور پر ہے کہ نہین شبہہ ہے عقلون پر یعنی ایسی ظاہر ہے کہ چھپ نہین سکتی اور ایسی بھی ہے کہ اوسکی بدی مین عقل کو شبہہ نہین ہو سکتا ہے اگرچہ ہین شہادت دین اوسکے واسطے جانور اور روتے ہین زمین و آسمان اور گرتے ہین ساتھ اوس بدی کے پہاڑ اور پھٹتے ہین اور باقی رہیگی بدی اوسکے اعمال کی بہت مہینون اور گذرنے زمانون پر پس لعنت خدا کی اوپر اوسکے کہ مباشر ہوا اس عمل کا اور اوپر اوس شخص کے راضی ہوا اور کوشش کی اوسکی اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت اور باقی ہے اور مفتاح النجا مولفہ محمد

مکرم گذشت در روز واقعہ کربلا آن رسول باصفا را اہل مدینہ گریان واز درد وغم نالان درخواب دیدند واز آنحضرت شنیدند کہ فرمود من در قضیہ نامرضیہ کربلا حاضر بودم وخون آن شہیدان نزد خدامی برم فی المشکاۃ عن ابن عباس انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت جد قتل فی ذلک والوقت عن سلمہ قالت دخلت علی ام سلمہ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسین آنفا رواہ الترمذی۔ ترجمہ ابن عباس میگفت کہ دیدم رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را درخواب نیمروز کہ چہرہ مبارکش گرد وغبار آلودہ ماتم زدہ ودر دست آنحضرت شیشہ است پرخون عرض کردم کہ یا رسول اللہ مادر وپدر من فدای تو باد چہ چیز است این فرمود این خون جگر گوشہ

کے مرنے کی اور یزید کی حکومت اور امام حسینؑ کے امتناع کی اوسکی بیعت سے اتفاق کیا اون مین ایک بڑی جماعت اور گروہ کثیرہ نے اور لکھے خط امام حسینؑ کیطرف بلاتے تھے اونکو اپنی طرف اور اظہار خروج کرتے تھے اونکے واسطے قایم ہو نمین اون کے روبرو ساتھ اپنی ذاتون کے اور اپنے مالون کے اور مبالغہ کیا اسمین اور پے درپے بھیجے خط قریب ڈیڑہ سو کے ہر ایک گروہ اور جماعت سے ایک کتاب اور رغبت دلاتے تھے امام کو اوس تحریر مین آنے پر اور آخر خط وہ کہ آیا امام کے پاس اونکی جماعت سے قاصد کے ہاتھ اونکے مخصوصون کہ صورت اوسکی یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واسطے حسینؑ بن علیؑ کے امیر المومنین کے اونکے گروہ اور اونکے باپ علی امیر المومنین کے گروہ کیطرف سے سلام ہو تجھپر اما بعد تحقیق آدمی منتظر ہین اور نہین ہے اونکی رائے مین اونکے واسطے سوائے تمہارے پس جلدی کرو جلدی اے فرزند رسول اللہ کے اور سلام ہو تمپر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتہ اوسکی پس لکھا جواب اونکا اور بھیجا اون کی طرف اپنے چچا کے بیٹے مسلم ابن عقیل ابن

میکشیدم و روزی می شمردم آخر دریافتم که روزیکه
این خواب دیدم همان روز شهادت امام
حسین شده بود و در همان روز این خواب
را ام سلمه زوجه مطهره آنحضرت دیده گریه و زاری
نمود و اهل مدینه را بآن اطلاع داد و ذکر امام
القرطبی فی کتاب التذکرة عن امام احمد بن حنبل
انه قال حدثنا عبد الرحمن بن مهدی قال
حدثنا حماد بن سلمه عن عمار بن ابی عمار عن
ابن عباس قال رایت النبی صلی الله علیه
وآله نصف النهار اشعث اغبر و معه قارورة
فیها دم قال فقلت یا رسول الله ما هذا قال
دم الحسین واصحابه لم ازل التقطه منذ الیوم قال
فحفظنا ذلک فوجد قتل فی ذلک وخاکی
که حواله ام سلمه نموده بود و خبر داده رسول
مقبول که در روز شهادت امام حسین صلوات
الله علی نبینا و علیه برنگ خون خواهد شد در همان روز
ام سلمه چون از خواب بیدار شد آن خاک را دید
که خون شده بود **فصل** در بیان کرامات که بعد
از شهادت از امام همام صادر شد اولاً روز شهادت
آثار قیامت برپا گشت و از آسمان خون باریده
و زمین پر خون شد و آفتاب را کسوف لاحق
گشت و آفتاب برنگ سرخ معصفر طلوع کرد

او ترے مختار ابن ابی عبید کے گھر مین اور بیعت
کی حسین کے ہاتھ پر خلق کثیر نے اور مطلع ہوے
اسپر عثمان ابن بشیر والی کوفہ اور جمع کیا اونھون
نے لوگون کو مسجد مین اور ڈرایا مخالفت یزید
سے لیکن مجرد تہدید پر اکتفا کی اور تعرض نہ کیا
کسی سے پس لکھا مسلم بن یزید خزرمی اور عمارہ
بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر دی اوسکو امر
مسلم سے اور میل اہل کوفہ کا اونکی طرف اور
غفلت کرنا نعمان بن بشیر کا اون سے معزول کیا
یزید نے نعمان کو اور حاکم کیا اونکی جگہ عبید اللہ
ابن زیاد کو اور سپرد کیا امر امام حسین اور کی
گروہ کو اوس ظالم کے پس تیاری کی عبید اللہ
نے بصرہ سے کوفہ کیطرف جب قریب ہوا وہ
ظالم کوفہ سے تغیر کیا اپنے لباس کو اور داخل
ہوا راتکو بادیہ کیطرف سے اہل حجاز کی شان
مین گمان کیا کوفیون نے کہ تحقیق وہ حسین
علیہ السلام ہین استقبال کیا اوسکا لوگون نے
تاریکی شب مین اور سلام کیا اوسپر حسین م
جانکر چلتے تھے اوسکے سامنے اور کہتے تھے
مرحبا اے فرزند رسول اللہ صہ کے آئے تم بہتر
جائے قدم پس دیکھا عبید اللہ نے اون کی
خوشنودی یہ ساتھ حسین کے برا معلوم ہوا

... این کلمات مکتوب بود و ستاره‌ها باهم و
درهم بودند و به زمین می افتادند و بسیاری
کرامات که از سر مبارک وقتی که بر نیزه بود و آن
اشقیا به شام می بردند بظهور آمده در کتب کبار
مسطور است و از آنجمله آنست که در منزلے
شب باش شدند دستی از سر مبارک بیرون
آمد و بقلم مس نوشته شعر اترجو امة قتلت حسینا
شفاعة جده یوم الحساب + هذا فی الصواعق
وفی المواهب اللدنیة ایضا یعنی ایا امید میدارند
گروهی که جناب امام حسین صلوات الله علی
نبینا و علیه را کشتند که جد او محمد مصطفی صلی
الله علیه و آله شفاعت آن نماید آری بمرتبه
شقاوت کردند که قابل شفاعت نماندند و باید
که دست امید از شفاعت بردارند که شفاعت
نصیب این بدبختان نخواهد شد و بعذاب الهی
گرفتار خواهند ماند

شعر محتشم

ترسم جزای قاتل او چون رقم زنند یکبار بر جریدهٔ
رحمت قلم زنند + ترسم که بر این گناه شفیعان روز
حشر + دارند شرم کز گنه خلق دم زنند + و از
زید بن ارقم می آرند که چون ابن زیاد بدنهاد گفت
که سر امیر المومنین امام حسین ع را بر نیزه کرده در کوچه
های کوفه بگردانند من در غرفه خانه خود بودم چون
برابر من رسید از وی شنیدم که میخواند ام

اوسکو چپ رہا اور کچھ کلام نکیا ابن زیاد ...
ہوا دار الامارة مین اہل لوگون کے ساتھ
کہ آئے تھے اسکے ہمراہ بصرہ سے اور جب
صبح کی اوس نے جمع کیا لوگونکو مسجد مین اور
پڑھا اونپر فرمان اپنی حکومت کا اور تہدید کی
اونکو اور ڈرایا اونکو یزید کی مخالفت سے
اور پراگندہ کیا مسلم ابن عقیل کی جماعت کو
اپنی تدبیر کی قوت سے تھوڑے عرصہ مین اور
چھپے مسلم اور صرف کیا ابن زیاد نے اپنی کوشش
کو اونکی طلب مین تا آنکہ پایا اونکو پس قتل
کیا اونکو مع اونکے دونون لڑکے محمد اور ابراہیم
کے تیسری ذی حجہ سنہ ۶۰ ساٹھ ہجری کو اور اسی
دن نکلے امام حسین علیہ السلام مکہ سے کوفہ کی
طرف اور کہتے ہین بعض راوی آٹھوین ذی حجہ
کو شرح اسکی یہ ہے کہ جب بیعت کی اکثر اہل کوفہ
نے مسلم ابن عقیل کے ہاتھ پر لکھا مسلم نے امام کو
کہ التماس کرتے تھے آپکے آنیکا تیاری کی امام
نے نکلنے کی واسطے پس روکا آپکو ابن عباس
اور ابن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری اور
ابو واقد لیثی نے امام نے قبول نکیا اور مصمم
کیا سفر کو عراق کی طرف اور نکلے مع بیاسی
آدمیون کے اپنے اہلبیت اور اپنے فرزندان
اور دوستون اور غلامون سے سنا اثنا ے

یا شاعجبا و از هیبت آن موی بر اندامم برخواست
ندا کردم که والله این سر تست یا ابن رسول الله
و امر تو عجیب تر است و از آنجمله آنست که در
میدان کربلا نعش مبارکش افتاده بود و شخصی
خواست که تکمه قبای شریف را بگیرد و آنحضرت
طمانچه زد او نابینا شد و نا سعد الساعدی صحابی
نیز سر مبارک در آن سفر به سخن در آمد و سعد الساعدی
خواست که سر مبارک را از آن اشقیا بگیرد و جد
و جهد بسیار نمود لیکن پیش نرفت و در بعضی
منازل دیدند که آدم و نوح و غیره انبیا اولوالعزم
آمدند و سر مبارک را در کنار گرفته نوحه و زاری
میکردند و همچنین بسیاری از حالات دیگر و خوارق
و غیره منقول اند و معمر و زهری در مجلس ولید بن
عبد الملک بودند ولید پرسید که دام از شما میداند
که در روز قتل امام حسین علیه السلام سنگهای
بیت المقدس چه بود زهری گفت بمن چنین
رسیده است که هیچ سنگی را بر نداشتند مگر آنکه در
زیر آن خون یافتند و از دیگری نقل کرده اند
که گفت چون حسین بن علی شهید شد از آسمان
خون بارید و هر چیز که از ما را بود پر خون شد
و چند روز آسمان در چشم ما خون بسته می نمود
و اخرج ابن ابی حاتم عن عبد الملک عن ابیهم

جماعت کا ہو گئی دو ہونا اور ارادہ کیا پلٹنے کا
کہا امام سے ایک شخص نے اولاد عقیل سے
واللہ نہ پلٹینگے ہم یہانتک کہ پہونچین ہم اپنے خون
کو یعنی اپنے خون کا عوض لین یا قتل کئے جاوین
ہم غرض پایا امام نے خیر نہین ہے زندگی مین بعد
تمہارے پھر چلے عراق کی طرف یہانتک کہ پہونچے
وہان جہان سے کوفہ دو منزل تھا ملے امام سے
ایک شخص کہ اونکو کہتے تھے حر ابن یزید ریاحی اور
اوسکے ساتھ ہزار سوار تھے یاران ابن زیاد سے
ہتھیار لگائے ہوئے پس کہا یعنی حر نے امام حسین
علیہ السلام سے کہ تحقیق امیر ابن زیاد نے
حکم کیا ہے مجھکو کہ تمسے جدا نہون یا تمکو اوسکے
پاس لیجاؤن اور مین قسم خدا کی مکروہ جانتا ہون
کہ مبتلا کرے مجھکو خدا کسی چیز مین تمہارے امر
سے سوائے اسکے کہ لی ہے مین نے بیعت
قوم اپنی کی یعنی بسبب بیعت قوم کے آیا ہون پس
فرمایا اون سے امام حسین علیہ السلام نے
مین نہین آیا ہون اس شہر مین یہانتک کہ
آئے میرے پاس خطوط وہان کے رہنے والون
کے اور آئے میرے پاس قاصد اونکے میرے
بلانیکو وہ تم اہل کوفہ سے ہو اگر ہمیشہ ہو تم اپنی
بیعت پر اور اپنے قول پر کہ تمہارے خطون

اثنین قیل بعید و الملک السماء والارض
تبکی علی المومن قال ذلک مقامه حیث
یصعد عمله قال وتدری مابکاء السماء قال
لا قال تحمر وتصیر وردة کالدهان ان یحیی بن
ذکریا لما قتل احمرت السماء وقطرت دما وان
حسین بن علی یوم قتل احمرت السماء ولما قتل
الحسین احمر افاق السماء اربعة اشهر وبکاء السماء
حمرة اطرافها هذا مافی در المنثور وفیما ثبت بالسنة
ولما قتل الحسین بکت الدنیا سبعة ایام والشمس
علی الحیطان کالملاحف المعصفر والکواکب
یضرب بعضها بعضا وکان قتله یوم عاشورا
وکسف الشمس ذلک الیوم واحمرت افاق
السماء ستة اشهر بعد قتله ثم لا زالت یری
فیما بعد ذلک الیوم ولم یکن یری فیما قبله وقیل
انه لم تقلب حجر بیت المقدس یومئذ الا وجد
تحته دم عبیط وتکلم رجل فی الحسین کلمة فرماه
الله بکوکب من السماء فطمس بصره وفی صحیح مسلم
فی تفسیره قوله تعالی فما بکت علیهم السماء و
الارض قال لما قتل الحسین بن علی بکت
السماء وبکاءها حمرتها فی الصواعق ذکر ابن
سعد ان هذه الحمرة لم تر فی السماء قبل قتله
قال ابن الجوزی وحکمته ان غضبنا یوثر حمرة

پلٹ جاؤن مین جس حیثیت سے آیا ہون مین
کہا حر نے امام سے واللہ مین نہین جانتا ہون
ان خطونکو اور قاصدون کو پس مجھکو ممکن نہین
رجوع کرنا کوفہ کی طرف اور نہ راہ ہے تمسے
جدا ہونیکی یا لیجاؤن مین آپکو اوسکے پاس
یعنی ابن زیاد کے اور طولانی ہوا کلام دونون
کے درمیان مین اور داخل ہوے امام حسین
علیہ السلام مع اپنے اہل اور اپنے یارون کے
اور قیام کیا کربلا مین دوسری محرم سنہ ۶۱ اکسٹھ
ہجری کو اور فرمایا مقام کرب اور بلا کا ہے یہ
جگہ ہے ہمارے اونٹونکے بیٹھنے کی یہ مقام ہے
ہمارے کجاوے کے اوتارنیکا اور جائے قتل
ہے ہمارے مردونکی پس قایم کیا قوم نے اور
اور اوتارا بوجھونکو اور قیام کیا حر نے اور اوسکے
لشکر نے امام علیہ السلام کے مقابلہ مین ارض
کربلا مین پھر لکھا عبید اللہ بن زیاد نے ایک خط
امام حسین علیہ السلام کو اور پڑھا اوسکو اور ڈالدیا
اوسکو یعنی قاصد کے سامنے بلاتا تھا امام کو بیعت
یزید پلید کیطرف جب پہونچی وہ تحریر امام کے پاس
پڑھا اوسکو اور ڈالدیا اور کہا قاصد سے میرے
پاس اسکا جواب نہین ہے پس پلٹا قاصد ابن
زیاد کیطرف پس سخت ہوا غصہ اوسکا اور

الوجه والحق منزه عن الجسمية فاظهر تاثير غضبه
على من قتل الحسين بحمرة الافق اظهار العظيم
الجنابته قال وانين العباس يوم هو ماسور ببدر
منع النبی صلی اللہ علیه وآله النوم فكيف بانين الحسين
ولما اسلم وحشى قاتل حمزه قال له النبی غيب وجهك
عنی فانی لا احب ان اری قاتل الاحبه قال هذا
والاسلام يجب ماقبله فكيف يقبله صلعم ان يرى
من ذبح الحسين وامر بقتله وحمل اهله على اقتاب
الجمال وفی مسند احمد بن حنبل من دمعت عيناه
لقتل الحسين دمعة وقطرت بواه الجنة وفی تفسير
الثعلبی باسناده قال مطرنا دما ايام قتل الحسين
واز انجمله آنست كه در بعضی حكايات آمده عمر بن
ليث كه يكی از سلاطين خراسان بود پهلوان و
توانا و قوی دولت بود يا غير او را در خواب ديدند
و پرسيدند كه چه كرد خدا تعالى با تو و به چه امرزيد ترا
گفت روزی بر بلندی كوهی بودم و نظر كردم
و مشرف شدم بر لشكر ہاے خود پس خوش آمد مرا
كثرت ايشان و حسرت خوردم كه كاش در روز
محاربه حضرت امام حسين عليه السلام و اہلبيت
آنحضرت حاضر بودم و مخذول می گردانيدم
يزيديان را پس بسبب اين نيت امرزيد مرا حق
تعالى هذا ما فی مدارج النبوة و از انجمله آنست كه

جمع کیا اوس نے لوگون کو اور تیار کیا لشکر کو
اور بھیجا اوس لشکر کے سردار عمر ابن سعد ابن
ابی وقاص اور تھا وہ کہ حاکم کیا اوسکو ابن
زیاد نے رے کا اور اوسکے کامون کا اور لکھا
واسطے اوسکے ساتھ اوس ولایت کے
معافی چاہی ابن سعد نے امام حسین علیہ السلام
کے قتال کیواسطے نکلنے سے کہا اوس سے
ابن زیاد نے یا نکل واسطے جنگ کے یا پھیر دے
مجکو میری تحریر جو تولیت رے اور اوسکے اعمال
کے واسطے ہے اور بیٹھ اپنے گھر مین پس اختیار کیا
اوس ظالم نے حکومت رے کو اور نکلا واسطے
قتال ابن رسول اللہ صلعم کے لشکر کیساتھ پس
برابر ابن زیاد نے تیار کیا سردارونکو اور ساتھ
اونکے ایک گروہ لوگون سے یہانتک کہ جمع
ہوے ابن سعد کے پاس بائیس ہزار سوار و
پیادے پس اوترے اشقیا دریاے فرات
پر اور حائل ہوے درمیان آب فرات اور درمیان
امام عالیمقام کے اور آپکے یارون کے اور
کہا اکثر امام کی لڑائی کیواسطے نکلنے والون کے
ویل ہو تمکو کیا انتظار کرتے ہو ساتھ ایسے مرد
کے تحقیق منحنی اور ضعیف کیا اوسکو زخم نے
پس بے زرہ پہونچاے ہمنے اوسپر تیر اور

از قبیله طی گفته که رسیده است که شما نوحه جنیان
را بر امیر المومنین امام حسین شنیده آید گفت آری
از هیچ آزاد و بنده ازین قبیله نه پرسی مگر ترا ازین
معنی خبر دهد گفتم من دوست میدارم که از تو بشنوم
آنچه خود از ایشان شنیده گفت من از ایشان
شنیده ام که گفتند شعر مسح الرسول جبینه فله
بریق فی الخدود ابواه من علیا قریش جده
خیر الجدود و میگویند که چون یکی از بدبختان
در مدینه خطبه خواند و بقتل امیر المومنین حسین علیه
السلام بشاشت کرد آن روز در مدینه آوازی
شنیدند و صاحب آواز را نمی دیدند که میخواند
شعر ایها القاتلون جهلا حسینا ابشروا بالعذاب
والتنکیل کل من فی السماء یدعوا علیکم من
نبی و ملک و قبیل و قد لعنتم علی لسان داود
و عیسی صاحب الانجیل و فی الصواعق قالت
ام سلمه فلما کانت لیلة قتل الحسین سمعت قائلا
یقول هذه الکلمات و از جمله کرامات حضرت امام
حسین علیه السلام آنست که هر که در قتل آنحضرت
شریک بود یا مو الیان یزید مفسدان همه بعذاب
دنیا و عقبی گرفتار شدند و خسر الدنیا والآخرة
در حق ایشان واقع شد و سابق احوال خسران
آل یزید بقلم آمده در اشاعة فی اشراط الساعة
[illegible]

کھڑا ہوا اونکے پاس ابن سعد اور کہا اوس شقی
نے اپنے یاروں سے اوترو اور کاٹو سر اونکا
پس اوترا امام کیطرف نصر بن خوشبہ ضبابی مارتا
تھا وہ بیدین تلوار سے گلوے پاک حسین کو پس
غصہ کیا ابن سعد نے اور کہا اپنے دہنی طرف
ایک مرد سے ویل ہو تجھکو اوتر حسین کی طرف
اور راحت دے اونکو یعنی جلد قتل کر پس اوترا
امام کیطرف خولی بن یزید اصبحی پس کاٹا اوس
ملعون نے سردار دین کے سر کو اور برہنہ کیا امام
برحق کو اور داخل ہوئے اشقیا حرم محترم میں
پس قید کیا بارہ لڑکوں کو بنی ہاشم سے اور حضرت
کے اہل کو اور دخترون کو اور اون عورتوں کو جو
امام کے ہمراہ تھیں اور حکم دیا ابن سعد اور شمر
ذی الجوشن نے ایک گروہ کو پس سوار ہوئے
وے اپنے گھوڑون پر اور پامال کیا بدن حضرت امام حسین
علیہ السلام کے جسم اطہر کو غضب کرے خدا اون
ظالموں پر پھر بھیجا عمر ابن سعد نے سر مکرم کو ابن
زیاد کے پاس ہمراہ بشیر بن مالک یا خولی بن یزید
کے کہا اوسنے سر اقدس کو سامنے ابن زیاد بد نہاد
کے اور شعر پڑھا ترجمہ شعر بھر دے ہماری رکاب
کو چاندی سونے سے پس تحقیق قتل کیا مین نے
بادشاہ معظم کو اور ایسے شخص کو کہ نماز پڑھی اوسنے
[illegible]

اور ماتم حسین کیا گیا مگر سینوں نے بلوہ کیا اور لوٹ مچادی۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی طرفین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

معزالدولہ کی بہن کی وفات

۳۵۵ھ میں معزالدولہ کی بہن فوت ہوگئی عباسی خلیفہ تعزیت کو آیا اور جنازہ کے ساتھ گیا۔

ابواحمد حسین بن موسیٰ کی نقابت

۳۵۴ھ میں سید مرتضیٰ اور سید رضی کے والد یعنی ابواحمد حسین بن موسیٰ علویوں کی نقابت اور حاجیوں کی امارت پر مقرر ہوئے خلیفہ کے دیوان سے انکو اس کام کا فرمان لکھکر دیا گیا۔

بحرین میں معزالدولہ کے نام کا خطبہ

۳۵۵ھ میں معزالدولہ نے عمان پر فوج کشی کی ابوالفرج محمد بن عباس کی ماتحتی میں فوج روانہ کی گئی اور وہ فارس کے بادشاہ عضدالدولہ سے امداد لیتا ہوا عمان پر چڑھ گیا آخر عمان کو فتح کرکے معزالدولہ کا سکہ و خطبہ جاری کردیا۔ ابوالفرج محمد عمان کا گورنر مقرر ہوا اور عضدالدولہ کا سردار اسکی نیابت میں رہنے لگا۔

ابن شاہین پر چڑھائی

معزالدولہ ۳۵۵ھ میں ابن شاہین سے اُسکا علاقہ چھین لینے کے ارادہ سے واسط میں آیا اُسکا دارالحکومت فتح کرلیا اور اُس میں قیام کیا۔ مگر یہاں ایسا بیمار ہوا کہ بغداد واپس آنے پر مجبور ہوا۔ پس لشکر کو بطیحہ میں چھوڑ کر مراجعت کی۔ اور بغداد میں آکر ۳۵۶ھ میں فوت ہوگیا۔ عزالدولہ بختیار اسکی جگہ بادشاہ ہوا تو اُس نے فوج کو لکھا کہ ابن شاہین سے صلح کرکے واپس چلی آئے۔

معزالدولہ کی وفات

ربیع الآخر ۳۵۶ھ میں معزالدولہ کے مرض نے شدت پکڑی دوران مرض میں اُسنے لاتعداد لاکھوں صدقات دیئے اور اپنے غلاموں کو آزاد کردیا۔ آخر ۲۲ برس بادشاہی کرکے اس دارفانی سے رخصت ہوگیا۔ عمر ۵۳ سال۔

معزالدولہ کی خصلت

صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ معزالدولہ بادشاہ فیاض سخی دریادل

لکھا ہے کہ معزالدولہ نے جملہ ویرانہاے بغداد کو معمور کیا۔ نیک رسمین قائم کین۔ اور تمام بدرسمون کو جو بغداد کے ہر محلہ مین رائج تھین دور کیا۔

معزالدولہ اول شخص ہے جسنے پیک (ہرکارے) مقرر کئے۔ اور اُنکی بڑی بڑی تنخواہین مقرر کین کیونکہ اُسکا منشا یہ تھا کہ اُسکی خبرین اُسکے بھائی رکن الدولہ کو بسرعت تمام پہنچتی رہین۔ **فضل** اور **مرعوش** اسکے زمانہ کے دو مشہور پیک گذرے ہین۔ یہ دونو برابر ایک دن مین کچھ اوپر چالیس فرسخ جاتے تھے۔ لوگ اُن سے جدا جدا لگاؤ رکھتے تھے کیونکہ اُن مین سے ایک سنی تھا اور ایک شیعہ۔

سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہے کہ سب سے پہلے معزالدولہ نے بغداد مین محصل خراج مقرر کئے۔ ملاحی اور پیراکی کا شوق لوگون مین پھیلایا۔ پیراکون کو انعام دیئے۔ بغداد کے پیراکون نے اس فن مین اتنا کمال حاصل کیا کہ انگیٹھی پر دیگچی رکھے ہوے گوشت بھونتے پیرتے چلے جاتے تھے

(۴) عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ

مرتے وقت معزالدولہ نے اپنے بیٹے بختیار کو وصیت کی کہ اپنے چچا رکن الدولہ کا مطیع و فرمانبردار رہیو اور ہر کام مین اُس سے مشورہ لیتا رہیو اور اپنے ابن عم عضدالدولہ کی بھی اطاعت کیجو۔ کیونکہ وہ تجھ سے بڑا اور امور ملکی سے تیری نسبت زیادہ واقف ہے۔ اور میرے کاتبون ابوالفضل عباس بن حسین اور ابوالفرج محمد بن عباس بن فینا بخس کو اُنکے عہدون پر بحال رکھیو وہ کفایت اور امانت کے آدمی ہین اور نیز دیلمیون اور ترکون اور اپنے حاجب سبکتگین سے اچھا برتاؤ رکھیو۔ مگر بختیار نے اپنے باپ کی کسی وصیت پر عمل نہ کیا۔ گانے بجانے کے جلسون اور عیش و عشرت مین مصروف رہتا تھا۔ لہو و لعب مغنیون مسخرون اور عورتون کی مجالست و مصاحبت مین بسر کرتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بدنظمی پھیلگئی اسکے دونو کاتب اس سے وحشت کرنے لگے اور حاجب سبکتگین نے جو ترکون کا سردار تھا دربار مین آنا چھوڑ دیا چونکہ اکابر امراے

ابو الفضل عباس کی وزارت اور فتنے

مقرر کر رکھے تھے کاتب ابو الفرج محمد عمان کا والی تھا معز الدولہ کے وفات کی خبر سنکر اس خیال سے کہ کہین ابو الفضل عباس ہی بختیار کا اکیلا وزیر نہ بنجائے عمان کو نائب عضد الدولہ کے پاس چھوڑکر بغداد مین آگیا مگر اُسکا مطلب پورا نہوا کیونکہ تنہا ابو الفضل ہی کاروبار وزارت پر حاوی رہا۔

سنہ ۳۶۱ھ مین بغداد مین سنی شیعون مین جھگڑا ہوگیا تھا بہت کشت و خون ہوا اور سنیون نے محلہ کرخ مین آگ لگادی جو شیعون کا خاص محلہ تھا۔ اور اس سبب سے نقیب ابو احمد اور وزیر ابو الفضل عباس مین دشمنی ہوگئی جو سنی متعصب تھا۔ اسکے بعد بختیار نے خلیفہ مطیع سے لڑائیون کے خرچ کے واسطے روپیہ طلب کیا مطیع نے جواب دیا کہ مین صرف نام کا خلیفہ ہون دنیا تمھارے ہاتھ مین ہے کہان سے دون بختیار نے دھمکایا تو خلیفہ نے اپنے کپڑے اور اسباب بیچکر ۴ لاکھ درہم دئے اور اس سبب سے عراقیون اور حجاز مین مشہور ہوگیا کہ خلیفہ پر جرمانہ کیا گیا۔

شعبان سنہ ۳۶۲ھ مین وزیر ابو الفضل عباس نے ذرا سے جھگڑے پر تعصب مذہبی کیوجہ سے محلہ کرخ مین آگ لگوادی جس سے علاوہ دیگر مکانون کے ۱۳ مسجدین اور ۳ سو دوکانین زمین کے برابر ہوگئین۔ اور بقول ابن اثیر ۱۷ ہزار اور بروایت ابن خلدون بیس ہزار جانین تلف ہوئین۔ اور مال کا کچھ حساب ہی نہین۔ پس ماہ ذیحجہ مین بختیار نے ابو الفضل عباس کو معزول کرکے ابو طاہر محمد بن بقیہ کو وزیر بنایا اور ابو الفضل تھوڑے دنون بعد قید ہی مین مرگیا بعض کہتے ہین کہ اُسے زہر دیدیا گیا۔ یہ بڑا ظالم اور بدتدبیر تھا اپنی سلامتی اور بہبودی کی غرض سے لوگون سے جبراً روپیہ وصول کرکے لشکریون مین تقسیم کرتا تھا۔

ابن بقیہ وزیر ہوا اور اس نے بھی بدتدبیری اور ظلم کا بازار گرم کیا۔ ملک مین فتنہ فساد اور بربادی ہوتی رہی۔ چون بدمعاشون کا زور ہوگیا اور انکے شر بڑھتے گئے۔

سنہ ۳۶۳ھ مین غربی بغداد مین سنی و شیعہ کے درمیان پھر فتنہ عظیم برپا ہوا سنیون نے ایک عورت کو بٹھایا کوئی طلحہ بنا کوئی زبیر اور کہا کہ ہم اصحاب علیؑ سے لڑتے ہین۔ اور شیعون پر جہاد کردیا۔ اسوقت شرقی بغداد مین امن تھا۔ پس بدمعاشون کی ایک جماعت پکڑکر قتل

اسی سال بختیار اور اوسکے اصحاب مین فتنہ برپا ہوگیا بات یہ ہوئی کہ بختیار اور اُسکے باپ معز الدولہ کی فوج مین دو قوم کے لوگ تھے ایک تو تُنگے ہم قوم دیلمی اور دوسرے ترک جب تنگ ہوے تو عز الدولہ روپیے کی ضرورت سے اہواز مین آیا کہ وہان سے روپیہ وصول کرے۔ حاجب سبکتگین جو افواج ترکی کا سردار تھا بغداد ہی مین رہا۔ اتفاق یہ ہوا کہ اہواز مین ایک ترک اور ایک دیلمی مین ایک معمولی بات پر تکرار ہوگئی۔ مارپیٹ ہوئی ترک اپنے حمایتونکو بلا لایا دیلمی بھی دیلمی کی حمایت کو پہنچے۔ دونون مین کشت و خون ہوا۔ بختیار نے اس فساد کے فرو کرنے مین کمال کوشش کی مگر کوئی نتیجہ نہوا۔ آخر دیلمیون کے مشورہ سے ترکون کے سردارون کو گرفتار کرلیا۔ اور دیلمیون کو ترکون مین چھوڑا جنہون نے ترکون کو لوٹ لیا۔ اور بڑے کشت و خون کے بعد ترک بھاگ نکلے۔ اسکے بعد بختیار نے سبکتگین کی جاگیرین ضبط کرلین کیونکہ یہ بھی ترک تھا۔ اور بصرہ مین ترکون کا خون مباح کر دیا۔ جب بغداد مین سبکتگین کو یہ خبر پہنچی تو اُسنے بختیار کے گھر کو گھیر لیا دو دن تک محاصرہ رکھا اور پھر آگ لگا کر اندر گھس گیا اور بختیار کے بھائیون ابو اسحق اور ابو طاہر اور اُنکی والدہ اور اُنکے ساتھیونکو قید کرلیا۔ بعد مین اُنکی درخواست پر واسط کی طرف روانہ کردیا۔ خلیفہ مطیع بھی اُنکے ساتھ جانے لگا اُسے سبکتگین نے روکدیا۔ یہ ۹ ذیقعدہ ۳۶۳ھ کا واقعہ ہے۔ اسکے بعد سبکتگین نے بختیار کے تمام مقبوضات پر جو بغداد مین تھے قبضہ کرلیا اور ترکون کو دیلمیون کے گھرون مین گھسا دیا جنہون نے دیلمیون کے مال ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے قبضہ مین کرلئے۔ چونکہ سبکتگین سنی تھا اس سبب سے اہلسنت بھی اوسکے ساتھ ہوگئے۔ اور شیعو نپر پل پڑے بڑی خونریزی ہوئی اور پھر محلہ کرخ کو پھونکدیا گیا۔ اہلسنت نے اُنپر غلبہ پایا اور زد پر پڑا

جب بختیار کو ان واقعات کی خبر پہنچی اور دیکھا کہ سبکتگین کے بگڑنے سے تمام علاقون کے ترک بگڑ گئے ہین تو اُن ترکون کو جو قید کئے تھے چھوڑ دیا۔ اور واسط مین اپنے بھائیون اور والدہ کے پاس آیا۔ اور اپنے چچا رکن الدولہ اور بھائی عضد الدولہ کو تمام حال سے مطلع کیا۔ اور امداد طلب کی۔ رکن الدولہ نے ایک لشکر مرتب کرکے اپنے وزیر ابو الفتح ابن عمید

[illegible] عضد الدولہ نے وعدہ تو کرلیا مگر عراق مین اس بات کا
منتظر رہا کہ بختیار کی حالت شکستین کھاکر اور زیادہ زبون ہوجائے اس طرح عراق پر جاکر آسانی
سے قبضہ ہوجائے گا۔ الغرض سبکتگین ترکون کو لیکر بختیار سے مقابلہ کرنے کے واسطے واسط
کی طرف روانہ ہوا۔ اور طایع کو جسے اُسنے مطیع کو معزول کر کے خلیفہ بنایا تھا اور نیز مطیع کو
اپنے ساتھ لیا۔ مگر راستہ مین سبکتگین بیمار ہوکر فوت ہوگیا اور ساتھ ہی مطیع بھی انتقال کرگیا
اور ترکون نے اپتگین کو اپنا سردار بنالیا۔ واسط پہنچکر ترکون نے بختیار پر حملہ کردیا پچاس
دن تک فریقین مین لڑائی ہوتی رہی ہر دفعہ ترک ہی کامیاب رہے یہانتک کہ بختیار کو
گھیر لیا اور اس زمانہ مین بختیار عضد الدولہ کو تاکیدی پیغام بھیجتا رہا کہ جہانتک ممکن ہو جلد
عراق کا رخ کرے۔ آخر جب بختیار اُس نوبت کو پہنچ گیا جسکی عضد الدولہ امید مین تھا۔ تو ظاہر
اُسکی مدد کو اور باطناً عراق پر قبضہ کرلینے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ اور ۳۶۴ھ مین مقام اہواز
مین ابو الفتح کی فوج سے جاملا۔ اور دونو متفق ہوکر واسط پر بڑھگئے۔ اور بختیار سے جاملے۔
البتگین اُنکے آمد کی خبر سنکر بغداد کو بھاگا۔ عضد الدولہ بھی بغداد کی طرف آیا۔ جانب شرقی پر اُترا
اور بختیار کو جانب غربی پر اُترنے کا حکم دیا۔ البتگین نے دیالی اور مدائن کے درمیان عضد الدولہ
کا مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی ترک بھاگے بہت سے قتل ہوئے اور بہت سے بھاگتے ہوئے
دریا مین غرق ہوگئے۔ بغداد کے بہت سے لچے بانی فساد بھی جو اُنکے معاون تھے اُنکا بھی
یہی حال ہوا۔ بچے ہوئے تکریت کی طرف چلے آئے۔ عضد الدولہ خلیفہ کو جو مجبوراً ترکون کے
ساتھ گیا تھا اپنے ہمراہ بغداد مین لایا۔ اور امن قایم ہوگیا۔ اسکے بعد عضد الدولہ نے بغداد
کے لشکریون کو اپنے سے ملاکر بختیار اور اُسکے بھائیون کو گرفتار کرلیا۔ بختیار کے بیٹے مرزبان
نے جو بصرہ مین حاکم تھا اپنے باپ اور چچاون کے گرفتار ہونے کی خبر سنکر رکن الدولہ کو تمام
حال لکھ بھیجا۔ اور جو کچھ اُن پر عضد الدولہ اور ابو الفتح کے ہاتھون گذرا تھا اوس سے
اطلاع دی۔ رکن الدولہ نے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے عضد الدولہ کو تہدیدی پیغام بھیجکر
فارس کی طرف اولٹا بلالیا۔ اور بختیار کو اُسکے ملک پر بحال کردیا۔

واپس ہوا تھا۔ مگر بختیار اُسکی واپسی پر اپنے عہد پر قایم نہ رہا۔ عضد الدولہ رکن الدولہ کے حین حیات مین تو کچھ نہ بول سکا مگر اُسکے مرتے ہی ۳۶۷ھ مین بغداد پر چڑھائی کر دی۔ اور بختیار کو لکھا کہ عراق خالی کردو اور سوائے موصل کے جہان کے فرمان رواسے ہماری دوستی ہے اپنے واسطے کوئی اور علاقہ فتح کر لو خرچ اور ہتیار کی جو ضرورت ہو ہمسے لو پس بختیار مجبور ہوکر عضد الدولہ سے مایحتاج لیکر شام کیطرف روانہ ہوگیا۔ عضد الدولہ بغداد مین داخل ہوا۔ اور خلیفہ طایع نے اُسکو خلعت امرالامرائی عطا فرمادیا۔

بختیار بغداد سے نکلکر عکبرا تک پہنچا تھا کہ حمدان[1] بن ناصر الدولہ کے سمجھانے سے اپنی والدہ اور بھائیون کو ساتھ لئے ہوئے شام کے بدلہ موصل پر حملہ آور ہوا۔ حالانکہ موصل کے حکمران ابو تغلب سے عضد الدولہ کا عہد تھا کہ موصل پر چڑھائی نکریگا۔ پس اُسکے موصل پر چڑھائی کرنے سے وہ عہد ٹوٹ گیا۔ تکریت تک پہنچا تھا کہ ابو تغلب بختیار سے ملگیا۔ اور کہا کہ مین عضد الدولہ سے ملکر تمھارا ملک واپس دلائے دیتا ہون اگر تم میرے بھائی حمدان کو پکڑ کر میرے حوالہ کردو۔ بختیار نے ایسا ہی کیا اور ابو تغلب بیس ہزار فوج سے بختیار کی مدد کو آگیا۔ نواحی تکریت مین عضد الدولہ سے مقابلہ ہوا۔ عضد الدولہ نے دونون کو شکست دی۔ بختیار قید کر کے عضد الدولہ کے پاس لایا گیا۔ عضد الدولہ کے ایک بڑے مصاحب ابو الوفا نے اوسکے قتل کا اشارہ کیا اور وہ ۱۱ سال چند ماہ کی سلطنت کے بعد ۳۶ سال کی عمر مین قتل کر دیا گیا۔ اُسکے ۶ بیٹے تھے وہ فارس مین قید کر دیے گئے۔ اور ابن بقیہ وزیر کو ہاتھی کے پاؤن تلے کچلوا دیا گیا۔

عضد الدولہ ابو شجاع فنا خسرو بن رکن الدولہ

عماد الدولہ کی وفات سے عضد الدولہ اپنے باپ رکن الدولہ کی ماتحتی مین سلطنت کرتا تھا۔ ۳۶۶ھ مین جب رکن الدولہ کا انتقال ہوگیا تو بنی بویہ کا رئیس اعظم اور ۳۶۷ھ مین بغداد فتح کر کے خلیفہ بغداد کا امیر الامراء ہوگیا۔

[1] جو اپنے بھائی ابو تغلب کے مقابلہ سے عاجز آکر بغداد مین بختیار کے پاس آیا ہوا تھا۔ ۱۲

معاملات کرمان

سنہ ۳۲۴ھ مین بنی بویہ نے ابو علی محمد بن الیاس کو شکست دیکر ایک حصہ کرمان پر قبضہ کرلیا تھا۔ اور وہان اُنکی طرف سے ایک گورنر حکومت کرتا تھا۔ دوسرے حصہ پر ابن الیاس سامانیون کی ماتحتی مین مدتون حکومت کرتا رہا۔ پھر اُسے فالج ہوگیا اور مرض مزمن ہوگیا۔ اسکے تین بیٹے تھے الیسع۔ الیاس۔ سلیمان۔ الیسع کو تخت کرمان پر بٹھا کر کہا کہ تیرے بعد الیاس بادشاہ ہو۔ اور سلیمان کو ہمراہ لیکر ابو منصور سامانی کے پاس بخارا چلا آیا جو اس سے بڑی خاطرداری سے پیش آیا۔ ابن الیاس نے سامانی بادشاہ کو رے پر حملہ کرنیکی ترغیب وتحریص کی چنانچہ سنہ ۳۵۶ھ مین اسی کی تحریک سے رے پر حملہ ہوا تھا جسکا ذکر ہوچکا ہے آخر اسی سال وہ فوت بھی ہوگیا۔

سنہ ۳۵۷ھ مین الیسع نے جوانی کے زعم مین عضد الدولہ کے بعض حدود کو اپنے قبضہ مین کرلینا چاہا۔ اور اس طرح عضد الدولہ سے بگاڑ بیٹھا۔ اتفاق یہ ہوا کہ اسکے ساتھی بگڑ بگڑ کر عضد الدولہ کے پاس آنے شروع ہوگئے۔ یہانتک کہ ایکدفعہ اُسکے ایکہزار بڑے اصحاب عضد الدولہ کے پاس چلے آئے۔ عضد الدولہ اُن سے بہت اچھی طرح پیش آیا۔ آخر یہ ہوا کہ الیسع کے پاس بہت تھوڑی جمعیت رہ گئی۔ اور وہ ناچار ہوکر اپنے اہل وعیال مال ومنال کو لیکر بخارا کی طرف روانہ ہوگیا پس ماہ رمضان مین عضد الدولہ کرمان پر چڑھ گیا اور اوسپر قبضہ کرکے ملک کرمان اپنے بیٹے ابو الفوارس کو جاگیر مین دیدیا جو بعد مین مشرف الدولہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اور کورتگین بن چستان کو کرمان کی حکومت پر چھوڑ کر فارس کیطرف مراجعت کی۔ اسوقت سے آل الیاس کی حکومت کرمان سے جاتی رہی۔ الیسع کی سامانیون نے مدد نہ کی وہ خوارزم مین آیا یہان بھی کسی نے منہ نہ لگایا جلکر خودکشی کرلی۔

صاحب سیستان کو عضد الدولہ کے کرمان پر متصرف ہونے کا حال معلوم ہوا تو اُسنے بھی مراسلت کرکے اپنے ملک مین عضد الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھدیا اور اس طرح ان علاقون سے سامانیون کی حکومت منقرض ہوگئی۔

سنہ ۳۵۹ھ مین سلیمان بن ابو علی محمد بن الیاس منصور سامانی سے فوج لیکر کرمان پر حملہ آور ہوا

بھائی الیسع کے بیٹے بکر اور حسین مارے گئے۔ بہت سے سرداران لشکر اور خراسانی قتل ہوے اور بہت سے گرفتار ہوئے۔

سنہ ۳۶۰ھ مین کرمان مین قبائل قفص و بلوص نے بغاوت کی ادہر طائفہ ہرومیہ و جاسکیہ نے لوٹ مار مچا دی۔ عضد الدولہ نے کورتگین کی امداد پر عابد بن علی کو روانہ کیا اور اُسنے سنہ ۳۶۱ھ مین بہت سے باغیون کو قتل اور بہت سونکو قید کرلیا۔ اور اُنکی گروہون کو متفرق کرکے امن قایم کردیا۔

عضد الدولہ بغداد کا امیر الامراء

سنہ ۳۶۷ھ مین عضد الدولہ جب بغداد مین آیا تو طایع خلیفہ نے اُسکو خلعت نیابت عطا فرمایا اور اسکو تاج مکلل بجواہر اور کپڑے عنایت کئے اپنے ہاتھ سے اُسکے تلوار باندھی اور دو جھنڈے عطا کئے۔ ایک چاندی کا بطور اعزاز امراء کے اور دوسرا سونے کا جو ولیعہدون کے لئے مخصوص تھا اور سوائے ولیعہد کے اور کسیکو نہین دیا جاتا تھا۔ ایک عہدنامہ ولیعہدی لکھکر اُسکو سنایا گیا اور وہ دستاویز عضد الدولہ کو دیتے ہوے طایع نے کہا کہ یہ میرا عہد ہے اسکو لیکر اسکے موافق عمل کرو۔ اس سے لوگونکو سخت حیرت ہوئی کیونکہ ہمیشہ سے یہ دستور چلا آتا تھا ولیعہد خلیفہ وقت کا بیٹا یا قریبی رشتہ دار ہی ہوا کرتا تھا۔ سنہ ۳۶۸ھ مین طایع نے حکم دیا کہ عضد الدولہ کے مکان پر صبح۔ مغرب۔ اور عشا تین وقت نوبت بجا کرے۔ اور خطبہ مین اُسکا نام پڑھا جایا کرے۔ ابن جوزی لکھتے ہین کہ یہ وہ باتین تھین جو اس سے پہلے کبھی نہو ئی تھین۔ حتیٰ کہ ولیعہدونکو بھی کبھی نوبت کی اجازت نہین ملی تھی۔

ابو الفتح بن عمید کی ناک کاٹی گئی

سنہ ۳۶۴ھ مین عضد الدولہ نے بختیار کو بغداد مین اُسکی حکومت پر بحال کرکے جب فارس کی طرف مراجعت کی تھی تو ابو الفتح سے یہ کہکر روانہ ہوا تھا کہ تین دن بغداد مین اور رہے اور اسکے بعد رے کیطرف مراجعت کر جائے۔ مگر وہ بختیار کے ساتھ لہو ولعب مین مصروف ہوگیا اور واپسی مین بہت دیر لگائی اور اُسکی بختیار سے ایسی دوستی ہوگئی تھی کہ اُسنے بختیار سے اقرار کرلیا کہ رکن الدولہ

واپس آیا تو رکن الدولہ اور عضد الدولہ کی جاسوسی بختیار کے ساتھ کرنے لگا۔ عضد الدولہ کا بھی ایک جاسوس بختیار کے دربار مین تھا۔ وہ پل پل کی خبر عضد الدولہ کو پہنچاتا تھا۔ پس جب ۳۶۶ھ مین رکن الدولہ کا انتقال ہوگیا اور عضد الدولہ خاندان بویہ کا رئیس اعظم اور بادشاہ مطلق العنان ہوا تو اُسنے رے مین فخر الدولہ کو لکھا کہ ابو الفتح ابن عمید اور اُسکے اہل و اصحاب کو گرفتار کرے۔ پس انکو گرفتار کر لیا گیا انکے سب اموال ضبط کر لئے گئے ابو الفتح اندھا کیا گیا اور اُسکی ناک کاٹڈالی گئی۔ اس طرح ابو الفتح کے ہاتھون خاندان عمید کا نام و نشان مٹ گیا اور اُسکے باپ ابو الفضل کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔

معاملات موصل

پہلے لکھا جاچکا ہے کہ ابو تغلب بختیار کے ساتھ ہوکر عضد الدولہ سے لڑا اور شکست یاب ہوا تھا۔ اس شکست کے بعد وہ موصل کو مراجعت کر گیا۔ عضد الدولہ نے اُسکا تعاقب کیا اور ۳۶۷ھ مین اُسکا کل علاقہ یعنی موصل جزیرہ ابن عمر دیار بکر۔ بدلیس۔ ارزن الروم۔ خرتبرت۔ میافارقین۔ آمد۔ اور دیار مضر جسمین رقہ ہے اور رحبہ اور کواشی فتح کر لیا۔ اور سعد الدولہ بن سیف الدولہ حمدانی نے کہ صاحب حلب تھا اطاعت قبول کی۔ اسکے بعد موصل مین ابو الوفا کو نائب چھوڑکر بغداد کیطرف مراجعت کی اور ابو تغلب جا بجا بھاگتا ہوا شام کے شہر رملہ مین مارا گیا۔ ایام قیام موصل مین عضد الدولہ کو صرع کا عارضہ شروع ہوگیا جس سے اُسکے مزاج مین بھول پیدا ہوگئی۔

۳۶۹ھ کے مختلف واقعات

(۱) عضد الدولہ نے نصر بن ہارون نصرانی کو وزیر بنایا اور شیراز مین تھا اور اُسکے نائب ابو الریان احمد بن محمد کو اپنے حضور مین رکھا۔ (۲) بنی شیبان پر فوج بھیجی گئی جنہون نے جبال شہر زور مین فتنہ برپا کر رکھا تھا۔ اُنکو لوٹ لیا گیا اور ۸۰۰ سو نفر گرفتار کر کے بغداد مین لائے گئے۔

(۳) بغداد کی اون عمارتون کو جو فتنون مین خراب ہوگئی تھین تعمیر کیا اور اُسکی مسجدون اور بازارون کی درستی کی۔ اماموں اور موذنون کے وظیفے مقرر کئے۔ نہرین جو خراب ہوگئی تھین اُنکی درستی

متکلمون مفسرون ۔ نحویون ۔ شاعرون ۔ نسابون طبیبون ۔ حساب دانون ۔ مہندسون غرض ہر قسم کے ماہران علوم وفنون کے وظیفے مقرر کیے ۔ نصر بن ہارون کو اجازت دی گئی کہ عیسائی اپنی عبادتگاہین اور گرجے تعمیر کرین ۔ اور فقیر عیسائیون کو خیرات دیجائے ۔

(۴) اسی سال حسنویہ بن حسین کردی کے انتقال پر اُسکا بیٹا بختیار اُسکی جگہ سرماج کے تخت پر بیٹھا ۔ عضد الدولہ نے اُسے لکھا کہ اطاعت قبول کرے اوسنے نمانا تو عضد الدولہ نے ایک لشکر بھیجکر سرماج اور اُسکے دیگر قلعے فتح کر لیے اور اُسکے بھائی ابو النجم بدر بن حسنویہ کو بادشاہ بنایا ۔ اور اُسکی مدد کے واسطے وہان کچھ فوج چھوڑ دی جس سے اُسنے اُس تمام علاقہ کا انتظام کر لیا ۔

(۵) عزیز بادشاہ مصر کا ایلچی بغداد مین آیا کہ خلیفہ طایع عضد الدولہ کے القاب مین تاج الملۃ کا لقب اور زیادہ کرے اور تاج پہننے کی اجازت دے اور خلعت کی تجدید کرے ۔ ان سب باتون کی منظوری ہو گئی ۔ طایع نے بڑی دھوم دھام سے ایک دربار کیا اور اُسمین کہا کہ امور رعیت سے جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے اُسکا مختار کل مین تمہین کرتا ہون ۔ میرے ممالک محروسہ مین مشرق سے مغرب تک تمہین اختیار کامل ہے سوائے میری ذات خاص اور اسباب خاصہ کے ۔ پھر عضد الدولہ کو خلعت پہنایا گیا اور دربار برخواست ہوا ۔

(۶) عضد الدولہ نے ایک لاکھ دینار مہر پر اپنی بیٹی کا نکاح طایع سے کر دیا ۔

(۷) نقیب ابو احمد حسین اور اُنکے بھائی ابو عبد اللہ اور قاضی القضاۃ ابو محمد کو پکڑ کر فارس مین قید کر دیا ۔ ابو سعد بشر ابن حسین کو قاضی القضاۃ بنایا ۔ محمد بن عمر علوی کو بھی پکڑ کر فارس کی طرف بھیجدیا اور اُسکے بھائی ابو الفتح احمد کو امارت حج پر مقرر کیا ۔ (۸) اعمال موصل مین کردون کا علاقہ ہکاریہ اور شروع سنہ ۳۶۹ھ مین اُسکے پاس ہی قلعہ سنندہ فتح کر لیا ۔

فخر الدولہ کی معزولی

بختیار نے لکھ لکھ کر فخر الدولہ کے خلاف اپنے سے ملا لیا تھا عضد الدولہ کو بھی معلوم ہو گیا تھا لیکن ظاہر نکرتا تھا ۔ پس جب بختیار اور ابو تغلب اور بنی حسنویہ کے خرخشون سے فارغ ہوا تو خیال کیا کہ اپنے بھائیون فخر الدولہ ۔ مؤید الدولہ اور

عضد الدولہ کے بڑے مصاحبون مین سے تھا خواشادہ اُسکا نام تھا۔ اُسنے فخر الدولہ کے لوگون کو جاگیرون وغیرہ کا لالچ دیکر اپنے سے ملالیا۔ اور اُن سے عہد لیکر بغداد مین واپس آیا۔ عضد الدولہ نے فخر الدولہ کا سخت جواب سنکر اوسپر چڑھائی کر دی۔ ہمدان کے قریب پہنچا تو فخر الدولہ کے بڑے بڑے سرداران لشکر اور اُسکا وزیر ابو الحسن عبید اللہ بن محمد بن حمدویہ عضد الدولہ سے ملگئے۔ اور فخر الدولہ بھاگ کر جرجان مین آیا۔ یہان قابوس نے اُسے پناہ دی اور اپنے ملک مین شریک کر لیا۔ اور عضد الدولہ نے فخر الدولہ کے تمام ملک یعنی رے اور ہمدان کے تمام درمیانی علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ رے مین آیا۔ اور یہ تمام ملک بھی موید الدولہ کے علاقہ اصفہان مین اضافہ کر دیا۔ اور اُسے ان تمام علاقون مین اپنا نائب مقرر کیا۔

خلیفہ طایع عضد الدولہ کا استقبال کرتا ہی

سنہ ۳۶۸ھ مین جب عضد الدولہ ہمدان سے بغداد مین آیا تو طایع اُسکے استقبال کو نکلا حالانکہ اس سے پہلے کسی خلیفہ نے کسی شخص کا استقبال نہین کیا تھا۔ ایکدفعہ عضد الدولہ نے طایع کو بلا بھیجا وہ فوراً اوٹھکھڑا ہوا تاخیر کی جرأت نہوئی۔

فخر الدولہ اور سامانیون نے موید الدولہ پر چڑھائی کی

سنہ ۳۷۱ھ مین عضد الدولہ نے موید الدولہ کو جرجان پر روانہ کیا۔ قابوس استرآباد مین شکست کھاکر نیشاپور مین آیا۔ اور فخر الدولہ بھی بھاگا ہوا اُسکے پیچھے نیشاپور پہنچا۔ حسام الدولہ تاش نے جو سامانیون کی طرف سے خراسان کا گورنر تھا۔ سامانی بادشاہ نوح کو ان کے آنے کی اطلاع لکھ بھیجی۔ اُسنے جواب مین لکھا کہ ان دونون کی مدد کرو اور ان تینون نے آنکر موید الدولہ کو جرجان مین گھیر لیا۔ دو مہینہ کے محاصرہ کے بعد موید الدولہ کا حال بہت تنگ ہوگیا اور محاصرہ سے نکل آنے کا ارادہ کر لیا۔ اسلئے پہلے **فایق** سردار لشکر خراسان کو اپنے سے ملالیا اور اقرار لیلیا کہ جب مین نکلون تو تم بھاگ جانا۔ چنانچہ جب موید الدولہ محاصرہ توڑ کر نکلا تو فایق بھاگ گیا فخر الدولہ قابوس اور حسام الدولہ تاش کھڑے رہ گئے۔ اور آخر شکست کھاکر نیشاپور کیطرف

عضد الدولہ کا مشہور کارنامہ

ضروریات بیمارخانے اطبا ادویہ داشربہ کا انتظام کیا اور طبیبون کے وظیفے مقرر کئے - اسکی مشہور تعمیرون سے دریاے کرکہ کا بند ہے جو بند امیر کے نام سے مشہور ہے اور اصطخر کے کھنڈرون کے پاس واقع ہے - صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہین کہ یہ بند دنیا مین ایک بیمثل عمارت ہے اتنا چوڑا ہے کہ اسپر ایک سڑک بنائی ہے جسپر سے لشکر اور کاروان گذرتے ہین - اصطخر مین ایک برکہ (حوض) بنایا جسکے سات پائے تھے کہ اگر ایک پایہ سے ہر روز ہزار آدمی پانی پیتے تو ایک سال کو کفایت کرتا -

عضد الدولہ کی وفات

۸ شوال ۳۷۲ھ کو اس عظیم الشان بادشاہ نے ۴۷ سال کی عمر مین ۳۴ سال سلطنت کرکے صرع کے عارضہ سے وفات پائی مرتے وقت آیہ ما اغنی عنی مالیہ ھلک عنی سلطانیہ اُسکی زبان پر جاری تھا - خلیفہ طایع نے اسکے جنازہ پر نماز پڑھی - اپنی وصیت کے بموجب نجف اشرف مین پائین مزار حضرت امیر المومنین دفن کیا گیا - اُسکی قبر کے تعویذ پر آیہ کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید کندہ ہے اور مقبرہ کے کتبہ مین یہ آیت کندہ ہے ھذا قبر عضد الدولہ تاج الملۃ ابی شجاع بن رکن الدولہ احب مجاورۃ ھذا الامام المعصوم لطمعہ فی الخلاص یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسھا وصلوٰتہ علی محمد وعترتہ الطاھرۃ -

عضد الدولہ کی خصلت

ابن خلدون لکھتا ہے کہ عضد الدولہ بڑا صاحب ہمت - بلند نظر - صاحب ہیبت - حسن السیاست - ثاقب الرائے فضائل اور اہل فضائل کا دوست رکھنے والا - بہت خیرات اور احسان کرنے والا - علم اور اہل علم کی قدر کرنے والا - علما و فضلا کے ساتھ احسان کرنیوالا اُنکو اپنا مقرب بنانے والا - دربار مین علما کے ساتھ بیٹھتا اُن سے مناظرے کرتا تھا - پس تمام شہرون سے عالم آکر اُسکے پاس جمع ہوے اور اُسکے نام پر کتابین تصنیف کین - مثلاً ایضاح نحو مین - حجہ قرات مین - ملکی طب مین - تاجی تواریخ مین -

... ہے ... خبر ... خلیفہ کے بعد اسکے نام کا خطبہ پڑھا لیا۔ ادیب۔ فاضل
علما وفضلا کا محب اور علوم وفنون مین ماہر تھا۔ ابو علی فارسی اسکے زمانہ کا مشہور نحوی۔
اور متنبی[1] مشہور شاعر تھا۔ شیعہ غالی تھا۔ عالم صاحب شہامت۔ مطاع۔ حازم۔ زکی۔ مہیب۔
اور سفاک تھا۔ اسکے جاسوس بہت تھے کہ دور دور کے بادشاہون کی خبرین اُسکو پہنچاتے
تھے۔ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ مین ذکر کیا ہے کہ عضد الدولہ علمائے
عربیت سے تھا۔ شیعی فاضل اور نحوی تھا۔ بہت سے فنون وعلوم مین ماہر تھا۔ فن عربیت
مین اُسکی خوب خوب بحثین اور مرغوب اقوال موجود ہین۔ ابن ہشام نے کتاب الایضاح مین اُس سے
سخنان عالی نقل کئے ہین۔ وہ کامل العقل۔ غزیر الفضل۔ حسن السیاسۃ والعقیدۃ۔ بعید الہمۃ۔
ثاقب الرائے۔ محب فضائل اور تارک رذائل تھا۔ اور ابو علی فارسی کے ذکر مین لکھا ہے
کہ جب اُسنے کتاب الایضاح کو تصنیف کیا اور عضد الدولہ کے سامنے پیش کیا تو عضد الدولہ نے
اُسے پسند نہ کیا اور کہا کہ بچون کی تعلیم کو اچھی ہے ورنہ اُس مین کوئی چیز میری اُس معلومات سے
جو مینے بچپن مین حاصل کی ہے زیادہ نہین ہے۔ پس ابو علی نے تکملہ تصنیف کیا اور خدمت
پیش کیا عضد الدولہ نے پڑھکر کہا کہ ابو علی نے وہی باتین جو ایضاح مین لکھی ہے اُنھین کی تقیید
کی ہے۔ انھین مسائل کو ایسے الفاظ کا لباس پہنایا ہے کہ نہ ہم سمجھتے ہین اور نہ وہ خود سمجھتا ہے
ایک دن ابو علی سے نحو کا ایک ایسا دقیق مسئلہ پوچھا کہ ابو علی کو یہی کہتے بن آئی کہ رجوع اور
تامل کے بعد جواب دونگا۔

ملکم لکھتا ہے کہ اگرچہ بنابر مصلحت اپنے کو بندہ امیر المومنین کہتا رہا اور مثل وزیرون کے خلیفہ کے
سامنے آتا تھا مگر رعایا اور ملوک اطراف اُس سے اس طرح پیش آتے تھے جس طرح بادشاہون
سے۔ اُسکی عزت واحترام ولوازم آداب اس طرح بجالاتے تھے جس طرح سلاطین مقتدر کی۔

---

[1] ابو الطیب احمد بن الحسین کندی المتخلص بہ متنبی شاعر ۳۵۴ھ مین جب شیراز سے عضد الدولہ
کے پاس سے واپس آرہا تھا نعمانیہ کے قریب اعراب کے ہاتھ سے قتل ہوا اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا بھی مارا
گیا اور وہ اُسکا تمام مال لوٹ لے گئے۔

بادشاہون مین ایسے کم ہوے ہین۔ خلیفہ نے فرمان صادر کیا تھا کہ اسے سلطان کہکر خطاب کیا کرین۔ اپنے ۳۴ سال کے عہد حکومت مین آسایش و رفاہ خلائق مین کمال سعی و کوشش کرتا رہا۔ ابتک اسکا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے اور اُسکا ذکر خیر زبانون پر جاری ہے۔ مگر آخر عمر مین تین بدرسمین اس نے قایم کین (۱) زمین کی لگان مین کسیقدر اضافہ کر دیا۔ (۲) چوپاؤن کی فروخت پر محصول بڑھا دیا (۳) برف کا بنانا سرکار سے مخصوص کر دیا چنانچہ اُسکے گماشتے پہاڑ پر سے برف لاکر بوزہ فروشون کے ہاتھ فروخت کرتے تھے۔

صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہین کہ "یہ بادشاہ نقاوہ و خلاصہ سلاطین دیلم تھا اسکے زمانہ مین رعایا امن و آسایش سے بسر کرتی تھی" علماے شیعہ مین سے شیخ الطائفہ ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان الملقب بہ شیخ مفید اسکے ہمعصر تھے وہ شیخ مفید کی کمال تعظیم و تکریم کرتا تھا بلکہ اکثر خود شیخ کی خدمت مین جاتا تھا۔ یافعی مراۃ الجنان مین لکھتا ہے کہ ۴۱۳ھ مین انتقال کیا عالم شیعہ اور امام رافضہ صاحب تصانیف کثیرہ اور شیعون کے شیخ۔ شیخ مفید نے جنکو ابن المعلم بھی کہتے ہین۔ وہ علم کلام و جدل و فقہ مین ید طولی رکھتے تھے اور ہر عقیدہ کے لوگون کے ساتھ عہد بویہیہ مین جلالت و عظمت سے مناظرہ کرتے تھے۔ صدقات بہت دیتے تھے عظیم الخشوع۔ کثیر الصلوۃ۔ کثیر الصوم اور خشن اللباس تھے۔ عضد الدولہ اکثر اُن سے ملنے آیا کرتا تھا۔ شیخ مفید ربع اور نحیف تھے۔ انکا انتقال عمر ۷۶ سال۔ تصانیف دو سو سے زیادہ۔ آنکے جنازہ کے ساتھ اسّی ہزار رافضیون اور شیعون کا مجمع تھا۔ انکا انتقال ماہ رمضان مین ہوا۔ صاحب مجالس المومنین لکھتے ہین کہ مبحث امامت مین قاضی عبد الجبار معتزلی کا شیخ مفید سے مناظرہ ہوا اور شیخ نے قاضی کو قائل کیا۔ تو عضد الدولہ نے اسب اعلی مع قلادہ زرین و خلعتہاے نفیس شیخ کے بھجوایا۔ اور چند گانو حوالی بغداد مین جاگیر مین عطا کیے

بویہی سلطنت کا انحطاط

عضد الدولہ کی وفات کے بعد بویہی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا رے و ہمدان وغیرہ مین رکن الدولہ کی اولاد اور فارس

عراق اور کرمان مین عضد الدولہ کی اولاد جدا جدا حکومت کرنے لگی۔ یہانتک بھی خیر تھی اگر دیر تک ایکدوسرے کے معاون رہتے۔ مگر اُنہون نے تو آپس ہی مین جنگ وجدل کا بازار گرم کردیا۔ افسوس کوئی ایسا پیدا نہوا جو سبکو سمیٹکر ایک کرلیتا۔ یہی نااتفاقی آخر اس سلطنت کی تباہی کا باعث ہوئی۔ جس طرح اور سلطنتین تباہ اور برباد ہوئی ہین۔

ذیل مین ہم ایک جدول مین خاندان بویہ کے تمام بادشاہون کا مختصر حال درج کرتے ہین اس جدول سے یہ بھی ظاہر ہوجائیگا کہ عضد الدولہ کی وفات کے بعد بنی بویہ کی سلطنت کس طرح تقسیم ہوگئی۔ اسکے بعد ہم اس خاندان کے آخری بادشاہون کے حالات کسیقدر تفصیل سے لکھین گے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت	عمر	دار الحکومت	کیفیت
۱	عماد الدولہ ابو الحسن علی بن ابو شجاع بویہ	۳۲۲	۳۳۸	۱۶ سال	۵۷ سال	شیراز	سنہ ۳۲۲ھ مین شیراز فتح کرکے فارس کا بادشاہ ہوا سنہ ۳۲۳ھ مین فتح بلاد کی واسطے رکن الدولہ کو روانہ کیا اُسنے ہمدان قزوین وغیرہ فتح اور اصفہان کو دار الحکومت بنا کر اپنے بھائی کے ماتحت حکومت کرتا رہا۔ سنہ ۳۳۴ھ مین معز الدولہ نے بغداد فتح کرکے عراق مین اپنے بھائی کے ماتحت سلطنت شروع کی۔
۲	رکن الدولہ حسن بن بویہ	۳۲۲	۳۶۶	۴۴ سال	۸۱ سال	اصفہان و رے	عماد الدولہ کی وفات پر اُسکی جگہ بنی بویہ کا بزرگ اعظم ہوا۔ عراق مین معز الدولہ اسکا مطیع رہا۔ اور فارس مین اسکا بیٹا عضد الدولہ۔
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عماد الدولہ کی حیات مین عماد الدولہ کا [illegible]

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت	عمر	دار الحکومت	کیفیت
							یہانتک کہ رکن الدولہ کے زمانِ حیات ہی مین فوت ہوگیا۔
۴	عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ	۳۵۶	۳۶۷	چند ماہ ۱۱ سال	۳۶	بغداد	معزالدولہ کے بعد عراق کا بادشاہ ہوا مگر ۳۶۷ھ مین عضدالدولہ نے جو عمادالدولہ کے بعد فارس کا بادشاہ ہوا تھا اس سے عراق چھین لیا اور اسے قتل کرادیا۔
۵	عضدالدولہ ابو شجاع فنا خسرو بن رکن الدولہ	۳۳۸	۳۷۲	۳۴ سال	۴۷	شیراز و بغداد	۳۳۸ھ مو عمادالدولہ کی وفات کے وقت سے فارس کا بادشاہ تھا ۳۶۷ھ مین بختیار سے بغداد چھین لیا موید الدولہ والی رے و اصفہان اسکا مطیع رہا۔ فخرالدولہ کو خراسان کیطرف بھگا دیا۔ اس طرح عضدالدولہ تمام بنی بویہ کا رئیس اعظم بن گیا۔ مگر اسکی وفات پر تفرقہ پڑ گیا
۶	موید الدولہ ابو منصور یوسف بن رکن الدولہ	۳۶۶	۳۷۳	۷ سال	.	اصفہان و رے	عضدالدولہ کے ماتحت علاقہ رے و اصفہان پر حکومت کرتا رہا۔
۷	فخرالدولہ ابوالحسن علی بن رکن الدولہ	۳۷۳	۳۸۷	۱۴ سال	۴۶ سال	رے	موید الدولہ کی وفات پر امیرون نے خراسان سے بلا کر علاقہ رے و اصفہان کا مستقل بادشاہ بنالیا۔ اسکے زمانہ مین عضدالدولہ کے بیٹے صمصام الدولہ اور بہا الدولہ بغداد و فارس مین [illegible]

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت	عمر	دار الحکومت	کیفیت
۸	صمصام الدولہ ابو کالنجار مرزبان بن عضد الدولہ	۳۷۲	۳۸۸	۴ سال (بغداد) و ۹ سال ۸ ماہ (فارس)	۳۵ سال ۵ ماہ	بغداد و شیراز	عضد الدولہ کی وفات پر بغداد کا بادشاہ ہوا مگر ۳۷۶ھ مین شرف الدولہ نے اسے گرفتار کرکے بغداد لے لیا۔ سوا دو برس قید رہا پھر شرف الدولہ کی وفات پر رہا ہو کر فارس پر قبضہ کر لیا اور ۹ سال ۸ ماہ فارس پر حکومت کرنے کے بعد قتل ہوا۔
۹	شرف الدولہ ابو الفوارس بن عضد الدولہ	۳۷۲	۳۷۹	۴ سال (فارس مین) ۲ سال ۸ ماہ (بغداد مین)	۲۸ سال ۵ ماہ	شیراز و بغداد	عضد الدولہ کے زمانہ مین کرمان کا گورنر تھا اُسکی وفات پر فارس پر قبضہ کرلیا اور وہان حکومت کرنے لگا ۳۷۶ھ مین صمصام الدولہ کو شکست دیکر بغداد لیلیا۔ اور اُسے قید کردیا۔ اسکے عہد مین سلطنت بویہی کے دو حصے تھے عراق۔ فارس و کرمان کا شرف الدولہ اور رے و اصفہان کا فخر الدولہ بادشاہ تھا۔
۱۰	بہاء الدولہ ابو نصر بن عضد الدولہ	۳۷۹	۴۰۳	۲۴ سال	۴۲ سال ۹ ماہ	بغداد و اہواز	شرف الدولہ کی وفات پر عراق کا بادشاہ ہوا۔ اسکے زمانہ مین فخر الدولہ رے و اصفہان و ہمدان وغیرہ مین حکمران تھا اور فارس پر صمصام الدولہ صمصام الدولہ ۳۸۸ھ مین مارا گیا تو

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت	عمر	دار الحکومت	کیفیت
۱۱	مجد الدولہ بن فخر الدولہ	۳۸۷	۴۲۰	۳۳ سال	.	رے	۳۸۷ھ مین فخر الدولہ کی وفات پر رے کا بادشاہ ہوا اور ہمدان مین اسکے بھائی شمس الدولہ۔ اور اصفہان مین اسکا ماموں علاء الدولہ کاکویہ ۔ ۴۲۰ھ مین محمود غزنوی نے اسکا ملک چھین لیا۔ اور گرفتار کرکے غزنی لے گیا۔ وہین اس نے وفات پائی۔
۱۲	شمس الدولہ بن فخر الدولہ	۳۸۷	۴۱۲	۲۵ سال	.	ہمدان	فخر الدولہ کے بعد علاقہ ہمدان کا بادشاہ ہوا۔
۱۳	سماء الدولہ بن شمس الدولہ	۴۱۲	۴۱۴	۲ سال	.	ہمدان	شمس الدولہ کے بعد ہمدان کا بادشاہ ہوا ۴۱۴ھ مین علاء الدولہ کاکویہ نے اسکا ملک چھین لیا۔
۱۴	سلطان الدولہ ابو شجاع بن بہاء الدولہ	۴۰۳	۴۱۵	۱۲ سال	۲۲ سال	اہواز و شیراز	بہاء الدولہ کے بعد عراق کا بادشاہ ہوا۔ اسکا بھائی ابو الفوارس کرمان مین خود مختار ہوگیا ۴۱۱ھ مین اسکے بھائی مشرف الدولہ نے عراق پر قبضہ کرلیا اور سلطان الدولہ فارس و اہواز کا بادشاہ رہ گیا اس وقت رے مین مجد الدولہ اور اصفہان و ہمدان مین علاء الدولہ حکمرانی کرتا تھا۔

	بن بہاء الدولہ						عراق بے لیا سلطان الدولہ سے اکثر لڑائی رہی۔ ۵ سال حکومت کر کے مرگیا۔
۱۶	جلال الدولہ بن بہاء الدولہ	۴۱۶	۴۳۵	۱۹ سال	۵۲ سال	بغداد	مشرف الدولہ کے بعد بصرہ کی گورنری سے آکر بغداد پر قابض ہوگیا سلطان الدولہ کے بیٹے ابوکالنجار سے جو فارس واہواز کا بادشاہ تھا اکثر لڑائی رہی۔ ابوالفوارس کرمان پر قابض رہا۔
۱۷	حسام الدولہ ابو کالنجار بن سلطان الدولہ	۴۱۵	۴۴۰	۲۵ سال	۴۰ سال چند ماہ	شیراز واہواز	سلطان الدولہ کی وفات سے فارس واہواز کا بادشاہ تھا۔ ۴۱۹ھ میں ابوالفوارس کی وفات پر کرمان بھی اسی کو مل گیا ۴۳۵ھ میں جلال الدولہ کی وفات کے بعد عراق پر بھی اسکا تسلط ہوگیا۔
۱۸	ملک الرحیم ابونصر خسرو فیروز بن ابو کالنجار	۴۴۰	۴۵۰	۱۰ سال	.	اہواز	ابوکالنجار کی وفات پر عراق کا بادشاہ ہوا اور اسکا بھائی فولادستون فارس پر قابض ہوگیا۔ اور پھر فارس میں طغرل سلجوقی کا خطبہ پڑھ دیا ۴۴۷ھ میں طغرل نے بغداد فتح کر کے ملک الرحیم کو قید کرلیا۔ اور بنی بویہ

کیفیت	دارالحکومت	عمر	مدت سلطنت	سنہ وفات	سنہ جلوس	نام بادشاہ	نمبر
کے تمام ملک پر سلجوقیون کا قبضہ ہوگیا۔ ملک الرحیم ۴۵۰ھ مین فوت ہوا۔							
سلجوقیون کی حمایت مین ۴۴۸ھ تک فارس مین حکومت کرتا رہا۔ ۴۴۸ھ مین اسکے سپہ سالار نے اسے گرفتار کرلیا اور خود بادشاہ ہوا مگر سلجوقیون نے چڑھائی کرکے اس سپہ سالار کو گرفتار کرلیا۔ اور فارس پر قابض ہوگئے۔	شیراز	۰	۸ سال	۴۴۸	۴۴۰	ابو منصور فولادستون بن ابوکالنجار	۱۹
اپنے بہائیون کے واقعات کے بعد الپ ارسلان سلجوقی کے پاس چلاگیا۔ سلطان الپ ارسلان نے نوبندجان اُسے جاگیر مین دیدیا۔ اور وہ ۴۸۷ھ مین مرگیا۔ اسپر حکومت خاندان بنی بویہ کا بالکل ہی خاتمہ ہوگیا۔ عرب مورخین لکھتے ہین کہ علاقہ قرمیین اسے جاگیر مین دیا گیا تھا۔	نوبندجان	۰	۳۹ سال	۴۸۷	۴۴۸	ابو علی کیخسرو بن ابوکالنجار	۲۰

(۶) مویدالدولہ (۷) فخرالدولہ ابوالحسن علی بن رکن الدولہ

فخرالدولہ کی جلاوطنی رکن الدولہ کی وصیت کے موافق تین سال تک عضدالدولہ فارس

مویدالدولہ علاقہ اصفہان پر اور فخرالدولہ علاقہ رے وہمدان وغیرہ پر حکومت کرتے رہے۔ مگر ۳۶۹ھ مین عضدالدولہ نے فخرالدولہ سے ناراض ہوکر اُسے اُسکے ملک سے نکالدیا اور اُس کا ملک بھی مویدالدولہ ہی کے حوالہ کردیا تھا۔ جیساکہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔

مویدالدولہ کی وفات

مویدالدولہ ابومنصور یوسف بن رکن الدولہ عضدالدولہ کی نیابت مین سات برس تک حکومت کیکے ۳۷۳ھ مین داعی اجل کو لبیک کہہ گیا عضدالدولہ کا ۳۷۲ھ مین انتقال ہوچکا تھا۔ بنی بویہ کی سلطنت کا شیرازہ بکھر چکا تھا بویہ خاندان کے شاہزادون نے جدا جدا اپنی حکومتین قایم کرلی تھین بزرگ خاندان کوئی باقی نہین رہا تھا سوائے فخرالدولہ کے جو خاندان مین سب سے کبیرالسن تھا مگر وہ جلاوطنی کی حالت مین بسر کرتا تھا۔

فخرالدولہ کی تخت نشینی

مویدالدولہ کی وفات پر اُسکے وزیر ابوالقاسم اسمعیل نے جو صاحب ابن عباد کے نام سے مشہور رہے اُسکے خاندان اور ارا کین سلطنت کے مشورہ سے فخرالدولہ کو نیشاپور سے بلالیا۔ فخرالدولہ جرجان مین آیا تو لشکر نے اُسکا استقبال کیا اور اُسے بادشاہ بنالیا اور صاحب ابن عباد وزیر الکل فی الکل مقرر ہوا۔

ابوالعباس

اسی سال سامانی بادشاہ نے ابوالعباس تاش کو حکومت خراسان سے معزول کرکے ابن سیمجور کو خراسان کی حکومت عطا کی اور ابوالعباس فخرالدولہ کے پاس جرجان مین چلا آیا۔ فخرالدولہ نے اُسے جرجان۔ دہستان اور استرآباد کا علاقہ دیدیا اور خود رے مین آگیا۔ اور خراسان کے فتح کرنے مین مال وہتیار سے ابوالعباس کو مدد دیتا رہا۔ مگر وہ کامیاب نہوا یہان تک کہ تین سال جرجان مین رہکر ۳۷۷ھ مین فوت ہوگیا۔

معاہدۂ اتحاد

اسی سال صمصام الدولہ نے جو عضدالدولہ کے بعد اپنے باپ کی جگہ بغداد کا امیرالامرا ہوا تھا صلح بھیجکر فخرالدولہ سے اتحاد اور ایک دوسرے کی معاونت کا معاہدہ کرلیا

محمد بن غانم

اسی سال کردون کے ایک سردار محمد بن غانم نے چڑہائی کرکے علاقۂ قم مین لوٹ مار مچادی۔ فخر الدولہ نے اُس کی سرکوبی کو ایک فوج روانہ کی جس نے کئی بار اُسکو شکست دیکر بھگایا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ فخر الدولہ نے ابو النجم بدر کو اسکی شکایت لکھی بدر نے اول سنہ ۳۷۴ھ مین اُسکو سمجھا بجھا کر صلح کرلی اور پھر سنہ ۳۷۵ھ مین اُسپر چڑہائی کردی۔ محمد بن غانم شکست کھا کر مارا گیا۔

ہزار مثقال کا دینار

سنہ ۳۷۶ھ مین صاحب ابن عباد نے جرجان مین ہزار ہزار مثقال کے کئی دینار مسکوک کرائے جن پر ایک طرف سات بیتین عربی تھین اور دوسری طرف سورۂ اخلاص اور لقب فخر الدولہ اور جرجان منقوش تھا۔

اہواز پر چڑہائی

صاحب ابن عباد عراق خصوصاً بغداد کو بہت پسند کرتا تھا اور فخر الدولہ کو اُسپر قبضہ کرلینے کی ترغیب دیا کرتا تھا۔

سنہ ۳۷۹ھ مین فخر الدولہ عراق پر حملہ کرنے کی غرض سے رے سے ہمدان مین آیا یہان بدر بن حسنویہ اور دبیس بن عفیف اسدی اُسکے سلام کو حاضر ہوے۔ قرار پایا کہ صاحب ابن عباد اور بدر سیدھے عراق پر جاوین اور فخر الدولہ اہواز (خوزستان) پر چڑہجاے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ مگر صاحب ابن عباد کی روانگی کے بعد فخر الدولہ کو وہم دیا گیا کہ کہین صاحب ابن عباد عضد الدولہ کی اولاد سے نہ ملجاے۔ لہذا فخر الدولہ نے صاحب ابن عباد کو اپنے پاس ہی بلالیا۔ اور اپنے ساتھ اہواز لے گیا اور اس شہر پر قبضہ کرلیا مگر اہواز کے لشکر سے اچھی طرح پیش نہ آیا۔ یہانتک کہ لشکری خرچ کی طرف سے تنگ ہوکر بددل ہوگئے۔ ساتھ ہی صاحب ابن عباد فخر الدولہ سے اس امر پر ناراض ہوکر کہ اُسکی طرف سے بدگمانی کی گئی تھی مشورہ دینے سے رُک گیا تھا۔ اور کام بغیر اُسکے مشورہ کے چلتا نہ تھا۔ ادہر بہاء الدولہ بن عضد الدولہ کو جو اسوقت بغداد کا امیر الامراء تھا اور اہواز اُسکے علاقہ مین تھا جب فخر الدولہ کے اہواز مین آنے کا حال معلوم ہوا تو اُسنے بغداد سے فوج روانہ کی۔ اہواز کے قریب دونون فوجون کا مقابلہ ہوا۔ اتفاق سے اس اہواز کے دریا مین سخت طغیانی

ہوئی اور پانی فخرالدولہ کی چھاونی مین گھس آیا اُسکے لشکریون نے جانا کہ یہ فوج بغداد کی چالاکی ہے کہ پانی ادھر کاٹ دیا ہے بد دل تو ہو ہی رہے تھے بے لڑے بھاگنے لگے۔

فخرالدولہ نے صاحب ابن عباد سے رائے لی کہ اب کیا کیا جائے۔ کہا مال بخشش کیجئے فوج کی حالت درست کیجئے اسوقت دریغ نہ کیجئے۔ سال بھر مین اس سے دُگنا وصول ہو جائیگا مگر اسنے نہ مانا اور کہا کہ جو لوگ مجرد وہم پر بھاگنے لگے اُن کا سیف و سنان کے سامنے کیا حال ہوگا۔ انکو روپیہ دینا فضول ہے۔ پس بہت سی اہواز کی فوج اُس سے جدا ہو گئی اور وہ رے کو مراجعت کر گیا۔ بہاالدولہ کے آدمیون نے پھر اہواز پر قبضہ کر لیا۔

صاحب ابن عباد کی وفات

۳۸۵ھ مین صاحب ابن عباد رے مین انتقال کر گیا اصفہان مین لا کر دفن کیا گیا۔ یہ وزیر علم و فضل و تدبیر و جودت رائے اور کرم مین یکتائے زمانہ تھا۔ مختلف قسم کے علوم سے واقف تھا۔ فن کتابت مین ماہر اور اُسکے رسائل مشہور و مدوّن ہین۔ اُس نے نفیس کتابین اتنی جمع کی تھین کہ اُسکے سوا کسی کے پاس نہ تھین۔ یہانتک کہ اُنکے اُٹھا لیجانے کے واسطے چارسو اونٹ کی ضرورت ہوتی تھی صاحب ابن عباد کی وفات پر فخرالدولہ نے اسکا مال ضبط اور اُسکے اصحاب کو قید کر لیا۔ قاضی عبدالجبار بن احمد معتزلی نے جسکے ساتھ صاحب ابن عباد نے بڑے بڑے سلوک کئے تھے اور رے کا اُسے قاضی القضاۃ مقرر کیا تھا صاحب ابن عباد کی وفات پر کہا "مین نہین جانتا کہ اُسپر رحم کیا جائے گا مین تو اُسکے حال پر ترحم نہین کرتا کیونکہ وہ ظاہرا بغیر توبہ کے مرا ہے" (کیونکہ مذہب معتزلہ کے اعتقاد کے موافق اگر کوئی شخص کسی سے ڈیڑھ درہم بھی بغیر کسی استحقاق کے لیلے تو ابدالآباد تک جہنم مین رہنے کا مستحق سمجھا جاتا ہے) اس سبب سے لوگ عبدالجبار کو بیوفائی اور نمک حرامی سے منسوب کرتے ہین۔

اسی جرم پر وزیران فخرالدولہ نے عبدالجبار کو گرفتار کر لیا اور اُسکے اموال ضبط کر لئے گئے جو بہت سے تھے۔ اور اسقدر زیادہ تھے کہ کبھی بغیر رشوت کے اس حد کو نہ پہنچ سکتے تھے اسپر مورخین کو اعتراض ہے کہ قاضی صاحب نے خود تو اتنی رشوتین مارین اور

حال معلوم نہین۔ حالانکہ صاحب ابن عباد قاضی کا بہت بڑا محسن تھا (ابن اثیر۔ حبیب السیر)

صاحب ابن عباد نے ۱۸ برس وزارت کی۔ اسکے بعد ابو العباس احمد بن ابراہیم الضبّی الملقب بالکافی اور ابو طاہر ابو علی بن حمویہ اصفہانی دس ہزار دینار نذر کر کے فخر الدولہ کا وزیر ہوے۔

---

۱ شاید قاضی صاحب کو تعصب مذہبی نے ایسا زہر اوگلنے پر برانگیختہ کیا ہو کیونکہ صاحب ابن عباد کو اگرچہ سنی مورخین نے قاضی کا ہم مذہب معتزلی لکھا ہے مگر علماے شیعہ کا اتفاق ہے کہ صاحب مذہب امامیہ اثنا عشریہ تھا۔ اور اس امر کو اُسکی تصنیفات سے ثابت کیا ہے۔ واقعات سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ شیعون کے جلیل القدر عالم شیخ صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا صاحب ابن عباد ہی کے نام پر لکھکر نظر گذرانی تھی۔ اور اسمین صاحب کی بہت کچھ تعریف لکھی ہے۔ بالجملہ صاحب ابن عباد کے فضل وکمال مین کسی کو انکار نہین۔ نحو۔ لغت اور شعر مین اُستاد کامل اور انشا مین بے نظیر تھا وزیر ابن عمید اور ابو الحسین احمد بن فارس صاحب مجمل (اللغات) کا شاگرد رشید تھا ابن خلکان لکھتا ہے کہ صاحب ابن عباد اپنے فضائل ومکارم اور سخاوت مین نادرۃ الزمان اور اعجوبۂ عصر تھا ابن عباد پہلا شخص ہے جو صاحب کے لقب سے ممتاز ہوا یہان تک کہ اُسکا نام ہی صاحب پڑ گیا۔ فخر الدولہ اسکی نہایت تعظیم وتکریم کرتا تھا اور مختار کل بنا رکھا تھا۔ اسکی تصانیف مین سے محیط اللغۃ ۷ جلدون مین لغۃ مین۔ کتاب الکافی رسائل مین۔ کتاب الاعیاد اور فضائل نوروز اور کتاب الامامۃ زیادہ مشہور ہین۔ نوح بن منصور سامانی نے پوشیدہ طور پر اسے لکھا تھا کہ میری وزارت قبول کیجیے مگر اپنے لطائف الحیل سے ٹال دیا۔ سنہ ۳۲۶ھ مین اصطخر یا طالقان مین پیدا ہوا تھا۔ ۲۴ صفر ۳۸۵ھ کو انتقال کیا۔ جس روز اسکا انتقال ہوا ہے شہر رے کے بازار بند ہو گئے سب لوگ اُسکے محل کے دروازہ پر آکر جمع ہو گئے اول فخر الدولہ آیا پھر تمام امیر اور سرداران لشکر حاضر ہوے جنازہ دروازہ سے نکلا تو سب نے ایکساتھ ہی دفعہ ایک چیخ ماری اور زمین کو چوم لیا۔ فخر الدولہ آدمیون کو لیکر جنازہ کے آگے آگے چلا اور کئی دن تک اُسکے سوگ مین بیٹھا۔ اسکا باپ عباد بن عباس جو رکن الدولہ کا وزیر تھا ۳۳۴ھ مین مرا تھا۔ صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہین کہ صاحب ابن عباد فضل وہنر وکفایت وکیاست مین وحید عصر اور یکتاے زمانہ تھا اور اصابت راے وتدبیر مین کوئی اُسکا شبیہ ونظیر نہ تھا۔ ثعالبی نے اُسکی نسبت لکھا ہے کہ وہ صدر الشرف تاریخ المجد۔ عزت زمانہ۔ اور چشمۂ عدل واحسان تھا۔ اگر اُس کی اُن تمام لفظون سے تعریف کی جاے جنسے مخلوق کی تعریف ہو سکتی ہے تو کوئی حرج نہین ہے۔ وہ سادات علویہ۔ عالمون۔ ادیبون اور شاعرون کی بڑی قدر اور اُن کے ساتھ بہت سلوک کرتا تھا۔ اور اُس کے دربار مین ان لوگون کا مجمع رہتا تھا۔ صاحب امل الآمل لکھتے ہین کہ صاحب ابن عباد طالقانی عالم فاضل ماہر شاعر ادیب محقق متکلم عظیم الشان جلیل

[illegible]

فخرالدولہ کی وفات شعبان ۳۸۷ھ مین فخرالدولہ نے قلعہ طبرک مین جورے کے قریب ہی بعارضہ درد شکم وفات پائی۔ اسوقت خزانہ کی کنجیان رَے مین اُسکے بیٹے مجدالدولہ کی والدہ کے پاس تھین۔ اُسکے لئے کفن طلب کیا گیا مگر نہ مل سکا کیونکہ دیلمیون نے ایسا اودہم مچادیا تھا کہ شہر مین داخل ہونا ناممکن تھا۔ ناچار بازار سے معمولی کفن خریدکر کفنایا گیا حالانکہ خزانہ مین نقد و جنس بیحساب تھا اور تین ہزار زر و ار عمدہ اور نفیس کپڑون کے تھان موجود تھے۔ دیلمیون کی شورشر نے وہ زور پکڑا کہ کئی دن تک دفن بہی نہو سکا یہانتک کہ لاش سڑ گئی تو دفن ہوی۔

فخرالدولہ کی وفات کے بعد امیرون نے اُسکے بیٹے مجدالدولہ رستم کو جسکی عمر چار سال کی تھی اُسکی جگہ بادشاہ بنادیا اور اُسکے بھائی شمس الدولہ کو ہمدان اور قرمیسین (کرمانشاہان) کا علاقہ حدود عراق تک دیدیا گیا۔ مگر دونون کی حکومت کا انتظام مجدالدولہ کی والدہ کے ہاتھ مین رہا۔ اُسیکی رائے سے احکام صادر ہوتے تھے اور اُسیکی ماتحتی مین فخرالدولہ کے وزیر ابوطاہر اور ابوالعباس ا ضبّی کار وزارت سرانجام دیتے تھے۔

(۸) صمصام الدولہ بن عضدالدولہ

عضدالدولہ کے بیٹون مین مخالفت جب عضدالدولہ کا انتقال ہو گیا تو امیرون اور سرداران لشکر نے ابو کالیجار مرزبان کو صمصام الدولہ کے لقب سے اُسکی جگہ بغداد مین بادشاہ بنایا۔ صمصام الدولہ نے اپنے ایک بھائی ابوالحسین احمد اور دوسرے بھائی ابوطاہر فیروزشاہ کو خلعت عطا کیا اور علاقہ فارس مین جاگیرین دیکر روانہ کردیا۔ مگر تیسرے بھائی شرف الدولہ ابوالفوارس شیرزیل نے جو اپنے باپ کے وقت سے کرمان کا گورنر تھا باپ کی خبر وفات سنتے ہی فارس پر قبضہ کرلیا اور اپنے باپ کے وزیر نصر بن ہارون کو جسکے رویہ سے وہ ناراض تھا قتل کرادیا۔ اور شریف ابوالحسن محمد بن عمر علوی اور شریف رضی کے والد نقیب ابواحمد اور قاضی ابومحمد بن معروف اور ابونصر خواشادہ کو کہ انکو عضدالدولہ نے فارس مین قید کردیا تھا رہا کردیا اور فارس مین

ابوالحسین احمد اور ابوطاہر فیروز کو جنہیں صمصام الدولہ نے فارس میں جاگیریں دیکر روانہ کیا تھا جب معلوم ہوا کہ شرف الدولہ نے شیراز پر قبضہ کرلیا ہے تو اہواز کیطرف اُلٹے پھر آے اور شرف الدولہ نے بصرہ فتح کرکے اپنے بھائی ابوالحسین احمد کو بصرہ کا والی مقرر کیا۔ صمصام الدولہ نے اپنے باپ کے حاجب ابوالحسن بن تتش کی ماتحتی میں فوج بھیجی۔ شرف الدولہ کی فوج نے ابوالاغر دبیس بن عفیف اسدی کے ماتحت مقام قرقوب کے باہر مقابلہ کیا۔ صمصام الدولہ کی فوج بھاگی ابن تتش حاجب پکڑا گیا اور اسوقت ابوالحسین احمد بن عضد الدولہ اہواز اور رامہرمز پر مستولی ہوگیا اور اپنے بھائی ابوطاہر کو بصرہ کی حکومت دیکر اہواز میں مستقل طور پر حکومت کرنے لگا۔ اور تھوڑے ہی دنوں بعد ۳۷۷ھ میں ابوالحسین احمد نے اہواز میں اور ابوطاہر فیروز نے بصرہ میں فخر الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھدیا اور اسکے نام کا سکہ جاری کردیا

ابوشجاع یا ابوعبداللہ الحسین باد بن دوستک کُردی

علاقہ موصل میں قبیلہ کُرد کا ایک گڈریا باد نامی بڑا کریم و جواد تھا اپنے ریوڑ کے جانور کاٹ کاٹکر لوگوں کو کھلایا کرتا تھا اس سبب سے وہ جواد کے نام سے مشہور ہوگیا تھا اُسکی سخاوت کی وجہ سے لوگ اُسکے پاس جمع ہوگئے اور وہ رہزنی کرنیلگا۔ جو کچھ حاصل ہوتا لوگوں میں بانٹ دیتا یہانتک کہ اُسکی جمعیت بہت بڑھگئی۔ اور اُسنے ارخیش پر قبضہ کرلیا۔ عضد الدولہ کی وفات کے بعد علاقہ دیار بکر میں آمد۔ میافارقین اور نصیبین پر مسلط ہوگیا۔ صمصام الدولہ حاجب ابوالقاسم سعد بن محمد کی ماتحتی میں لشکر روانہ کیا دریاے خابور الحسینیہ پر بمقام باجلایا حاجب شکست کھائی اور بہت سے دیلمی مارے گئے۔ حاجب سعد موصل میں آیا اور باد نے اُسکا تعاقب کیا موصل کے لوگوں نے چونکہ دیلمیوں نے اُنکے ساتھ بدسلوکی کی تھی حاجب کو موصل سے نکالدیا اور ۳۷۳ھ میں باد موصل میں داخل ہوگیا۔ اب اُسکی قوت بڑھگئی۔ اور بغداد کو لینے اور وہاں سے دیلمیونکو نکالدینے کا ارادہ کرلیا۔ صمصام الدولہ کو اندیشہ ہوا اور یہ معاملہ نہایت سخت و دشوار معلوم ہوا۔ اپنے وزیر ابن سعدان سے راے لیکر ایک بڑے سپہ سالار زیار بن شہراکویہ کے ماتحت لشکر روانہ کیا اور اُسکی کمک کے سامان میں بہت مبالغہ کیا۔

[illegible] اسکے بعد زیاد نے حاجب سعد کو باد کی

تلاش مین روانہ کیا چنانچہ وہ خبر برہ ابن عمر کیطرف گیا اور ایک فوج کو نصیبین کیطرف روانہ

کیا مگر فوج نے اپنے افسرون کا کہا نمانا اور آگے نہ بڑھی ادہر باد نے دیار بکر مین بہت سی فوج کو

جمع کر لیا تھا۔ پس ابن سعدان وزیر نے ابوالمعالی حمدان صاحب حلب کو لکھا کہ دیار بکر

پر تم قبضہ کر لو۔ ابوالمعالی نے اپنا لشکر دیار بکر کیطرف روانہ کر دیا۔ مگر ابوالمعالی کی فوج باد

سے مقابلہ کی تاب نلاسکی ناچار کئی دن تک میافارقین کا محاصرہ کرکے حلب کو واپس

چلیگئی۔ حاجب سعد کو یہ حال معلوم ہوا تو اسنے ایک آدمی کو بھیجا کہ چپکے سے جاکر باد کو

قتل کر ڈالے۔ وہ شخص باد کے خیمہ مین گھس گیا اور اندھیرے مین سر سمجھکر پنڈلی پر

تلوار مار کر بھاگ گیا اور اسیطرح باد قتل ہونے سے بچگیا۔ اسکے بعد باد نے سعد حاجب کے

پاس موصل مین زیار سپہ سالار کے پاس پیغام صلح بھیجا۔ پس اس شرط پر صلح ہوگئی

کہ دیار بکر اور نصف طور عبدین باد کے پاس چھوڑا رہے۔ اسوقت سے دیار بکر باد کا ہوگیا اور

سعد حاجب موصل مین رہا۔

عمان شرف الدولہ نے جب فارس پر قبضہ کیا تہا تو عمان مین بہی اُسیکے نام کا خطبہ

پڑھا گیا تھا۔ اور اُستاد ہرمز وہان کا گورنر مقرر ہوا تھا۔ اُستاد ہرمز نے سنہ ۳۷۵ھ مین

شرف الدولہ سے منحرف ہو کر صمصام الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھدیا۔ شرف الدولہ نے فوج روانہ

کی جسنے استاد ہرمز کو شکست دیکر گرفتار کر لیا۔ اور کسی قلعہ مین محبوس کر دیا۔ اور عمان

مین پھر شرف الدولہ ہی کی حکومت ہوگئی۔

اسفار کی سرکشی اسفار بن کردویہ اکابر قواد دیلم سے تھا۔ وہ صمصام الدولہ سے متنفر ہو کر

شرف الدولہ سے جبکہ وہ فارس مین تھا ملگیا۔ اور بہت سی فوج کو صمصام الدولہ سے توڑ کر

شرف الدولہ کی طرف کر لیا۔ اور تجویز کیا کہ جبتک شرف الدولہ فارس سے بغداد مین آئے

اُسکے بھائی ابو نصر بہاء الدولہ کو بغداد مین اُسکا نائب بنا لین۔ چونکہ صمصام الدولہ اُن

دنون بیمار تھا اُسکی یہ ترکیب چلگئی۔ اسفار نے صمصام الدولہ کے پاس جانا چھوڑ دیا

صمصام الدولہ نے [illegible]

ساتھ سوار ہون اور صلح کرادین - طالع نے انکار کردیا - پس صمصام الدولہ نے - فولاد زماندار کو

جو اسفار کے رفیقون سے تھا اپنے سے ملا لیا - چنانچہ وہ اُس سے جدا ہو گیا - اور اسفار سے لڑکر

اُسکو بھگا دیا اور ابو نصر بہاء الدولہ کو گرفتار کرکے صمصام الدولہ کے پاس بھیجدیا - اور لکھ بھیجا

کہ اسکا کوئی قصور نہین ہے - صمصام الدولہ نے بہاء الدولہ کو جسکی عمر اُسوقت پندرہ سال کی تھی

قید کر دیا - اور ابن سعدان وزیر جسکی نسبت کہا گیا تھا کہ باغیون سے ملا ہوا تھا قتل کر دیا گیا -

اسفار اس شکست کے بعد ابو الحسین احمد کے پاس اہواز مین آکر ملازم ہو گیا اور باقی لشکر

شرف الدولہ کے پاس فارس چلا گیا - یہ ۳۷۵ھ کا واقعہ ہے -

قرامطہ انہین زمانہ مین قرمطی بڑے زورون پر تھے - عضد الدولہ اور بختیار دونون نے

اس گروہ کی بڑی بڑی جاگیرین دیکر ٹالا تھا - اسوقت اُنکا نائب ابو بکر بن شاہویہ بغداد مین رہتا تھا

اور مثل وزیر کے تحکم رکھتا تھا - صمصام الدولہ نے اسے گرفتار کر لیا تھا - اسپر ۳۷۵ھ مین

قرمطیون کے چھ مشہور سردارون مین سے دو یعنی اسحاق اور جعفر بحرینی نے کوفہ

مین آکر شرف الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا - صمصام الدولہ نے جامعین کی مقام جامعین

پر سخت لڑائی ہوئی قرمطی شکست کھا کر بھاگے - بہت سے قتل و اسیر ہوئے اُنکا سردار

لشکر بھی مارا گیا - اسوقت سے قرمطیون کی دھاک جاتی رہی -

صمصام الدولہ کا گرفتار ہونا ۳۷۶ھ مین شرف الدولہ اہواز کی طرف

روانہ ہوا اور ابو الحسین احمد کو لکھا کہ تم کسی طرح کی فکر نہ کرنا میرا مقصد عراق جاکر اپنے

بھائی بہاء الدولہ کو قید سے چھڑانا ہے - احمد نے اعتبار نہ کیا اور اُسکے روکنے کا قصد کیا

مگر جب شرف الدولہ کے ارجان اور پھر رامہرمز مین پہنچنے کی خبر پہنچی تو اُسکی فوج شرف الدولہ

سے جا ملی اور احمد اپنے چچا فخر الدولہ کے پاس رے کیطرف بھاگا مگر راستہ مین اصفہان مین

ٹھہر گیا اور وہین اقامت اختیار کی - شرف الدولہ نے اہواز پر قبضہ کر لیا - پھر فوج بھیجکر بصرہ

فتح کر لیا اور وہان کے حاکم ابو طاہر فیروز کو قلعہ دردین جو شیراز کے پاس ہے قید کر دیا -

فتح بصرہ کی خبر صمصام الدولہ کو پہنچی تو اسنے شرف الدولہ ...

بھی کیا جایا کرے صمصام الدولہ عراق مین شرف الدولہ کا نائب سمجھا جائے اور بہاء الدولہ کو رہا
کر کے شرف الدولہ کے پاس بھیجدیا جائے۔ اسطرح معاملہ درست ہو گیا اور بغداد مین
شرف الدولہ کے نام کا خطبہ بھی پڑھدیا گیا۔ اور طائع خلیفہ کیطرف سے خلعت و القاب بھی
شرف الدولہ کے پاس آگیا۔ مگر ابتک شرف الدولہ نے صمصام الدولہ سے صلح کی قسم نہین کھائی
تھی کہ اتنی مین اُسکے پاس اہل واسط کے قاصد آئے اور واسط پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی
ساتھ ہی سرداران لشکر عراق نے لکھا کہ ہم آپکے تابع فرمان ہین۔ ادہر شرف الدولہ کے
ساتھ شریف ابو الحسن محمد بن عمر تھا جو اُسے عراق فتح کرنے کی ترغیب دیا کرتا تھا اُسکے
اثر کیا اور صلح کو فسخ کر کے سنہ ۳۷۶ھ مین اہواز سے روانہ ہو کر واسط پر قبضہ کر لیا صمصام الدولہ
اپنے خواص کے ساتھ بغداد سے شرف الدولہ کے پاس چلا آیا۔ شرف الدولہ نے اُسے قید کر لیا
اور ساتھ لئے ہوے مقام شفیعی مین جو بغداد کے پاس ہے اُترا۔ پھر بغداد پر قبضہ کیا۔
مشیرون نے صلاح دی کہ صمصام الدولہ کو قتل کر دیا جائے۔ مگر اُسنے منظور نہ کیا اور فارس
بھیجکر قلعہ وردین قید کر دیا۔ اور سنہ ۳۷۹ھ مین اپنے مرض موت مین اُسکو اندھا کرا دیا صمصام
الدولہ ایک مہینہ کم چار سال بغداد کا امیر الامراء رہا۔

ابو الحسین احمد والی اہواز کا انجام احمد نے اصفہان مین ٹہر کر فخر الدولہ سے مدد
مانگی فخر الدولہ نے کچھ مال روانہ کر دیا اور امداد کا اقرار کیا جب اسپر ایک عرصہ گزر گیا اور مدد
نہ آئی تو اصفہان پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا جو فخر الدولہ کی سلطنت مین تھا اور اپنے بھائی شرف
الدولہ کی اطاعت کا دم بھرنے لگا۔ اسپر اصفہان کی فوج نے اُسکو پکڑ کر فخر الدولہ کے پاس
رے بھیجدیا اُسنے اُسے قید کر دیا اور وہ قید ہی مین رہا۔ یہانتک کہ جب سنہ ۳۸۷ھ مین فخر الدولہ
مرض موت مین مبتلا ہوا اور قریب ہلاکت پہنچا تو فتنہ کے اندیشہ سے اُسے قتل کرا دیا۔
شرف الدولہ کا پورا حال تو جدا فصل مین لکھا جائیگا یہان اتنا جاننا ضرور ہے کہ صمصام الدولہ
کو قید کرنے کے بعد وہ دو سال ۸ ماہ عراق و فارس کا بادشاہ رہا پھر سنہ ۳۷۹ھ مین فوت ہو گیا
اور اُسکا بھائی ابو نصر بہاء الدولہ اُسکی جگہ بادشاہ ہوا۔

...ہر ... کیطرف روانہ کردیا تھا- وہ بصرہ تک پہنچا تھا
کہ باپ کے مرنے کی خبر پہنچی بزودی تمام ارجان کیطرف روانہ ہوگیا- یہان کی فوج بہی اسکے
ساتھ ہوگئی- اتنے مین شیراز کے متولی علاء بن حسن نے اسے لکھا کہ قلعہ ورد کے موکلون
نے صمصام الدولہ اور ابوطاہر فیروز کو رہا کردیا ہے- فولاد اور بہت سے دیلمی انکے ساتھ ہین اور
یہ سب شیراز کی طرف روانہ ہوئے ہین- اپ بہت جلد شیراز کی طرف تشریف لائے کہ شہر اپکے
حوالہ کردیا جاے یہ خبر پاکر ابوعلی شیراز کی طرف روانہ ہوا- مگر اُسکی فوج کے دیلمیون اور
ترکون مین جھگڑا ہوگیا ابوعلی گھر سے نکلکر ترکون مین چلا ایا- دیلمیون نے چاہا کہ اُسے پکڑ کر
صمصام الدولہ کے حوالہ کردین- پس ترکون نے دیلمیون پر حملہ کیا کئی دن تک لڑائی رہی-
اسکے بعد وہ ترکون کے ساتھ فسا مین آیا- ترکون نے شہر کو لوٹلیا اور دیلمیون کو قتل کیا
اسکے بعد ابوعلی نے ارجان کیطرف مراجعت کی اور ترکون کو شیراز کی طرف روانہ کیا ترکون
نے شیراز پہنچکر صمصام الدولہ اور دیلمیون سے جنگ کی شہر کو لوٹلیا اور ابوعلی کے پاس-
ارجان مین واپس آگئے- کچھ عرصہ کے بعد ابوعلی کے چچا بہاء الدولہ نے ایک قاصد بغداد
سے بڑے وعدون اور اطمینان ولانیوالی تحریر کے ساتھ اُسکے پاس روانہ کیا اور ساتھ ہی
ایک دوسرا قاصد ترکون کے پاس اپنے سے ملالینے کیواسطے دلجوئی اور استمالت کی تحریر کے
ساتھ بھیجا- ترک بہاء الدولہ سے ملگئے اور ابوعلی کو سمجھا کر بہاء الدولہ کے پاس لے ائے سنہ ۳۸۰ھ
مین بمقام واسط ابوعلی اور بہاء الدولہ کی ملاقات ہوئی- پہلے تو بہاء الدولہ اُس سے
بڑی خاطر و مدارات سے پیش آیا- پھر کئی دن بعد اُسے قتل کرادیا- اور فارس پر
چڑھائی کرنے کے ارادہ سے اہواز کی روانگی کا سامان کرنیلگا- روانگی سے پہلے
ابو منصور بن صالحان کو معزول کر کے ابن نصر سابور بن اردشیر کو وزیر بنایا
مگر اُسکی سلطنت کا قدیر اصلی ابوالحسین بن معلم تھا جسکا ذکر آگے آے گا-

صمصام الدولہ پر بہاء الدولہ کی چڑھائی

سنہ ۳۸۰ھ مین بہاء الدولہ بغداد
مین ابونصر خواسادہ کو اپنا نائب چھوڑ کر صمصام الدولہ سے لڑائی کے ارادہ سے خوزستان

(اہواز) کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ مین ابو طاہر فیروز کے مرنے کی خبر پہنچی رسوم ماتم ادا کر کے
ارجان مین آیا۔ اور اُس پر قبضہ کر لیا۔ یہان سے دس لاکھ دینار اسّی لاکھ درہم
اور بیشمار جواہر اور کپڑے اُوسکے ہاتھ آئے فوج نے اس مال کو دیکھکر اُودہم مچا دیا۔
پس وہ سب فوج مین تقسیم کر دیا گیا۔ صرف تھوڑا باقی رہ گیا۔ اِسکے بعد ابو العلاء
ابن فضل کو مقدمۃ الجیش بنا کر توبندجان کی طرف روانہ کیا جہان صمصام الدولہ
کی فوجین بڑی ہوئی تہین اُسنے ان فوجونکو بھگا کر اپنی فوج فارس کی طرف روانہ کی
صمصام الدولہ نے ایک فوج بسر کردگی فولاد زماندار مقابلہ مین بھیجی۔ فولاد نے ابو العلاء
کو شکست دی اور وہ بھاگ کر ارجان واپس آیا۔ یہ خبر سنکر صمصام الدولہ شیراز سے فولاد
کے پاس آیا۔ اور طرفین مین صلح کے پیام جاری ہو گئے۔ آخر قرار پایا کہ بلاد فارس
وارجان صمصام الدولہ کے پاس رہے اور خورستان عراق بہاء الدولہ کے پاس
اور ایک کی جاگیر دوسرے کے علاقہ مین بلا مزاحمت رہی اسپر طرفین نے حلف
اُٹھالیا۔ اور بہاء الدولہ اہواز مین واپس چلا آیا۔
فولاد زماندار صمصام الدولہ پر تحکم جتانے لگا تھا اس سبب سے ۳۸۱ھ مین صمصام الدولہ
نے اُسے گرفتار کرنا چاہا مگر وہ رے کیطرف بھاگ گیا۔

خلف بن احمد کا کرمان پر قبضہ عمرو لیث کا نواسہ خلف بن احمد مدت سے کرمان پر دانت
رکھتا تھا۔ عضد الدولہ سے تو کچھ بس نہ چلا اُس سے صلح کر لی تھی اور اُسکے زمانہ سے
صلح چلی آتی تھی مگر اُسکے وفات کے بعد جب بنی بویہ مین اضطراب اور صمصام الدولہ اور
بہاء الدولہ مین اختلاف پیدا ہوا تو خلف نے موقع پا کر عہد شکنی کی اور اپنے بیٹے عمرو کو
کرمان پر روانہ کر دیا۔ یہان شرف الدولہ کے وقت سے تمرتاش گورنری کر رہا تھا۔ عمرو ایسا
چوری سے روانہ ہوا کہ جب بالکل قریب آگیا تو تمرتاش کو خبر ہوئی۔ اور وہ جسقدر مال
ومنال ممکن ہوا لیکر دار السلطنت کو چھوڑ کر بردسیر مین چلا آیا۔ عمرو نے آتے ہی کرمان
پر قبضہ کر لیا۔ صمصام الدولہ کو خبر ہوئی تو اُسنے ابو جعفر سپہ سالار کے ماتحت فوج روانہ کی

پس ابو جعفر نے تمرتاش کو گرفتار کرکے شیراز بھیجدیا اور ساری فوج لیکر عمرو بن خلف پر چڑھ گیا۔ دارزین پر لڑائی ہوئی ابو جعفر اور دیلمی شکست کھاکر جیرفت مین آئے اب صمصام الدولہ نے عباس بن احمد کی ماتحتی مین پہلے سے زیادہ فوج روانہ کی محرم ۳۸۳ھ مین سیرجان۔ کے قریب مقابلہ ہوا۔ عمرو بن خلف شکست فاحش کھاکر اپنے باپ کے پاس سجستان مین آیا۔ خلف نے ناراض ہوکر اُسے قتل کرا دیا۔

اس کے بعد صمصام الدولہ نے عباس کو کرمان سے معزول کرکے اُستاد ہرمز کو مقرر کیا خلف بن احمد کو اُسکے آنے کی خبر سنکر خوف ہوا اور اپنی حرکت پر بہت عذر معذرت کرکے تجدید صلح کی درخواست کی اور صلح ہو گئی۔

خلف کی عہد شکنی ۳۸۴ھ مین خلف نے قاضی ابو یوسف کو جسے خاص و عام مین درجۂ قبول حاصل تھا اُستاد ہرمز کے پاس بھیجا اور ایک آدمی اُسکے ساتھ کر دیا کہ جب وہ اُستاد ہرمز سے ملاقات کر چکے تو چپکے سے قاضی کو زہر دیدے۔ اور فوراً واپس آکے مشہور کر دی کہ اُستاد ہرمز نے زہر دیکر قاضی کو مار ڈالا ہے۔ پس قاضی ابو یوسف کرمان مین آیا اُستاد ہرمز نے اُسکے دعوت کی کہانا کہاکر جب گھر واپس آیا تو اُس شخص نے جو اُسکے ساتھ تھا اُسے زہر پلا دیا اور قاضی اُس سے ہلاک ہو گیا تو فوراً دوڑا ہوا خلف کے پاس آیا۔ خلف نے لوگون کو اس شخص کے پاس جمع کیا اور کہا کہ سنو یہ کیا کہتا ہے۔ پس اُس شخص نے بیان کیا کہ اُستاد ہرمز نے قاضی کو زہر سے ہلاک کر دیا ہے۔ خلف رونے لگا اور بہت جزع و فزع ظاہر کی۔ اور لوگون کو کرمان پر چڑھائی کرنے کی ندا کی کہ ابو یوسف کا بدلہ لین۔ لوگ جمع ہوئے اور خلف نے انکو اپنے بیٹے طاہر کے ساتھ روانہ کیا۔ اس فوج نے نرماسیر پہنچکر دیلمیون کی فوج کو بھگا دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ دیلمی جیرفت مین آگئے اور جمع ہوکر بردسیر کی حفاظت کا انتظام کیا کیونکہ وہ اصل بلاد کرمان ہے طاہر نے آکر اُسکا بھی محاصرہ کر لیا۔ تین ماہ تک محاصرہ رکھا لوگ تنگ آگئے۔ اور اُستاد ہرمز کو لکھا کہ اگر ہماری خبر نہ لو گے تو شہر کو غنیم کے حوالہ کر دینگے۔ یہ خبر پاکر اُستاد ہرمز سوار ہوا اور تنگ

اسکے ساتھی کافور ہوئے ایسا بھاگے کہ سجستان میں آکر دم لیا۔ اور کرمان پھر دیلمیونکے قبضہ میں آگیا

بختیار کے بیٹوں کا خروج

بختیار کے ۶ بیٹے تھے انکو عضد الدولہ نے فارس کے ایک قلعہ میں قید کر دیا تھا۔ شرف الدولہ بادشاہ ہوا تو اسنے انکو رہا کر کے انکے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔ انکو شیراز میں رکھا تھا اور وہیں انکو جاگیریں دیدی تھیں۔

شرف الدولہ کی وفات کے بعد وہ پھر فارس کے ایک قلعہ میں قید کر دئے گئے تھے سنہ ۳۸۳ھ میں محافظ قلعہ اور اسکے ساتھ کے دیلمیوں کو اپنے سے ملا کر وہ قید سے نکل آئے نواح کے بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہوگئے اور قلعہ کے نیچے آکر اکٹھے ہوگئے۔ صمصام الدولہ کو معلوم ہوا تو ابو علی بن استاد ہرمز کو فوج دیکر روانہ کیا۔ جب وہ پہنچا تو لوگ متفرق ہوگئے اور بختیار کے بیٹے اور انکے ساتھ کے دیلمی قلعہ کا دروازہ بند کر کے ہو بیٹھے۔

ابو علی نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور دیلمیوں کے ایک سردار کو لالچ کا پیغام بھیجکر اپنے سے ملا لیا۔ اسنے چپکے سے ابو علی کی فوج کو قلعہ میں بلا لیا اور اسنے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ بختیار کے بیٹے گرفتار ہوئے۔ صمصام الدولہ نے انمیں سے دو کو قتل اور باقیوں کو قید کر دیا۔

صمصام الدولہ کا خوزستان پر قبضہ

سنہ ۳۸۳ھ میں بہاء الدولہ نے عہد شکنی کر کے ابو العلاء عبد اللہ بن فضل کو اہواز کیطرف روانہ کر دیا اور سمجھا دیا کہ تیرے پاس متفرق طور پر فوج روانہ کیجائیگی۔ جب جمعیت کثیر تیرے پاس جمع ہو جائے تو اسطرح یکایک بلاد فارس پر چڑھ جائیو کہ صمصام الدولہ کو خبر نہو جبتک تو اسکے ملک میں جا نہ پہنچے۔

ابو العلاء اہواز میں آیا مگر بہاء الدولہ نے اسکی امداد رسانی کا کوئی انتظام نہ کیا اور بہاء الدولہ کی اس ترکیب کا راز فاش ہوگیا پس صمصام الدولہ نے پیشقدمی کر کے اپنا لشکر تیار کر کے خوزستان کی طرف روانہ کر دیا ابو العلاء نے بہاء الدولہ کو خبر کی اور اس سے فوجی مدد مانگی۔ بہاء الدولہ نے بہت سی فوج روانہ کر دی۔ مقابلہ ہوا۔ ابو العلاء نے شکست کھائی اسکے ہمراہی بھاگے اور وہ گرفتار کر کے صمصام الدولہ کے پاس لایا گیا اسے رنگین کپڑے پہنا کر تشہیر کیا گیا۔ پھر والدہ صمصام الدولہ کی سفارش سے اسکی

اور صمصام الدولہ کا خوزستان پر قبضہ ہو گیا۔

بہاء الدولہ کا خوزستان (اہواز) کو چھڑا لینا

۳۸۰ھ میں بہاء الدولہ نے ساتھ سو آدمی کی فوج طغان ترکی کے ماتحت اہواز پر روانہ کیا جب یہ فوج مقام سوس پر پہنچی صمصام الدولہ کے آدمی وہان سے بھاگ گئے اور طغان نے سوس پر قبضہ کر لیا۔ اور اسکے آدمی تمام خوزستان مین پھیل گئے۔ اس فوج مین ترکون کی تعداد زیادہ تھی لہذا انکی بات دیلمیون پر ورہر ہونے لگی۔ اسوقت صمصام الدولہ نے اہواز کا رخ کیا اُسکے ساتھ دیلمی فوج تھی اور بنی تمیم اور بنی اسد بھی اُسکے ساتھ تھے۔ اپنے تستر (شوسر) مین پہنچکر راتون رات کوچ کر دیا کہ بہاء الدولہ کی فوج پر اچانک جا پڑے مگر راستہ بھول گئے اور صبح ہوتے معلوم ہوا کہ وہ اُن سے بہت فاصلہ پر رہ گئے۔ ترکون کے طلایہ نے اُنکو دیکھ لیا اور ترکون کو خبر پہنچا دی۔ وہ ہوشیار ہو کر اکٹھے ہو گئے اور طغان نے انکو گھات مین بٹھا دیا۔ جب صمصام الدولہ کی فوج ترکون کے قریب پہنچی اور لڑائی ہونے لگی گھات مین بیٹھی ہوئی فوج دیلمیون پر ٹوٹ پڑی۔ اور صمصام الدولہ شکست کھا کر اپنی ہمراہی دیلمیون کے ساتھ بھاگا۔ حالانکہ وہ کئی ہزار تھے۔ انمین سے دو ہزار سے زیادہ دیلمیون نے بہاء الدولہ کی فوج مین آکر پناہ لی۔ ترکون نے دیلمیون کا بہت سا مال لوٹ لیا۔ طغان سے امن طلب دیلمیون کے واسطے خیمے نصب کرا دئے۔ پس جب وہ خیمون مین اُترے تو ترکون نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور کہا کہ انکی تعداد ہم سے زیادہ ہے اور اندیشہ ہے کہ وہ ہم سے بدلہ لین۔ اور فیصلہ اس امر پر قرار پایا کہ اُنکو قتل کر دیا جائے۔ پس دیلمیون کی بیخبری مین انکے خیمے اُن پر گرا دئے گئے اور ترکون نے اچانک اُنپر حملہ کر کے سبکو قتل کر دیا اسوقت بہاء الدولہ واسط مین تھا اور مہذب الدولہ والی بطیحہ سے روپیہ قرض لیا تھا جب اُسے یہ خبر پہنچی تو اہواز مین آیا جسے طغان اور اسکے ہمراہی ترکون نے فتح کر لیا تھا صمصام الدولہ شکست کھانے کے بعد بحال پریشان شیراز واپس آکر بہاء الدولہ سے خوزستان چھڑانے کی تیاریان کرنے لگا۔

جہاں جہاں ترکون کو قتل کرتے جاتے تھے پس بہت سے ترک قتل ہوئے اور
بہت سی بھاگ کر مارے مارے پھرتے تھے اول کرمان میں آئے پھر وہاں سے سندھ کی طرف
چلے گئے اور وہاں کے بادشاہ سے سندھ میں داخل ہونے کی اجازت لی۔ اُسنے
اجازت دیدی اور پھر انکو اپنی فوج سے گھیر کر قتل کرادیا۔ صرف تھوڑے سے زخمی جو
مقتولوں میں دبگئے تھے رات کو نکلکر بھاگ گئے۔

صمصام الدولہ کی اہواز پر چڑھائی

اسی سال صمصام الدولہ نے اپنی دیلمی فوج علاء بن
حسن کی ماتحتی میں اہواز پر روانہ کی۔ اتفاق یہ ہوا کہ بہاء الدولہ کا نائب جو اہواز میں
رہتا تھا مر گیا اور اسکے ساتھ والے ترکون نے بغداد چلے جانے کا قصد کیا۔ بہاء الدولہ نے
ابو کلیجار مرزبان بن شہفیرور کو اہواز کا نائب مقرر کر کے روانہ کیا اور ابو محمد حسن بن
مکرم کو التشکین کیطرف روانہ کیا جو صمصام الدولہ کی فوج سے شکست کھا کر رامہرمز میں آگیا
آگیا تھا۔ اور اُسے حکم دیا کہ اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلے جمارہے۔ مگر اُسنے ایسا نہ کیا اور اہواز
میں چلا آیا۔ پس بہاء الدولہ نے ابو محمد بن مکرم کو لکھا کہ اُس علاقہ کا خیال رکھو اور خود بھی
خوزستان (اہواز) کی طرف روانہ ہوا علاء نے ابو محمد کو نرمی اور مکر کی مکاتبت میں لگائے
رکھا اور پھر اچانک نہر المرقان پر چڑھ گیا۔ یہانتک کہ خان طوق پر پہنچ گیا۔ اور ابو محمد
اور التشکین سے اسکی جنگ ہوگئی۔ دیلمی شہر میں گھسگئے اور ابن مکرم اور التشکین وہان سے
چلدیئے اور بہاء الدولہ کو لکھا کہ آپ ادھر تشریف لائیے۔ بہاء الدولہ نے وعدہ کیا اور
انکی طرف تین سو ترک غلام روانہ کردئے۔ ان ترکون نے پیچھے سے دیلمیون پر حملہ کر دیا
دیلمیون نے پھر کر انہیں قتل کر ڈالا۔ یہ سنکر بہاء الدولہ کا جی چھوٹ گیا۔ اہواز کی طرف
واپس ہوا اور پھر بصرہ چلا آیا۔ ابن مکرم کو بہاء الدولہ کی واپسی کا حال معلوم ہوا تو
وہ عسکر مکرم کیطرف چلا آیا علاء نے تعاقب کر کے وہان سے بھگا دیا۔ آخر دونوں فوجوں کا
مقابلہ عسکر مکرم اور تستر کے درمیان مقام رامِلان پر ہوا۔ مدت تک لڑائی رہی اسوقت
تستر سے رامہرمز تک کا علاقہ بہاء الدولہ کی ترکون کے قبضہ میں تھا۔ اور رامہرمز سے ارجان
[illegible] صمصام الدولہ کو [illegible] کر اسی ہوا جو مہینے تک یہی حال رہا پھر ابن مکرم اپنی

کیطرف روانہ ہو گیا علاء نے تعاقب کیا ترکون نے واسط کا راستہ لیا۔ علاء نے تعاقب ترک کر کے عسکر مکرم مین قیام کیا۔

صمصام الدولہ کی لشکر کا بصرہ پر قبضہ کر لینا ۳۸۶ھ مین صمصام الدولہ کے ایک بڑے سردار لشکرستان نامی نے بصرہ پر چڑہائی کر کے بہاء الدولہ کے نائب کو نکالدیا۔ سبب یہ ہوا کہ ترک جب علاء سے بہاگ کر آلٹے پہر کر تو یہ لشکرستان علاء کے ساتھ تھا بہاء الدولہ کے دیلمیون مین سے چارسو نے انکے پاس آکر پناہ لی لشکرستان اپنے ہمراہیون اور ان دیلمیونکو لیکر بصرہ پر چڑہگیا اور بصرہ کی باغون مین جا اُترا۔ بعض اہل بصرہ بہی اس سے ملگئے جنکا سردار ابو الحسن بن ابو جعفر علوی تھا۔ پس اہل بصرہ لشکرستان کو رسد پہنچاتے تھے۔ بہاء الدولہ کو معلوم ہوا تو آدمی بطیحہ بہیجکر ان لوگونکو گرفتار کرنا چاہا اسپر بہت سے بہاگ کر لشکرستان کے پاس چلے آے۔ ان سے اُسکی قوت اور بہی بڑہگئی اور حملہ کر کے بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور وہان کے بہت سے باشندونکو قتل کیا۔ بہت سے بہاگ گئے شہر لوٹا گیا۔ اسوقت بہاء الدولہ نے مہذب الدولہ والی بطیحہ کو لکہا کہ تم بصرہ کے زیادہ مستحق ہو بصرہ تم لیلو۔ مہذب الدولہ نے عبد اللہ بن مرزوق کے ماتحت ایک فوج بہیجی جسنے لشکرستان کو بصرہ سے نکالدیا بعض کہتے ہین کہ وہ بصرہ سے بغیر لڑے چلدیا۔ اور ابن مرزوق بصرہ مین داخل ہو گیا۔ اور بصرہ مہذب الدولہ کا ہو گیا مگر لشکرستان نے پہر اپنی آدمیونکو کشتیون مین بٹھاکر سوق الطعام مین اُتار دیا۔ لڑائی ہوئی اور لشکرستان نے غلبہ پایا اور بہاء الدولہ کو لکہا کہ مین صلح چاہتا ہون اطاعت قبول کرتا ہون آپکا خطبہ بصرہ مین جاری کر دونگا۔ بہاء الدولہ نے منظور کر لیا۔ اسپر مہذب الدولہ سے صلح ہو گئی پس لشکرستان بصرہ پر حکومت کرتا رہا اور صمصام الدولہ۔ بہاء الدولہ اور مہذب الدولہ تینون کی اطاعت کرتا رہا۔ اہل بصرہ ایک عرصہ تک سرکشی کرتے رہے پہر اُن مین پہوٹ پڑگئی اور آخر لشکرستان نے عدل واحسان سے اُنکو رام کر لیا

علاء بن حسن کی وفات ۳۸۷ھ مین صمصام الدولہ کا نائب ابو القاسم علاء بن حسن خوزستان ... بمقام عسکر مکرم فوت ہو گیا

۳۸۲ھ میں صمصام الدولہ نے اسی شیراز میں اس سبب سے گرفتار کرلیا تھا کہ وہ اسپر تحکم کرنے لگا تھا۔ اور ابوالقاسم علا بن الحسن کو وزیر بنالیا تھا۔ مگر ۳۸۳ھ میں علاء کو رہا کرکے پھر وزیر بنالیا تھا۔

ابوعلی استاد ہرمز کا قبضہ جندیسابور پر

صمصام الدولہ نے ابوعلی بن استاد ہرمز کو جندیسابور پر روانہ کیا اُسنے وہان سے بہاء الدولہ کے آدمیونکو نکالدیا۔ اور انکو بہت سی لڑائیون میں شکست دی یہانتک کہ ترک خوزستان سی بھاگ کر واسط میں آگئے اور خوزستان ابوعلی کیواسطے خالی ہوگیا۔ مگر پھر ابومحمد بن مکرم اور ترک واسط سے خوزستان پر پھر بڑھے اور ابوعلی سے کئی دفعہ لڑائیان ہوئین مگر ترکون کا دیلمیون پر کچھ بس نچلا۔ اور آخر واسط کیطرف واپس آنے کو تھے کہ بہاء الدولہ بصرہ سے قنطرہ البیضاء مین آپہنچا۔ اور شروع ۳۸۴ھ مین ابوعلی بن استاد ہرمز سے کئی مرتبہ جنگ ہوئی اور ابوعلی اور اسکا لشکر بہاء الدولہ کے مقابلہ مین ڈٹے رہے یہانتک کہ بہاء الدولہ کے لشکر مین رسد تھڑ گئی بہاء الدولہ نے بدر بن حسنویہ کو لکھا اُسنے کچھ بھیجدیا۔ آخر بہاء الدولہ کی نوبت خطرہ تک پہنچگئی مگر اُسکی خوش نصیبی کہ اسی اثناء مین ابوعلی کو بختیار کے بیٹون کے خروج اور صمصام الدولہ کے مارے جانے کی خبر پہنچی۔ اور ابوعلی بن اُستاد ہرمز نے بہاء الدولہ کی اطاعت قبول کرلی۔ جیسا آگے بیان ہوگا۔

صمصام الدولہ کا مارا جانا

صمصام الدولہ نے ایکہزار ایسے دیلمیون کو جنکا دیلمی النسب ہونا ثابت نہوا تھا اپنے لشکر سے نکالدیا تھا۔ وہ حیران تھے کہ اب کیا کرین۔ اتفاقاً یہ ہوا کہ بختیار کے بیٹے ابوالقاسم اور ابونصر جو قید مین تھے موکلون کو دہوکا دیکر قید سے نکل آئے۔ اور بہتسے گرد انکے پاس آکر جمع ہوگئے۔ اور وہ ہزار آدمی بہی جنکو صمصام الدولہ نے نکالدیا تھا انہی کے پاس آگئے۔ انہون نے ارجان مین جاکر ایک بڑی جمعیت اکٹھی کرلی۔ اب صمصام الدولہ حیران ہوا کہ کیا کرے کوئی مشورہ دینے والا نہین کیونکہ ابوجعفر استاد ہرمز اسوقت نیابت پر تھا۔ اسوقت استاد ہرمز کی فوج بگڑ گئی اور اُسکا گھر لوٹ لیا اور اُسنے ... بختیار

ادہر صمصام الدولہ کو اسکی لشکر نے لوٹلیا وہ بہاگ کر شیراز سے دو منزل پر قلعہ رود مان مین آیا وہان کے قلعدار نے اسے پکڑ لیا اور ابونصر بن بختیار نے آکر اسی قتل کرڈالا اور کہا کہ یہ سنت تیرے باپ عضد الدولہ کی قایم کی ہوئی ہی جسنے بختیار کو قتل کیا تھا اسکے بعد ایک دیلمی نے اسکی مان کو بہی قتل کرڈالا - یہ ذیحجہ ۳۸۸ھ کا واقعہ ہے

صمصام الدولہ کی عمر ۳۵ سال ۷ ماہ - مدت امیر الامرائی بغداد ایک مہینہ کم چار سال قید کی مدت سوا دو برس - مدت بادشاہی فارس ۹ سال ۸ ماہ - مورخین نے لکھا ہی کہ یہ بادشاہ کریم وحلیم تھا -

(۹) ابوالفوارس شرف الدولہ بن عضد الدولہ

ترکون اور دیلمیون مین جھگڑا ۳۷۶ھ مین جبکہ شرف الدولہ صمصام الدولہ کو قید کرکے بغداد کے باہر پڑا تھا اسکے ہمراہی دیلمیون مین جو ۱۵ ہزار تھے اور ترکون مین جو تین ہزار تھے مکان واصطبل کے بابت جھگڑا ہو گیا - دیلمیون نے اپنی کثرت کی وجہ سے زیادتی کی نوبت بجنگ پہنچی اور دیلمیون نے ارادہ کیا کہ صمصام الدولہ کو قید سے چھڑا کر بادشاہی پر بحال کردین - شرف الدولہ کو خبر پہنچی تو اسنے ایک آدمی کو مقرر کر دیا کہ اگر دیلمی صمصام الدولہ کو چھڑانے کا قصد کرین تو فوراً صمصام الدولہ کو قتل کر دیا جائے - غرض ترکون اور دیلمیون مین جنگ ہوئی تین ہزار سے زیادہ دیلمی مارے گئے اور ترک شہر مین داخل ہو گئے اور جو دیلمی ملے انکو لوٹلیا اور قتل کرڈالا - دیلمی منتشر ہو گئے کچھ تو شرف الدولہ کے ساتھ رہے اور کچھ اسکے پاس سے چلدئے دوسرے دن شرف الدولہ بچے ہوئے دیلمیون کو ساتھ لئے ہوئے بغداد مین داخل ہوا - طایع خلیفہ نے شہر سے باہر نکلکر اسکی سلامتی پر مبارکباد دی - شرف الدولہ نے زمین خدمت کو بوسہ دیا - اسکے بعد شرف الدولہ نے دیلمیون اور ترکون مین صلح کرادی -

بغداد پر قابض ہو کر شرف الدولہ نے صمصام الدولہ کو فارس روانہ کر دیا اور قلعہ در دین قید کر دیا اور ۳۷۹ھ مین اسکی آنکہون مین سلائی پھیر دینے کا حکم بہیجا ابہی اس حکم کی تعمیل نہونے پائی تھی کہ شرف الدولہ کا انتقال ہو گیا - مگر پھر بہی ناظر ابوالقاسم علاء بن حسن کے

مشورہ سے اُسکی آنکھون مین سلای پھیر دی گئی - اسی سبب سے صمصام الدولہ کہا کرتا تھا کہ مجھے شرف الدولہ نے اندھا نہین کیا بلکہ علاء نے جسنے مرے ہوئے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی

شرف الدولہ کا انتظام صمصام الدولہ کو فارس روانہ کرنے کے بعد شرف الدولہ انتظام سلطنت مین مصروف ہوا - پس شریف محمد بن عمر کوفی کو اُسکی تمام املاک جسکی آمدنی ۲۵ لاکھ درہم سالانہ سے زیادہ تھی واپس دیدی - اور سید رضی کے والد نقیب ابو احمد کو اُسکے تمام املاک واپس کر دیے - لوگون کو انکی عہدون اور مرتبون پر مقرر کیا - وزیر ابو محمد نساالخس کو قید کر لیا اور ابو منصور کو رہا کر کے بغداد مین وزیر بنایا

قراتگین کا قتل قراتگین ترکی نے بہت دولت حاصل کر لی تھی - اور اسقدر اقتدار بہم پہنچایا تھا کہ وزیرون اور حاکمون کے معاملات مین مداخلت کرنے لگا تھا - اُدہر کردستان کا والی - ابو النجم بدر بن حسنویہ فخر الدولہ سے ملا ہوا تھا - اسلیے شرف الدولہ ان دونون سے ناراض تھا - اور دونون کی بیخکنی کی تدبیرین سوچتا تھا - آخر یہ حکمت کی کہ ۳۷۷ھ مین قراتگین کو ایک فوج دیکر بدر کے مقابلہ پر روانہ کر دیا - اول قراتگین نے بدر کو شکست دی مگر پھر بدر نے اُسکو شکست دیکر وادی قرمیسین (کرمانشاہان) کی طرف بھگا دیا - اور قراتگین نے جسر نہروان پر آ کر دم لیا - پھر بغداد مین داخل ہوا اور بدر علاقہ جبل پر قابض ہو گیا - جب قراتگین بغداد مین داخل ہوا تو اسکے ہمراہی فوج اُسکی سازش سے وزیر ابو المنصور سے بگڑ گئی - شرف الدولہ نے ابو المنصور اور قراتگین مین صلح کرا دی مگر اس امر کا کینہ قراتگین کیطرف سے شرف الدولہ کے دل مین باقی رہا - پس چند روز کے بعد قراتگین اور اسکی بعض رفیقون کو گرفتار کر لیا - اور انکے مال ضبط کر لیے - قراتگین کیطرف سے فوج بگڑی تو شرف الدولہ نے اُسے قتل کرا دیا اور اُسکی جگہ طغان حاجب کو مقرر کیا

شکر خادم شکر عضد الدولہ کے خواص مین سے تھا - شرف الدولہ اپنے باپ ہی کے زمانہ سے اُس سے جلتا تھا کیونکہ وہ اُسکی چغلیان اسکے باپ سے کہا کرتا تھا - اسی وجہ سے عضد الدولہ

نے نکل جاوی صمصام الدولہ کو تقدم حاصل ہو جاوے - پس جب شرف الدولہ بغداد مین داخل ہوا تو شکر روپوش ہو گیا اور ہاتھ نہ آیا - روپوشی کی حالت مین ایکدن اپنی لونڈی کو بدفعلی کرنے پر شکر نے مارا - وہ غصہ مین نکلکر شرف الدولہ کے پاس چلی آئی - اور شکر کو پکڑوا دیا شرف الدولہ نے اُسکے قتل کا حکم دیا تحریر خادم نے جان بخشی کرا دی - اور شرف الدولہ شکر کو تحریر کو بخشدیا - اسکے بعد شکر اجازت لیکر حج کو گیا اور مکہ سے مصر کو چلا گیا مصر کے بنی فاطمہ بادشاہون کے دربار مین اُسنے خصوصیت حاصل کر لی اور درجۂ رفیع پر فائز ہو گیا -

معاملات موصل

بنی بویہ کا سپہ سالار زیار موصل مین گورنر تھا وہ ۳۷۳ھ مین مر گیا تو باد کو موصل پر لالچ آیا - شرف الدولہ نے ابو نصر خواشادہ کو فوج دیکر روانہ کیا - مگر اُسکو کمک بھیجنے مین تاخیر ہوئی لہذا اُسنے عربون مین سے بنی عقیل اور بنی نمیر - باد کی مدافعت کے واسطے روانہ کر دئے اور اُنکی واسطے وہ علاقہ جاگیر مین مقرر کر دیا - باد نے طور عبدین پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھائی کو عربون سے لڑنے کے واسطے روانہ کیا - وہ مارا گیا اُسکا لشکر بھاگ گیا مگر باد خواشادہ کے مقابلہ مین ڈٹا رہا یہانتک کہ شرف الدولہ کی وفات کی خبر سنکر خواشادہ موصل مین آگیا - عرب صحرا مین رہے اور باد جبال طور عبدین مین رہا -

ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبداللہ حسین ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے اپنے بھائی ابو تغلب کے مارے جانے کے بعد بغداد مین آگئے تھے اور شرف الدولہ کی خدمت مین رہتے تھے ۳۷۹ھ مین جب خواشادہ موصل مین تھا اُنہون نے شرف الدولہ سے اپنے وطن موصل جانے کی اجازت حاصل کی اور روانہ ہو گئے - بعد مین شیرون نے صلاح دی کہ ان کا موصل بھیجنا مناسب نہ تھا - پس شرف الدولہ نے خواشادہ کو لکھا کہ اُنکو واپس کر دے - خواشادہ نے اُنکو موصل مین داخل ہونے سے منع کیا - ادہر شرف الدولہ کی طرف سے اُنکو حکم گیا کہ واپس چلے آؤ - انہون نے جواب تو اچھا دیا مگر واپسی سے انکار کیا اور موصل کیطرف بڑہتے چلے گئے یہانتک کہ شہر کے باہر پڑاؤ ڈالدیا - یہ دیکھکر اہل موصل

ان دیلمیون اور کنارہ گھر پر سے جو اُسکے شہر میں تھے اور بہی کہ ان سے غلطی دیلمی اُن سے ہو بہیٹ لگے بہت سے مارے گئے اور شکست کہاکر بہاگ گئے بعضے دار الامارہ میں محصور ہو گئے - اہل موصل نے اُنکو قتل کرنا چاہا - ابراہیم اور حسین نے منع کیا اور خواشادہ اور اُسکے ہمراہیونکو امن وامان کے ساتھ بغداد کی طرف نکالدیا موصل پر قابض ہو گئے اور ہر طرف سے عرب اُن کے پاس جمع ہونے لگے -

شرف الدولہ کی وفات شرف الدولہ ابو الفوارس شیرزیل جمادی الآخر ۳۷۹ھ میں فوت ہو گیا عراق میں ۲ سال ۸ ماہ سلطنت کی عمر ۲۸ سال ۵ ماہ نجف اشرف میں دفن کیا گیا -

شرف الدولہ نے مرض کی شدت کے وقت اپنے بیٹے ابو علی اور اُسکی ماں اور کنیزون کو بہت سے خزانہ اور فوج کے ساتھ فارس کیطرف روانہ کر دیا تھا جیسا کہ پہلے صمصام الدولہ کی رہائی کے حالات میں بیان ہو چکا ہے ۳۷۹ھ -

شرف الدولہ کے مرض موت میں مشیرون نے اُس سے درخواست کی کہ اپنا کوئی ولی عہد مقرر کر جائیے - جواب دیا میں اپنی حال میں مشغول ہون ولیعہد مقرر کرنے کی فرصت نہین ہے جو چاہو کرو - لوگون نے کہا آپ کے بہائی بہاء الدولہ کو نائب بنا دین تاکہ جبتک آپکو مرض سے افاقہ ہو لوگون کی تسلی رہے - اُسنے کہا اچھی بات ہے اور بہاء الدولہ کو نائب مقرر کر دیا - اسکے بعد شرف الدولہ کا انتقال ہو گیا طائع خلیفہ سوار ہو کر آیا اُسکے عزا میں شریک ہوا اور بہاء الدولہ کو خلعت سلطانی عطا کیا - ابو منصور بن صالحان وزیر مقرر ہوا -

(۱۰) ابو نصر فیروز بہاء الدولہ

بغداد میں ترکون اور دیلمیون کا ہنگامہ ۳۷۹ھ میں جب بہاء الدولہ شرف الدولہ کی جگہ بادشاہ ہوا ترکون اور دیلمیون میں جھگڑا ہو گیا ۵ دن تک برابر جنگ ہوتی رہی بہاء الدولہ گھر میں بیٹھا ہوا صلح کرنے کی پیغام بھیجتا رہا مگر انہون نے نہ مانا بلکہ قاصدون کو

سخت ہوگیا بہاء الدولہ نے پھر صلح کا پیغام بھیجا اور ۱۲ دن کی لڑائی کے بعد صلح ہوگئی دیلمی متفرق ہوگئے اور ایک ایک گروہ کرکے چلتے ہوئے - انمیں سے بعض جزیرۃ الفالۃ گئے اور بعض گرفتار کرلیے گئے - اسوقت سے دیلمیوں کی قوت ضعیف اور ترکوں کی قوی ہوگئی -

بغداد میں سنی شیعہ کا ہنگامہ

۳۸۰ھ میں جب بہاء الدولہ صمصام الدولہ سے لڑنے کیواسطے اہواز کی طرف روانہ ہوا جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے تو لچوں نے بغداد کی دونوں جانبوں میں فتنہ برپا کردیا - اور اہلسنت و شیعہ میں ہنگامہ برپا ہوگیا - بہت سے لوگ قتل ہوئے - بیت سرکار خانہ ہوگیا - حکومت کا کوئی اثر نہ رہا - بہت سے محل اور مکان جلگئے مال لوٹ لیے گئے - کئی مہینہ تک یہ ہنگامہ برپا رہا - آخر بہاء الدولہ کی واپسی پر امن قائم ہوا -

شریف ابو احمد کا تقرر

ربیع الاول ۳۸۰ھ میں بہاء الدولہ نے سید رضی کے والد ابو احمد حسین کو علویوں کی نقابت اور مظالم اور امارت حج کا عہدہ عطا کیا

طائع کی معزولی

۳۸۱ھ میں بہاء الدولہ کے پاس روپیہ کی کمی ہوگئی اور لشکر نے سخت تقاضا کیا - اسپر بہاء الدولہ نے وزیر سابور کو گرفتار کرکے اسکا مال ضبط کرلیا اس سے بھی پوری نہ پڑی تو ابو الحسین بن معلم نے جو بہاء الدولہ کی ناک کا بال ہورہا تھا صلاح دی کہ طائع خلیفہ کو گرفتار کرکے اسکا مال لیلیجئے - بہاء الدولہ بہت سے دیلمیوں کو لیکر طائع سے ملنے گیا عادت معہود کے موافق کرسی پر بیٹھ گیا بعض دیلمی طائع کی دست بوسی کو آگے بڑھے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ لیا - وہ بیچارہ غل مچاتا رہا - کون سنتا تھا - جو کچھ خلیفہ کے گھر میں تھا سب منگوالیا - اور لیکر چلتے ہوئے - اسطرح طائع للہ کو قید کرکے قادر باللہ کو خلیفہ بنایا گیا -

قادر باللہ کا جواب

قادر باللہ تین سال سے طائع کے خوف سے مہذب الدولہ کے پاس بطیحہ میں رہتا تھا - ابن اثیر لکھتا ہے کہ مہذب الدولہ کا کا

یہ خواب بیان کر رہا تھا کہ رات کو جناب علی ابن ابیطالب کے مجھے ہوا ب
میں فرمایا ہے وہ اب تو بادشاہ ہوگا اور مدت تک سلطنت کرے گا پس میرے
اولاد اور میرے شیعوں سے اچھا سلوک کیجیو" وہ یہ خواب بیان کر رہا تھا کہ بہاءالدولہ
کے آدمی آپہنچے اور کہا کہ چلئے آپ خلیفہ ہوئے ہیں ؎

؎ اسی قسم کے دو خواب تاریخ فرشتہ میں بھی درج ہیں (۱) برہان نظام شاہ
والی احمد نگر کا چہاہتا بیٹا عبدالقادر تپ محرق میں گرفتار ہوا۔ تمام حکیموں کی علاج
کرڈالے فائدہ نہوا برہمنوں کے بتخانوں میں صدقات بھجوائے ہندو مسلمان
سب سے دعا کرائی کوئی نتیجہ نہوا۔ شاہ طاہر نے جو ایران سے آئے تھے اور
بادشاہ کی خدمت میں حالت تقیہ میں بسر کرتے تھے بادشاہ سے عرض کی کہ حضور
شاہزادہ کے شفا کے بارہ میں بندہ نے ایک تدبیر سوچی ہے اگر جان کی امان
پاؤں تو عرض کروں بادشاہ نے اصرار کیا تو شاہ طاہر نے جرات کر کے کہا کہ اگر شاہزادہ
آجکی شب شفا پاجائے تو بادشاہ عہد کرے اور نذر مانے کہ زرخطیر حضرات ائمہ
معصومین کی اولاد کو یعنی سادات کو پہنچائے گا۔ برہان نظام شاہ نے کہا ائمہ
معصومین یعنی دوازدہ امام کون ہیں۔ شاہ طاہر نے بارہ اماموں کے نام مع
ولدیت (حضرت علی سے امام مہدی علیہ السلام تک) بتائے۔ برہان نظام شاہ نے کہا
کہ جیسے میں بتخانوں میں نذریں گزران چکا تو کیا مرتضیٰ علی اور بی بی فاطمہ کے
فرزندانکی نام بوانیم نذر بجانہ لاؤنگا۔ شاہ طاہر نے کہا بس تو آج شب جمعہ ہے بادشاہ
نذر کرے کہ اگر جناب باری حضرت پیغمبر آخر الزمان اور دوازدہ امام علیہم السلام
کی قرب و منزلت کی برکت سے آج شب کو شہزادہ عبدالقادر کو شفا عطا فرمائے
تو خطبہ آئمہ اثنا عشر پڑھوا کر انکے مذہب کی ترویج میں کوشش کروں گا۔ برہان
شاہ کہ ہرگز شفائے فرزند کی امید نہ رکھتا تھا۔ اور اسکی زندگی سے مایوس ہو گیا تھا

یہ سنکر نہایت محظوظ ہوا اور اسیوقت شاہ طاہر کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر عہد و پیمان
بجالایا - بادشاہ اُس رات کو عبدالقادر کے پلنگ کی پٹی سے لگا بیٹھا رہا - ہر چند عبدالقادر
کو لحاف اوڑھانے کی کوشش کیجاتی تھی مگر وہ بیچینی سے ہاتھ پانو مار کر لحاف کو پھینکدیتا تھا
ناچار لحاف اوڑھانے سے منع کر دیا اور کہا اسی آنکھان معلوم ہوتا ہے کہ ایک ساعت اور
اِس دنیا کی ہوا سے خوشحال ہوتی وہ اور خود اسی طرح پٹی سے لگا بیٹھا رہا صبح ہوتے ہی پٹی
سر رکھکر سو گیا خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک بزرگوار نورانی صورت اُسکے سامنے
آئے اور اُنکے یمین و یسار بارہ شخص ہین برہان نظام شاہ استقبال کرکے مودب
کھڑا ہوا ایک صاحب نے انمین سے فرمایا کہ تو ان بزرگ کو جانتا ہے کہ کون ہین
یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہین اور یہ بزرگوار جو انکے یمین و یسار ہین دوازدہ امام
علیہم السلام ہین - اسی درمیان مین حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا اے برہان
حق سبحانہ تعالے نے علی اور اُنکے فرزندون کی برکت سے عبدالقادر کو شفا بخشی
[illegible] ہے کہ میرے فرزند طاہر کے کہنے سے تجاوز نکرے - برہان خواب سے
خوشحال بیدار ہوا دیکھا کہ عبدالقادر بر لحاف پڑا ہوا ہے اور اُسکی دایہ اور دوا
سے جو بیٹھی جاگتی رہی تھین معلوم ہوا کہ کسی نے اسپر نہین ڈالا بلکہ خود اسی نے حرکت کرکے
عبدالقادر نے اپنے اوپر ڈالا ہے بادشاہ نے ہاتھ ڈالکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عبدالقادر خواب
راحت مین سویا ہے اور بالکل اچھا ہو گیا ہے - اسکے بعد برہان شاہ نے اپنے وعدہ
کو پورا کیا مذہب شیعہ اختیار کیا اور خطبہ مین نام دوازدہ امام علیہم السلام
جاری کر دیا صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہین کہ مورخین توران و ایران کا اتفاق ہے
کہ غازان خان نے مسلمان ہونے کے بعد دو مرتبہ حضرت رسالت پناہ کو خواب
مین دیکھا اور ہر مرتبہ حضرت امیر المومنین یعسوب الدین علی ابن ابیطالب
حضرت کے ہمراہ تھے حضرت خاتم الانبیا نے بعد تعریف عترت طاہرہ کے
فرمایا کہ تجھے لازم ہے تو میرے اہلبیت کی نسبت طریق اخلاص جاری رکھو اور انکی
[illegible] کیونکہ اسی سبب سے غازان خان نے اہلسنت مذہب کے

محبت اسکے دل پر نقش کی اور سادات کربلا و نجف کو گرامی رکھکر شیعہ مذہبون کو
بقوانین نگاہ کرکے منصب مناسب پر منصوب فرمایا - اب صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے
ہین کہ مین حیرت مین ہون کہ اگر مذہب امامیہ حق ہے اول و دوم مذہبونکا کیا ہوگا
اور اگر دوسرا مذہب حق ہے تو سفارش اس مذہب کے رواج مین کیا معنے رکھتی ہے
اللّٰہم افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین - انتہی ملخصاً

ابن معلم کا انجام ابوالحسین ابن معلم بہاء الدولہ کے مزاج پر حاوی ہورہا تھا - اسکی آگے وزیرون تک کی ایک نہ چلتی تھی - اسکے اشارہ سے بڑے بڑے معیوب امور صادر ہوے تھے - چنانچہ ۳۸۰ھ مین ابوالحسن محمد بن عمر علوی کوفی جسکی شرف الدولہ کے عہد مین عظمت و شان بہت بڑھگئی تھی اسکی چغلی سے اور اسکے ملک و مال پر اسکے لالچ دلانے سے گرفتار کیا گیا تھا - ۳۸۰ھ مین وزیر ابونصر صابحان کی نکبت اسکی بدولت ہوی تھی - بالآخر اسکی صلاح سے معزول و مقید ہوا - اور اسکا مال ضبط کیا گیا - ۳۸۱ھ مین اسکے اشارہ سے اہواز مین ابونصر سابور کو معزول کرکے ابوالقاسم عبدالعزیز بن یوسف کو وزیر بنایا گیا - اسی سال اہواز سے واپس آنے کے بعد اسکی چغلی سے ابونصر خواساده اور عبداللہ بن طاہر کو گرفتار کیا گیا - اور سبب چغلی کا یہ ہوا کہ انھون نے ابن المعلم کو ہدیے نہین بھیجے تھے - غرض ابن المعلم تمام امور پر حاوی ہوگیا تھا اور اسکے آگے وزیر تک مثل خادم کے ہوگئے تھے - لوگون سے اسکا برتاؤ اچھا نہ تھا فوج بھی ناراض تھی پس ۳۸۲ھ مین اہل لشکر نے ابن معلم کی شکایت کی اور شورش برپا کردی - اور ہجوم کرکے بہاء الدولہ سے درخواست کی کہ ابن المعلم کو ہمارے حوالہ کردیا جائے - بہاء الدولہ نے انکو پھیرنا چاہا اور وعدہ کیا کہ اب ابن معلم تمسے کچھ نہ بولیگا - انھون نے قبول نہ کیا - ناچار بہاء الدولہ نے ابن المعلم اور اسکے تمام اصحاب کو گرفتار کرلیا اور گمان کیا کہ لشکری اسی پر بس کر جائینگے مگر وہ نہ پھرے - ناگزیر اسنے ابن المعلم کو انکے حوالہ کردیا - انھون نے دو مرتبہ اسے زہر پلایا مگر کچھ اثر نہوا - آخر اسکا گلا گھونٹ کر دفن کردیا -

اور حلف اطاعت اٹھایا۔ اور قادر باللہ سے اسپر حلف اٹھایا کہ بہاء الدولہ سے بیوفائی نہ کرے گا اور خلوص سے رہے گا۔ اور اپنے محل کے دروازہ سے باہر ہر چیز کا مالک و مختار کر دیا۔

بغداد کی فتنے سنہ ۳۸۲ھ میں بغداد میں عامۃ الناس میں فتنوں کی کثرت ہوئی۔ سلطنت کی ہیبت جاتی رہی۔ محلوں میں بار بار آگ لگائی گئی اور فساد ہوتا رہا۔ سنہ ۳۸۲ھ ماہ شوال میں اہل کرخ وغیرہ میں فتنہ برپا ہوا۔ سخت نوبت پہنچ گئی۔ صاحب ابو الفتح محمد بن حسن سوار ہو کر گیا بعض کو قتل کیا اور بعض کو سولی دی اور شہر میں امن قائم کر دیا۔ اسی سال بغداد میں ایسا قحط پڑا کہ آدھ سیر کی روٹی چالیس درہم کو خرید کی گئی۔

معاملات موصل جب باد کو خبر پہنچی کہ ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے موصل پر قابض ہو گئے ہیں۔ اور وہ اسوقت دیار بکر میں تھا۔ تو سنہ ۳۸۰ھ میں اُسنے بہت سے کردوں کو جمع کیا اور موصل پر قبضہ کرنا چاہا۔ اُسنے مخفی پیغام بھیج بھیجکر اہل موصل کو اپنی طرف مائل کیا اور بعضے اسکے حقیقت میں مل بھی گئے۔ پس باد نے موصل پر چڑھائی کی۔ ابو طاہر اور ابو عبداللہ نے ابو دواد محمد بن مسیب سے جو بنی عقیل کا امیر تھا مدد مانگی۔ اُسنے جزیرۂ ابن عمر اور نصیبین صلہ میں ملنے کے اقرار پر مدد کرنی قبول کی۔ خوب لڑائی ہوئی۔ ہنگام جنگ میں باد کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی وہ گھوڑے سے گرا اور ایک عرب نے اسکا سر کاٹ لیا۔

باد کے قتل کی خبر سنکر اُسکا بھانجا ابو علی بن مروان حصن کیفہ پر آکر قابض ہو گیا۔ ابو عبداللہ اور ابو طاہر اُسکے مقابلہ کو نکلے مگر شکست کھائی ابو عبداللہ مصر کو چلا گیا اور شاہ مصر نے اُسے حلب کا والی مقرر کر دیا۔ اور وہ حلب ہی میں حکومت کرتا ہوا مر گیا۔ ابو طاہر نصیبین کیطرف بھاگا۔ ابو دواد محمد بن مسیب نے آ کے اور اُسکے بیٹے کو پکڑ کر قید کر دیا اور چڑھائی کر کے موصل پر قبضہ کر لیا۔ اور ابو علی بن مروان دیار بکر میں حکومت کرنے لگا۔

ابو دواد نے موصل پر قبضہ کر کے بہاء الدولہ کو لکھا کہ اپنا نائب موصل میں بھیجدیجئے۔ بہاء الدولہ نے اپنا نائب اُسکے پاس روانہ کر دیا۔ مگر چونکہ اسوقت بہاء الدولہ کو اہواز کیطرف روانہ ہونا پڑا اس سبب سے موصل میں ابو دواد ہی کا حکم چلتا رہا۔ اسلئے اہواز سے واپس آکر

بہاء الدولہ نے ابوجعفر حجاج بن ہرمز کو ایک بڑی فوج دیکر موصل کیطرف روانہ کیا اسنے ۳۸۱ھ

کے آخر مین موصل پر قبضہ کرلیا - ابو دواد اور اُسکا قبیلہ بنی عقیل اُس سے لڑنے کو جمع ہوے

کئی لڑائیاں ہوئین - ابوجعفر نے داد مردانگی دی مگر آخر کو بہاء الدولہ سے کمک مانگنی پڑی چنانچہ ۳۸۲ھ

کے شروع مین بہاء الدولہ نے وزیر ابوالقاسم علی بن احمد کے ماتحت فوج روانہ کی

جب وہ بھادلی مین پہنچا تو بہاء الدولہ نے جو کانون کا کچا تھا ابن معلم کی چغلی سے جو وزیر سے

دشمنی رکھتا تھا ابوجعفر حجاج کو لکھا کہ وزیر کو قید کرلے - ابوجعفر نے دیکھا کہ اگر مین وزیر کو

گرفتار کرتا ہون تو لشکر مین اختلاف پیدا ہوجائے گا اور عرب فتح پاجائین گے - لہذا اُسنے اس

معاملہ مین تامل کیا - وزیر کو بھی خبر لگ گئی اُسنے ابو دواد سے صلح کرلی - اور اُس سے

یرغمال لیکر بغداد کیطرف مراجعت کی - یہان آکر دیکھا کہ ابن المعلم قتل ہوئے اور وہ اسطرح

اسکے شر سے بچگیا -

اسی سال سید رضی کے والد شریف ابواحمد حسین الموسوی جو بہاء الدولہ کی طرف سے ابو دواد

کے پاس سفیر کرکے بھیجے گئے تھے اور عربون نے انکو قید کرلیا تھا رہا ہوکر بغداد مین واپس آئے

انقلاب وزارت اسی ۳۸۲ھ مین بہاء الدولہ نے وزیر ابوالقاسم علی ابن احمد

کو اس شبہ پر گرفتار کرلیا کہ ابن معلم کے خلاف اسینی لشکر کو اُکسایا اور اُبھارا تھا اور ابونصر

سابور اور ابونصر بن صالحان دونون کو عہدہ وزارت مین شریک کرلیا -

۳۸۳ھ مین دیلمیون نے بہاء الدولہ پر ہنگامہ برپا کردیا اور وزیر ابونصر سابور کا گھر لوٹ لیا

وہ اُن سے روپوش ہوگیا اور ابن صالحان نے اس عذر پر کہ مین تنہا کار وزارت انجام

نہین دے سکتا استعفا دیدیا - پس ابوالقاسم علی بن احمد پھر بحال کردیا گیا مگر وہ بھاگ گیا

اور ابونصر سابور بن اردشیر پھر دیلمیون سے صلح کرکے وزارت پر آگیا سابور نے بغداد مین

ایک دار العلم بنایا جسمین بہت سی کتابین مسلمان طالبعلمون کے واسطے وقف کردین - کچھ دنون بعد

سابور معزول کردیا گیا - وزیر فاضل جو اُسکی جگہ مقرر ہوا ۳۸۶ھ مین گرفتار کرلیا گیا اور اُسکا مال

ضبط ہوا اور پھر سابور ہی مقرر ہوا لیکن دو مہینہ بعد وہ فوج کی سرکشی سے تنگ آکر بطیحہ مین مہذب الدولہ

(۲) ابواحمد جو اپنی عہدہ کا کام اپنی بیٹوں سید مرتضیٰ اور سید رضی سے لیا کرتے تھے منصب نقابت سے معزول کر دیئے گئے اور انکی جگہ ابوالحسن نہر سیابسی عہدہ نقابت طالبیین پر مقرر ہوا (۳) ابواسحق ابراہیم بن ہلال صابی مشہور کاتب مصنف تاریخ تاجی ۹۱ سال کی عمر میں فوت ہو گیا (۴) بغداد میں لچون نے زور پکڑا اور اہل کرخ (شیعہ) اور اہل باب البصرہ (سنی) مین فتنہ برپا ہوا۔ بہت سی مکانوں مین آگ لگائی گئی کچھ عرصہ کے بعد صلح ہو گئی

خواشادہ کی وفات ۳۸۰ھ مین ابونصر خواشادہ نے انتقال کیا۔ گرفتاری کے بعد بطیحہ کیطرف بھاگ گیا تھا اور وہان سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہان سے بہاء الدولہ فخر الدولہ صمصام الدولہ اور بدر بن حسنویہ ہر ایک نے اسکو بلایا کہ جو عہدہ چاہو گے وہی تمکو دیا جائے گا مگر اسنے منظور نکیا جب فخر الدولہ نے یہ لکھا کہ عضد الدولہ کے زمانہ مین جو برائی تمنے میرے ساتھ کی ہے مین ہرگز اسکا خیال نکرونگا اور تمھاری نصیحت پر چلونگا تو اسکے پاس جانے کو آمادہ ہو گیا اتنے مین پیک اجل نے آکر تمام ارادون کا خاتمہ کر دیا۔ یہ شخص عضد الدولہ کے نامی گرامی سردارون مین سے تھا۔

موصل پر مقلد کا قبضہ ۳۸۶ھ مین مقلد بن مسیب نے موصل پر قبضہ کر لیا وجہ یہ ہوئی کہ اسی سال اسکا بھائی ابو ذواد مر گیا تھا۔ مقلد نے بادشاہ بننا چاہا مگر بنی عقیل نے ساتھ نہ دیا اور اسکے بڑے بھائی علی کو بادشاہ بنا لیا۔ اسپر مقلد نے ان دیلمیون مین سے جو ابو جعفر حجاج کی ساتھ موصل مین تھے اکثر دن کو اپنے سے ملا لیا اور بہاء الدولہ کو لکھا کہ اگر مجھے موصل کی امارت ملجائے تو ہر سال بیس لاکھ درہم بھیجتا رہونگا۔ پھر اپنی بھائی علی کے پاس آکر یہ ظاہر کیا کہ بہاء الدولہ نے مجھے موصل کا امیر بنایا ہے اور ابو جعفر پر حملہ کرنے کے واسطے اتنی مدد مانگی کیونکہ اسنے آسکے امیر ہونے سے روکا تھا۔ پس وہ دونون موصل پر چڑھ آئے اسوقت وہ دیلمی جنکو مقلد نے ملا لیا تھا موصل سے نکلکر مقلد کے پاس آگئے۔ ابو جعفر کمزور رہ گیا۔ اور طالب امان ہوا اور ایکدن مقرر ہوا کہ ابو جعفر حجاج نکلکر مقلد کے لشکر مین آجائے مگر ابو جعفر اس دن سے پہلے ہی کچھ آدمیون اور مال کے ساتھ کشتیون مین بیٹھکر چلدیا

مقلد نے موصل پر قبضہ کر لیا اور دونوں بھائی مشترک وہاں حکومت کرنے لگے۔ خطبہ مین علی کا نام پہلے لیا جاتا تھا کیونکہ وہ بڑا تھا۔ مقلد دورہ اور فتوحات مین مصروف رہتا تھا اور علی اور اُسکے ساتھ مقلد کا ایک نائب دونوں ملکر موصل مین حکمرانی کرتے تھے ارض عراق کا تمام وہ حصہ بھی جو فرات کے مغرب مین بھی مقلد کی حمایت ونگرانی مین تھا۔ بغداد مین بھی اُسکا ایک نائب رہتا تھا جو دلیری اور بیباکی سے بسر کرتا تھا۔ ایکدن امین اور بہاء الدولہ کے آدمیون مین کچھ تکرار ہو گئی اُسنے مقلد کو شکایت لکھی۔ مقلد موصل سے فوج لیکر بغداد پر چڑھ گیا اسوقت بہاء الدولہ صمصام الدولہ سے لڑنے گیا ہوا تھا اسکا نائب ابو علی بن اسمٰعیل بغداد سے لڑنے نکلا۔ مقلد کے آدمیون نے شبخون مارا اور قتال کرکے مقلد کے پاس واپس آگئے۔ بہاء الدولہ کو جب معلوم ہوا کہ مقلد کی فوج بغداد کی طرف آگئی ہی تو ابو جعفر حجاج کو بغداد کی طرف روانہ کیا کہ مقلد سے صلح کرے اور ابو علی بن اسمٰعیل کو اس غلطی پر کہ اُسنے بے موقع حملہ کیا گرفتار کرے۔ پس ابو جعفر حجاج آخر ماہ ذیحجہ مین بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ پہونچا تو مقلد نے پیغام بھیجکر ان شرائط پر صلح کر لی (۱) مقلد بہاء الدولہ کو دس ہزار دینار دیگا اور ملک اُسکے پاس رسم حمایت پر رہیگا (۲) وہ بہاء الدولہ کے نام کے بعد خطبہ مین ابو جعفر حجاج کا نام لیگا (۳) مقلد کو سلطانی کا خلعت دیا جائے اور حسام الدولہ کا خطاب ملے (۴) موصل اور کوفہ اور قصر اور جامعین مقلد کو جاگیر مین دیے جائین۔ خلیفہ قادر باللہ نے اس فیصلہ کے واسطے اجلاس کیا اور اسی اجلاس مین یہ امور قرار پا گئے۔ مگر مقلد نے سوائے مال روانہ کرنے کی ایک شرط بھی پوری نہ کی بلاد پر مستولی ہو گیا۔ اور مال کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اُسکی قدر وعظمت بڑھ گئی۔ یہانتک کہ سرداران لشکر بغداد سے مراسلات جاری کی اور بغداد پر قبضہ کرنا چاہا۔ انھین ترکیبون مین تھا کہ موت کے فرشتے نے اُسپر تاخت کی اور ۳۹۱ھ مین بمقام انبار اپنی نقد روح کو سلک جسم سے نکالکر اُسے حوالہ کر دینے پر مجبور ہوا یعنی اُسی کے ترکی غلامون نے اُسکا کام تمام کر دیا۔ اور اُسکا بیٹا قرواش اُسکی جگہ بادشاہ ہوا۔

اس کے بعد ابو جعفر حجاج نے ابو علی بن اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا۔ مگر ابو علی قید سے بھاگ کر

اُسنے اُسے اپناوزیر بنالیا۔

ابن مزید کی بغاوت اسی ۳۸۶ھ مین ابوالحسن علی ابن مزید والی حلہ نے بہاءالدولہ سے سرکشی کی۔ فوج بھیجی گئی۔ ابن مزید ایک ناممکن الوصول مقام پر بھاگ گیا بہاءالدولہ نے پیغام بھیجکر صلح کرلی اور ابن مزید نے اطاعت قبول کی۔

بہاءالدولہ کا فارس وخوزستان پر مسلط ہونا۔ جب ۳۸۸ھ مین صمصام الدولہ مارگیا اور بختیار کے بیٹے فارس کے بادشاہ ہوگئے۔ تو انھون نے ابوعلی بن استاد ہرمز کو اپنے سے ملاناچاہا۔ اور بہاءالدولہ نے اپنے سے۔ ابوعلی نے اس خوف سے کہ وہ پہلے بختیار کے بیٹون کو قتل اوران دونون کو قید کرچکا تھا بختیار کے بیٹون کا رخ نہ کیا اور بہاءالدولہ کیطرف مائل ہوا۔ مگر دیلمی جو اسکے ساتھ تھے ترکون سے اندیشہ کرکے جنسے پہلے اُن کی لڑائی ہوچکی تھی بہاءالدولہ کیطرف مائل نہ تھے آخر دیلمیون نے اپنے بعض سردارون کو بہاءالدولہ کے پاس بھیجکر قول وقسم لے لیا اور ابوعلی بن اُستاد ہرمز دیلمیون کے ساتھ اہواز مین بہاءالدولہ کے پاس پہونچگیا۔ پھر بہاءالدولہ نے رامہرمز۔ ارجان غرض کل خوزستان پر قبضہ کرلیا۔ اور اپنے وزیر ابوعلی بن اسمعیل کو فارس کیطرف روانہ کیا وہ شیراز کے باہر اُترا بختیار کی بیٹون سے لڑائی ہوئی۔ اُنکے بعض ساتھی ابوعلی بن اسمعیل سے آملے اور شیراز فتح ہوگیا۔ ابونصر بختیار بلاد دیلم کیطرف بھاگ گیا اور اُسکا بھائی ابوالقاسم پہلے بدر بن حسنویہ کے پاس اور پھر مہذب الدولہ کے پاس بطیحہ چلاگیا۔ اور وزیر ابوعلی بن اسمعیل نے فتح کا حال بہاءالدولہ کو لکھا پس بہاءالدولہ خود شیراز کی طرف آیا اور دودمان کو قتل وغارت کیا اور اُسپر قبضہ کرلیا اور ابوالفتح اُستاد ہرمز کو فوج دیکر کرمان پر بھیجا اُسنے کرمان فتح کرلیا اور وہ کرمان کا گورنر بنادیا گیا۔

اسکے بعد بہاءالدولہ نے اہواز مین قیام کیا اور بغداد مین ابوعلی بن جعفر المعروف بہ اُستاد ہرمز کو عمید العراق کا لقب عطا کرکے بغداد مین اپنا نائب مقرر کیا۔ اس وقت سے بویہ خاندان کے بادشاہ خود تو اہواز مین رہنے لگے اور بغداد مین اپنا نائب رکھنے لگے ۳۸۹ھ

شیعون کی تاریخ ... بالکل بھولے رہتے ہین بالکل شیعون

نے ۲۶ ذیحجہ کو عید منائے اور بڑی خوشی اور زینت کی اس یادگار مین کہ اس دن آنحضرت صلعم اور ابو بکر غار مین چھپے تھے۔ اور ۱۸ محرم کو نہایت ماتم کیا اس یادگار مین کہ اس روز مصعب بن زبیر مارا گیا تھا۔ یہ دونون باتین شیعون کی عید غدیر اور عاشورہ کی نقل مین کی گئی تھین (ابن اثیر)

خدا برا کمرے تعصب اور حسد کا ہرگز اندھا کیے بغیر نہین چھوڑتے۔ اس اندھے پنے کا بھی کچھ ٹھکانا ہی کہ رسول اللہ صلعم کفار کے ہاتھ سے تنگ آکر جلا وطن ہوے ہین نہار دشمنون سے چھپ کر غار مین چھپے ہین کعبہ کا جدا فکر ہے جسکو کفار کے محاصرہ مین چھوڑ آئے ہین جان کا بھی بھائی دشمنون کی تلوارون مین پڑا ہی کیا رسول اللہ صلعم کے لیے کوئی دن اس سے بھی زیادہ سخت ہو سکتا تھا۔ اندھون کو خوشی منانے کا دن بھی کونسا دن سوجھا ہو۔ مباہلہ کے دن خوشی مناتے۔ کہ خداوند کریم نے اپنے رسول کو نصاری کے مقابلہ مین کامیاب کیا۔ اور اگر اس دن کو شعار روافض سمجھکر کہ اس روز پیروان ثقلین عید مناتے ہین عید غدیر کے مقابلہ مین کوئی دوسری عید منانی ہی ضرور تھی اور شیعون کا جھگڑا بھی منظور تھا تو فتح مکہ کے دن عید مناتے کہ اس روز خدا نے اپنے رسول کو کامیابی کے ساتھ اپنے وطن کی طرف واپس پھیرا اور ان کفار پر جنھون نے آپکو مغلوب کر کے نکالا تھا مسلط کیا کفار مغلوب و مقہور ہوے اور خانہ کعبہ مین اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو کر بیت اللہ کو بتون کے وجود سے پاک کیا گیا۔

مصعب کے روز قتل کو روز ماتم قرار دینا بھی طرفہ ماجرا ہی عمر ابو داؤد کے دو دھارے خنجر سے مارے گیے عثمان کو اصحاب رسول نے چارون طرف سے گھیر کر قتل کیا جو اصحاب کبار اور عشرہ مبشرہ سے مانے جاتے ہین۔ روز ماتم قرار دیا تو یوم قتل مصعب کو جو صحابی بھی نہ تھا۔ اس اندھے پنے مین ناصبین کو بھی تو نہ سوجھین ہجرت ہوئی ۲ ربیع اول کو۔ خوشی سنائی گئی ۲۶ ذیحجہ کو مصعب مارا گیا ۱۳ جمادی الآخر کو ماتم کا دن مقرر کیا گیا........ ۱۸ محرم کو۔ جو بات ہو اوندھی ان کی

ابو نصر بن بختیار کا قتل ہونا۔ ۳۹۰ھ مین ابو نصر نے جو بلاد دیلم

قبول نہ کیا۔ ابونصر نے فوج جمع کرکے حملہ کیا ابوالفتح استاد ہرمز گورنر کرمان شکست کھاکر سیستان کی طرف بھاگا اور ابونصر نے جاکر جیرفت پر قبضہ کرلیا۔ اور کرمان کے اور بہت سے شہرون پر مسلط ہوگیا۔ بہاءالدولہ کو یہ خبر سنکر بہت صدمہ ہوا اور موفق ابوعلی بن اسمٰعیل کو بہت سے فوج کے ساتھ روانہ کیا وہ یلغار کرتا ہوا جیرفت کے قریب آپہونچا۔ ابونصر کے بہت سے آدمی اُس سے آملے اور وہ جیرفت مین داخل ہوگیا ابونصر اسوقت جیرفت سے آٹھ فرسخ پر تھا موفق نے اُسپر حملہ کرنا چاہا مگر تھکی ہوئی فوج نے انکار کردیا۔ آخر تین سو چیدہ آدمیون کو ساتھ لیکر اور باقیون کو جیرفت مین چھوڑکر ابونصر پر چڑھگیا یہان تک کہ منزل بمنزل تعاقب کرتے کرتے اُسکو مقام دارزین پر جالیا سخت لڑائی ہوئی۔ اسی ہنگام مین ابونصر کے ایک نمکحرام ملازم نے ابونصر کو قتل کرڈالا۔ اس طرح موفق کا بلاد کرمان پر قبضہ ہوگیا۔ اسکے بعد بلاد کرمان پر ابوموسیٰ سیاہ جیل (سیاہ چشم) کو گورنر مقرر کرکے بہاءالدولہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ بہاءالدولہ خود استقبال کو نکلا اور اسکی بڑی تعظیم وتکریم کی۔ مگر بعد چند روز کے اُسکو گرفتار کرلیا (جیسا کہ آگے بیان ہوگا) عجب بات یہ ہے کہ منجم نے موفق کو خبر دی تھی کہ ابونصر پیر کو مارا جائے گا۔ پس اُس پیر کے پانچ دن باقی رہ گئے تو موفق نے منجم سے کہا کہ اُس پیر کے صرف ۵ دن باقی رہ گئے ہین اور ہمین ابونصر کی خبر تک نہین کہ کہان ہے منجم نے کہا کہ اگر وہ اس پیر کو نہ مارا جائے تو آپ مجھے قتل کردیجیے گا۔ پس اُس پیر کو ابونصر مارا گیا (ابن اثیر)

کرمان سے واپس آکر موفق نے استعفا دیدیا بہاءالدولہ نے نامنظور کیا۔ دونون ضد کی موفق استعفا پر اصرار کرتا تھا اور بہاءالدولہ منظور نکرتا تھا۔ ابومحمد بن مکرم نے موفق کو صلاح دی کہ آپ اسمین اصرار نکیجیے مگر اُسنے نہ مانا۔ آخر جب بہاءالدولہ نے دیکھا کہ وہ کسی طرح نہین مانتا تو اُسے گرفتار اور اُسکا مال ضبط کرلیا۔ اور بغداد مین وزیر سابور کو لکھا کہ اُسکے اہل نسب کو گرفتار کرلے سابور نے چپکے سے اُن لوگون کو خبر کردی اور وہ بہانہ کرکرکے بھاگ گئے سنہ ۳۹۴ھ مین بہاءالدولہ نے موفق کو مروا ڈالا

اسی سنہ ۳۹۴ ہجری مین بہاءالدولہ نے ابومحمد بن مکرم کو عمان کا گورنر

ابو علی بن استاد ہرمز کا والیِ خوزستان مقرر ہونا

اسی سنہ ۳۹ھ مین بہاء الدولہ نے ابو علی بن استاد ہرمز کو خوزستان کی حکومت پر مقرر کیا اور عمید الجیوش کا خطاب دیا۔ خوزستان مین ابو جعفر حجاج بن استاد ہرمز کی بدانتظامی اور بدسلوکی سے ابتری پھیل گئی تھی۔ ابو علی نے یہان کا انتظام درست کیا اور کثرت عدل و داد کے ساتھ بہت سا مال بہاء الدولہ کے لیے اس علاقہ سے وصول کیا۔

طاہر بن خلف کرمان پر طاہر اپنے باپ خلف سے برگشتہ ہو کر اور اسکی فوج سے شکست کھا کر کرمان مین آیا کہ یہان اپنی حکومت قائم کرے۔ کرمان کے گورنر سیاہ چشم نے سستی کی اور اسکی کچھ پروا نہ کی یہان تک کہ طاہر نے اپنی جمعیت بڑھالی۔ اور ۳۹۱ھ مین جیرفت اور کرمان کے بعض دیگر علاقون پر قبضہ کر لیا۔ اب سیاہ چشم نے دیلمیون کو لیکر چڑھائی کی طاہر نے شکست دی۔ اور جو کچھ اسکے پاس رہ گیا تھا وہ بھی لے لیا۔ پھر بہاء الدولہ نے ابو جعفر استاد ہرمز کو فوج دیکر کرمان کیطرف روانہ کیا۔ اسنے طاہر کو سیستان کی طرف بھگا کر کرمان کو دوبارہ بہاء الدولہ کی سلطنت مین شامل کر دیا۔

فتنۂ بغداد اس سال ترک بہاء الدولہ کے نائب بغداد ابو نصر سابور پر پل پڑے اور وہ بغداد سے بھاگ گیا اور ترکون اور عامہ اہل کرخ مین فتنہ برپا ہو گیا۔ آپس مین بڑا کشت و خون ہوا بغداد کے اہل سنت نے اہل کرخ کے مقابلہ مین جو شیعہ تھے ترکون کی مدد کی۔ اہل کرخ ان سب کے مقابلہ مین کمزور رہ گئے۔ امیر اشرافون نے کوشش کر کے فتنہ کو فرو کرا دیا۔

بنی عقیل مداین پر سنہ ۳۹۲ھ مین قرواش بن مقلد نے بنی عقیل کو بھیجکر مداین کا محاصرہ کر لیا عمید الدولہ ابو جعفر حجاج نے جو اسوقت بہاء الدولہ کی طرف سے بغداد مین نائب تھا اپنی فوج بھیجکر بنی عقیل کو مداین سے بھگا دیا۔ اسکے بعد بنی عقیل نے ابو الحسن علی بن مزید کو جو بنی اسد کا سردار تھا اپنے سے ملا کر ایک قوت اور شوکت بہم پہونچالی۔ اور ملک گیری کے درپے ہوئے ابو جعفر حجاج نے بنی خفاجہ کو ملک شام سے اپنی مدد کو بلا لیا اور

بغداد مین فساد بوجعفر حجاج بنی عقیل کی سرکوبی کو نکلا تھا۔ پیچھے بغداد مین فساد شدید برپا کردیا تھا۔ آدمیون کو مارڈالا مالون کو لوٹ لیا اور گھرون کو آگ لگادی تھی بہاء الدولہ کو خبر ہوئی تو عراق کی حفاظت کیواسطے ابوعلی حسن بن ابوجعفر اُستاد ہرمز کو روانہ کیا اور ابوجعفر حجاج کو پیغام بھیجا کہ وہ کسی طرح کا وہم نہ کرے اطمینان رکھے ابوعلی کے بھیجنے مین اُسکے واسطے کوئی خرابی نہیں ہی۔ مگر وہ ابوعلی کے آنے کی خبر سنکر چلگیا اور نواح کوفہ مین چلا آیا۔ ابوعلی نے بغداد مین پہونچکر سیاست سے کام لیا اور فتنہ کو فرو کرکے امن قائم کردیا۔ یہ ۳۹۲ سنہ ھ کا واقعہ ہی۔

ابوعلی اور ابوجعفر مین جنگ ہوگئی۔ جب ابوعلی بغداد کا انتظام کررہا تھا ابوجعفر نے نواح کوفہ مین ترکون دیلمیون اور بنی خفاجہ کو جمع کرلیا ابوعلی نے بھی فوج جمع کی ۳۹۳ سنہ ھ مین نواح نعمانیہ مین دونو فوجون کا مقابلہ ہوا بڑی لڑائی ہوئی۔ ابوجعفر شکست کھاکر بھاگا۔ اور ابوعلی نے مطمئن ہوکر عراق سے خوزستان کیطرف مراجعت کی۔ سوس مین پہونچا تو خبر آئی کہ ابوجعفر پھر کوفہ کی طرف آگیا ہی۔ واپس پھرا اور پھر دونون ایک دوسرے کے مقابلہ مین ڈٹ گئے۔ اب ۳۹۴ سنہ ھ شروع ہوگیا تھا۔ اس وقت بہاء الدولہ نے ابوعلی کو خوزستان کیطرف بلالیا کہ ابوالعباس بن واصل پر چڑھائی کرے جو بطیحہ پر قابض ہوگیا تھا۔

فتنہ بغداد اسی ۳۹۳ سنہ ھ مین جب ابوعلی اور ابوجعفر مین جنگ ہورہی تھی۔ بغداد مین پھر فتنہ برپا ہوا بچے بدمعاش پھیل گئے عمید الجیوش ابوعلی بن اُستاد ہرمز نے بغداد مین پہونچکر مفسدون کا قلع قمع کردیا اور سنی شیعہ دونون کو اپنے مذہب کے اظہار کی ممانعت کردی ابن المعلم (شیخ مفید) فقیہ امامیہ کو شہر بدر کردیا۔ پھر شہر مین امن ہوگیا۔

ابوالعباس کا قبضہ بطیحہ پر ۳۹۴ سنہ ھ مین ابوالعباس بن واصل نے جو مہذب الدولہ کا ایک امیر تھا مہذب الدولہ کو بطیحہ سے نکالکر اُسکے تمام مال پر قبضہ کرلیا اور پھر بطیحہ مین اپنا نائب چھوڑکر بصرہ پر حملہ کیا اور لشکرستان کو نکالکر بصرہ پر قابض ہوگیا۔

لشکر ستان مہذب الدولہ کے پاس چلا آیا جو بغداد میں آگیا تھا۔ اب بہاء الدولہ کو انکے علاقہ
کا اندیشہ ہوا اسلیے فارس سے اہواز میں آیا اور عمید الجیوش کو عراق سے بلا کر اسکے مقابلہ پر
روانہ کیا۔ لڑائی ہوئی اور عمید الجیوش نے ابو العباس سے ہمت پاکر واسط میں قیام کیا اور
پھر فوج جمع کر کے بطیحہ پر چڑھائی کی۔ ابو العباس کا نائب بھاگ کر ابو العباس کے پاس
چلا آیا عمید الجیوش نے بطیحہ میں اپنا نائب بھیجا اہل بطیحہ نے منظور نہ کیا اور ہنگامہ برپا کر دیا
پس عمید الجیوش نے مہذب الدولہ کو بغداد سے بلایا اور اسکے ساتھ کشتیوں میں فوج روانہ
کی۔ اہل بطیحہ مہذب الدولہ کے آنے کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور شہر اسکے حوالہ کر دیا مہذب الدولہ
نے پچاس ہزار دینار سالانہ خراج بہاء الدولہ کو دینا منظور کیا اسکا کل علاقہ اسکے حوالہ
کر دیا گیا۔ اور وہ بدستور اپنے ملک میں حکمرانی کرنے لگا۔ یہ ۳۹۵ھ کا واقعہ ہے۔

اب ابو العباس نے دیلمیوں اور مختلف قسم کے لوگوں کی دس ہزار فوج جمع کر کے ذیقعدہ
۳۹۵ھ میں اہواز پر چڑھائی کر دی۔ اور نہر السدرہ پر بہاء الدولہ کی فوج کو شکست
دیکر اہواز تک آ پہونچا۔ بہاء الدولہ شکست کھا کر قنطرہ اربق کی طرف چلا گیا۔ اور
ابو العباس بکامیابی دار السلطنت اہواز میں داخل ہوا۔ اور بہاء الدولہ کے چھوڑے ہوئے تمام
مال و منال پر قبضہ کر لیا اور اکابر و تجار سے بہت سی رقمیں وصول کیں۔ مگر اسی اہواز میں قیام
کرنا ممکن نہوا کیونکہ قنطرہ اربق میں پہونچکر بہاء الدولہ نے ابو العباس کے دار الامارۃ بصرہ پر
چڑھائی کرنے کا سامان کر دیا۔ اس اندیشہ سے ابو العباس نے صلح کا پیغام بھیجا۔ اور بہاء الدولہ
نے اسکی جاگیر میں اضافہ کرنے کی شرط کو منظور کر کے صلح کر لی طرفین نے اس صلح پر حلف
اٹھا لیا اور ابو العباس مع اس تمام مال کو لیکر جو اہواز میں منگوایا تھا بصرہ کی طرف
مراجعت کر گیا۔

ابو احمد کی بحالی

۳۹۴ھ میں بہاء الدولہ نے نقیب ابو احمد والد سید رضی کو عراق
کے علویوں کی نقابت اور حج اور مظالم پر بحال کر دیا۔ اور قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ اور طاہر
ذو المناقب کا خطاب عطا کیا۔ شیراز میں جہاں ابو احمد نظر بند تھے یہ پروانہ بھیجا گیا عباسی

سید رضی کی نقابت

۳۹۶ھ مین بہاء الدولہ نے ابو احمد کے زیادہ ضعیف ہو جانے کی وجہ سے انکے بیٹے شریف رضی کو عراق کے علویین کا نقیب بنایا اور ان کو رضی ذی الحسبین اور انکے بڑے بھائی کو مرتضی ذو المجدین کا لقب عطا کیا۔ ابو احمد نے ۴۰۰ھ مین انتقال کر گئے ۳۰۴ھ مین پیدا ہوے تھے۔

ابو جعفر حجاج نے بغداد کا محاصرہ کر لیا

۳۹۷ھ مین ابو جعفر حجاج نے ایک بڑی جمعیت اکٹھے کر کے اور بدر بن حسنویہ سے مدد پا کر بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ اسی وقت عمید الجیوش ابو العباس ابن واصل سے لڑنے کے واسطے بہاء الدولہ کے پاس آیا ہوا تھا۔ ابو جعفر ایک مہینہ تک بغداد سے ایک فرسخ پر ڈیرے ڈالے رہا اور بغداد کے ترکون کا ایک گروہ جسکا سردار ابو الفتح بن عناز تھا شہر کی حفاظت کرتا رہا۔ اسی اثنا مین یہ خبر سنکر کہ ابو العباس نے شکست کھائی اور بہاء الدولہ کی قوت بڑھ گئی ہے ابو جعفر کے معاونون کا جی چھوٹ گیا وہ متفرق ہو گئے اور ابو جعفر حلوان چلا آیا اور مراسلات کر کے بہاء الدولہ سے صلح کر کے اسکی خدمت مین حاضر ہوا مگر بہاء الدولہ نے عمید الجیوش کے برا ماننے کے خیال سے اسکی طرف التفات نہ کی۔ ابو جعفر نے اہواز کی سکونت اختیار کی یہان تک کہ ۴۱۱ھ مین داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔

ابو العباس کا قتل ہونا

ابو العباس بہاء الدولہ سے صلح کر کے بصرہ مین حکومت کرتا رہا مگر ۳۹۶ھ مین اسنے پھر اہواز پر حملہ کر دیا۔ یہان بہاء الدولہ کے پاس فوج کم تھی اہواز چھوڑ کر ہٹ گیا اور ابو العباس پر قبضہ کر کے آگے بڑھا بہاء الدولہ کی فوج سے سخت لڑائی ہوئی ابو العباس کے بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ ماہ شعبان ۳۹۶ھ مین بھاگ کر بصرہ مین آیا۔ بہاء الدولہ نے اپنے وزیر ابو غالب کے ساتھ دوسری فوج روانہ کی اسنے بصرہ کا محاصرہ کر لیا دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا۔ وزیر کا حال تنگ ہو گیا اور اسکے پاس روپیہ تھڑ گیا۔ بہاء الدولہ سے مدد چاہی۔ اسنے مدد نہ پہونچائی کہ ابو العباس کی فوج نے ایسا جان توڑ کر حملہ کیا کہ وزیر اور اسکے سب ہمراہی بھاگ گئے

اور شکست ہونے ہی کو تھی کہ بعض دیلمیوں نے روکا اور پھر ابو العباس پر حملہ کر کے اُسے اور اسکی فوج کو بھگا دیا۔ ابو العباس کے بہت سے آدمی وزیر سے آملے۔ ابو العباس بھاگ کر کوفہ آیا اور وہان سے بدر بن حسنویہ کے پاس جانا چاہا۔ خانقین کے مقام پر پہونچا تو جعفر بن العوام نے جو بدر کی ماتحتی مین یہان حکومت کرتا تھا اسکی بہت خاطر و مدارات کی اور کہا کہ یہان سے فوراً ہی روانہ ہو جائیے مگر ابو العباس نے آرام لینا چاہا اور سو گیا۔ یہ خبر ابو الفتح بن عناز کو جو بہاء الدولہ کے تابعین سے تھا پہونچی اور وہان سے قریب بھی تھا۔ اُسنے خانقین کا محاصرہ کر کے ابو العباس کو گرفتار کر لیا اور ساتھ لیکر بغداد آیا۔ عمید الجیوش نے اُسے بہاء الدولہ کے پاس بھیجدیا۔ راستہ مین بہاء الدولہ کا قاصد اوس کی قتل کا حکم لاتا ہوا ملا۔ پس اُسے قتل کر کے اُسکا سر بہاء الدولہ کے پاس بھیجدیا گیا اور خورستان و فارس مین تشہیر کیا گیا۔

بدر سے جنگ وصلح بہاء الدولہ بدر کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا مگر ابن واصل سے مصروف و بیکار رہنے کیوجہ سے اُس کی طرف رخ نہ کرتا تھا۔ ابو العباس مارا گیا تو بہاء الدولہ نے عمید الجیوش کو اُسکے ملک پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ عمید الجیوش نے لشکر جمع کر کے بدر پر چڑھائی کر دی اور جندیسابور مین جا اترا۔ بدر نے لکھا کہ تم بنی عقیل سے تو اپنے علاقے چھڑا نہ سکے حالانکہ انکی سرحد بغداد سے ایک فرسخ پر آملی ہے مجبوراً تمکو ان سے صلح کرنی پڑی میری ملک اور قلعون کو کیونکر لے سکوگے۔ حالانکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ تمہارے پاس نہین ہے۔ اگر لڑائی ہوئی تو دو ہی باتین ہین۔ مین نے شکست کھائی تو تم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا مین اپنے قلعہ مین امن سے بیٹھ رہونگا اور اپنا مال خرچ کر کے گذارہ کرونگا اور جب عاجز آجاونگا تو مین ایک مرد صحرائی ہون کسی امر کی پروا نہین کرتا دور چلا جاونگا اور موقع دیکھکر پھر آجاونگا لیکن اگر تم کو شکست ہوئی تو پھر تم کو اجتماع میسر نہوگا اور تم کو تمہارے بادشاہ سے ضرر پہونچیگا۔ مناسب یہ ہے کہ مجھ سے اتنا روپیہ لیلو جس سے تمہارا بادشاہ راضی ہو جائے اور صلح کر لو۔ عمید الجیوش نے مان لیا اور جو روپیہ تیاری لشکر مین صرف ہوا تھا اُس سے لیکر مراجعت کی۔ یہ ۳۹۷ھ کا واقعہ ہے۔

فتنہ بغداد رجب ۳۹۸ھ مین بغداد مین پھر فتنہ برپا ہوا۔ ابتدا اسکی اسطرح ہوئی

آکر ان کو ایذا پہونچائی خوب گالیان دین اور بے آبروئی کی۔ شیخ مفید کے طرفدارون نے بھی
بدلہ لیا اور آپس مین ایک دوسرے کے خلاف کوششین ہونے لگین شیعون نے سنیون کے علماء
ابو حامد اسفرائنی اور ابن الاکفانی کا قصد کیا اور ان دونون کو گالیان دین اور دیگر فقہاء اہل سنت
کو ڈھونڈھنے لگے کہ ان کی خبر لین۔ وہ بھاگ گئے۔ اور لوگ ابو حامد اسفرائنی کو دار قطن کی طرف
بچاکر لیگئے۔ فتنہ عظیم برپا ہوا۔ بہاء الدولہ نے کچھ لوگون کو پکڑا اور امن قائم ہوگیا۔ ابو حامد
اپنی مسجد مین آگیا۔ اور شیخ مفید بہاء الدولہ کے حکم سے شہر بدر کر دیئے گئے۔ مگر علی بن مزید
کی سفارش سے پھر بلوائے گئے۔

کوفہ اور موصل مین مصر کے بنی فاطمہ کے نام کا خطبہ سنہ ۴۰۱ھ

مین قرواش والی موصل نے حاکم بامر اللہ صاحب مصر کا خطبہ اپنے تمام ملک موصل۔ انبار۔ مدائن
وکوفہ وغیرہ مین پڑھوا دیا۔ موصل مین خطبہ کا شروع اس طرح پر تھا الحمد للہ الذی انجلت
بنورہ غمرات الغضب وانہدت بقدرتہ ارکان النصب واطلع بنورہ شمس الحق
من الغرب۔ قادر باللہ خلیفہ نے قاضی ابوبکر باقلانی کو بہاء الدولہ کے پاس بھیجکر اسبات کی خبر
کی یہ بھی لکھا کہ علوی اور عباسی کوفہ سے بھاگ کر بغداد مین آگئے ہین۔ بہاء الدولہ نے قاضی کی تعظیم
وتکریم کی اور عمید الجیوش کو حکم بھیجا کہ فوج لیکر قرواش پر چڑھائی کرے اور ایک لاکھ دینار فوج کے
خرچ کے واسطے ارسال کیے۔ قاضی کو خلعت دیا اور عمان اور سواحل کی قضاوت مقرر کی۔ عمید الجیوش
نے قرواش پر فوج کشی کی اسنے عذر کیا اور بنی فاطمہ کا خطبہ موقوف کر دیا۔ اور پھر قادر باللہ
ہی کے نام کا خطبہ جاری کر دیا۔

عمید الجیوش کی وفات

سنہ ۴۰۱ھ مین عمید الجیوش ۹۴ سال کی عمر مین بمقام
بغداد فوت ہوگیا ۸ سال ساڑھے چار ماہ اسکی حکومت رہی شریف رضی نے اسکی تجہیز وتکفین کی
اسکا باپ ابو جعفر استاد ہرمز عضد الدولہ کے حجاب سے تھا عضد الدولہ نے ابو علی عمید الجیوش
کو صمصام الدولہ کی خدمت مین رکھا تھا صمصام الدولہ کی قتل ہونے کے بعد اسنے بہاء الدولہ
کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔ اسنے کئی مرتبہ بغداد کے فتنون کا قلع قمع کیا عمید الجیوش کے

کرنے سے منع کیا جبتک تحقیق نہو جاے کہ درحقیقت اُسکا کوئی وارث نہین ہی۔ مدت بعد اُس تاجر کا بھائی مصر سے ایک نوشتہ لیکر آیا کہ وہ ترکہ کا مستحق ہی۔ وہ عمید الجیوش کے دروازہ پر حاضر ہوا کہ وہ نوشتہ اُسکے سامنے پیش کرے دیکھا کہ ایک شخص دروازہ کی کھڑکی مین نماز پڑھ رہا ہے سمجھا کوئی دربان ہوگا۔ پہنچے وہ نوشتہ اُسکے حوالہ کیا اُسنے اُسکا مطلب پورا کر دیا جب تاجر کو معلوم ہوا کہ جس شخص نے اُس سے نوشتہ لیا تھا وہی عمید الجیوش تھا تو اُسے یہ بڑی بات معلوم ہوئی لوگون مین اپنے اس معاملہ کو ظاہر کیا اور سبنے کمال پسند کیا۔ تاجر کا بھائی دعائین دیتا ہوا مصر پہونچا اُس سے تمام واقعہ سنکر وہان کے لوگ بھی عمید الجیوش کی مدح وثنا مین رطب اللسان ہوے عمید الجیوش کو یہ حالات معلوم ہوے تو بہت خوش ہوا۔

فخر الملک کا والی عراق مقرر ہونا عمید الجیوش کی وفات پر بہار الدولہ نے فخر الملک ابو غالب محمد بن علی کو اس کی جگہ عراق کا والی مقرر کیا۔ بغداد سے کچھ فاصلہ پر پہونچا تو تمام ملکی اور فوجی افسر اور رؤساے بغداد استقبال کو آئے شہر آراستہ کیا گیا اور جب ماہ ذیحجہ مین بغداد مین داخل ہوا تو شاعرون نے اسکی مدح مین قصیدے پڑھے۔ صاحب تاریخ حدیقۃ الاقالیم لکھتے ہین کہ فخر الملک اول شخص ہی جس نے شبرات کے دن فقیرون کو حلوا تقسیم کیا اور وہی رسم اب تک چلی آتی ہے۔ بنی بویہ کا کوئی وزیر ابن عمید اور صاحب ابن عباد کے بعد اُس سے بڑھ کر نہین ہوا۔

مصر کے بنی فاطمہ کے نسب مین قدح سنہ ۴۰۲ھ مین قادر باللہ خلیفہ عباسی کی کوشش سے بغداد مین ایک محضر تیار کیا گیا۔ جس سے مصر کی علوی خلفاء کی نسب مین قدح کی گئی۔ اس محضر پر سید مرتضی۔ سید رضی۔ ابن بطحاوی علوی۔ ابن الازرق موسوی اور زکی ابو یعلی عمر بن محمد۔ ابن الاکفانی۔ ابن الخرزی۔ ابو العباس ابیوردی۔ ابو حامد اسفرائنی کشفلی۔ قدوری صمیری۔ ابو عبد اللہ بیضاوی۔ ابو الفضل فسوی۔ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان الملقب بشیخ مفید فقیہ شیعہ وغیرہ کے دستخط ثبت کرلے گئے تھے۔

بہاء الدولہ کی وفات ۵ جمادی الآخر سنہ ۴۰۳ھ کو بہار الدولہ بعارضہ صرع

باپ عضد الدولہ کے پاس نجف اشرف مین دفن کیا گیا۔

اسکے بعد اسکا بیٹا سلطان الدولہ ابوشجاع عراق۔ خوزستان اور فارس کا بادشاہ ہوا اسوقت ہمین مناسب معلوم ہوتا ہی کہ پہلے فخر الدولہ کی اولاد کے حالات قلمبند کردین جو فخر الدولہ کی وفات ۳۸۷ھ سے رے۔ ہمدان۔ اور اصفہان مین حکومت کر رہے تھے۔ اور جن کی حکومت کا ۴۳۳ھ مین طغرل بیگ سلجوقی کے ہاتھون خاتمہ ہوگیا۔ اسکے بعد سلطان الدولہ اور اسکے جانشینون کے حالات بیان کیے جائینگے۔

(۱۱) مجد الدولہ بن فخر الدولہ (۱۲) شمس الدولہ (۱۳) سماء الدولہ

شمس المعالی قابوس کی چڑھائی فخر الدولہ بن رکن الدولہ بادشاہ عراق عجم ۳۸۷ھ مین فوت ہوگیا تھا اور اسکی جگہ اوسکا بیٹا مجد الدولہ ابوطالب رستم رے مین بادشاہ بنایا گیا تھا چونکہ اسکی عمر اسوقت چار سال کی تھی سلطنت کا جزوی کلی انتظام اسکی والدہ سیدہ کے ہاتھ مین تھا۔ اسوقت شمس المعالی قابوس نیشاپور مین تھا۔ انتظام حکومت ایک عورت کے ہاتھ مین دیکھکر اوسنے ۳۸۸ھ مین اپنے ایک سپہ سالار کو ملک گیری کیواسطے روانہ کیا۔ اوسنے جبل شہریار۔ استنداد آملی اور جرجان فتح کرلیا۔ اور ان علاقونسے مجد الدولہ کے عاملونکو نکالدیا ماہ شعبان مین خود قابوس نیشاپور سے جرجان مین آیا رے کا لشکر مقابلہ مین آیا مگر شکست کھائی اور قابوس نے جرجان سے استرآباد تک کا کل علاقہ فتح کرلیا۔ ان علاقونکے فتح کرنیکے بعد قابوس کا یہ سپہ سالار دم استقلال بھرنے لگا رے سے ایک فوج مجد الدولہ کے ماموں مرزبان کی سرکردگی مین روانہ کیگئی اور اس سپہ سالار کو شکست دیکر قید کرلیا گیا مگر مرزبان مجد الدولہ سے وحشت رکھتا تھا اوسنے مفتوحہ علاقون مین قابوس کے نام کا خطبہ پڑھدیا تمام مملکت جبل ملک جرجان و طبرستان سے ملحق ہوگئی اور قابوس نے اپنے بیٹے منوچہر کو ان علاقونکا گورنر بنا دیا اوسنے رویان و سالوس کو بھی فتح کرلیا۔ اسکے بعد قابوس نے مراسلات کرکے محمود غزنوی سے دوستی کرلی تاکہ اوس کی حمایت مین رے کی فوج سے امن مین رہے۔

وزیر ضبی ۳۹۳ھ مین مجد الدولہ کا وزیر ابو العباس احمد ضبی رے سے بھاگ کر

وزیر ہوا۔ ابوالعباس احمد بن ابراہیم ضبی ۳۹۸ھ میں بمقام بروجرد فوت ہو گیا اور شہد حسین
مین دفن کیا گیا۔

مجدالدولہ کی گرفتاری اور بحالی رے کی سلطنت کا تمام انتظام مجدالدولہ
کے ہاتھ مین تھا جب خطیر ابو علی بن علی بن قاسم وزیر ہوا۔ تو سیدہ کے اختیارات مین
کمی ہو گئی۔ اور وہ ناراض ہو کر بدر بن حسنویہ کے پاس چلی گئی۔ اور ۳۹۷ھ مین بدر اور اپنے
دوسرے بیٹے شمس الدولہ کو ساتھ لیکر رے کا محاصرہ کر لیا۔ مدت تک سخت لڑائی ہوتی رہی بالآخر
سیدہ نے فتح پائی اور شہر مین داخل ہو کر مجدالدولہ کو پکڑ کر اسکی مان کے حوالہ کر دیا سیدہ نے
مجدالدولہ کو قید کر کے اسکے بھائی شمس الدولہ کو رے کا بادشاہ بنا دیا اور خود بدستور نظم و نسق
امور سلطنت پر حاوی ہو گئی۔ بدر نے اپنے ملک کو مراجعت کی شمس الدولہ ایک سال تک رے
مین رہا۔ پھر اسکے والدہ نے اس سے ناراض ہو کر مجدالدولہ کو قید سے نکالکر بادشاہی پر بحال
کر دیا اور شمس الدولہ اپنے علاقہ ہمدان مین واپس چلا آیا۔ اور سیدہ بدستور کار و بار سلطنت انجام
دینے لگی۔ وہی بادشاہون کے رسائل سنتی اور جواب لکھواتی۔ پردہ رقیق کے پیچھے سے وزیر
اور عارض سے گفتگو کرتی اور حکم جاری کراتی تھی ایک دفعہ محمود غزنوی نے اسے لکھا کہ میرے
نام کا سکہ و خطبہ جاری کر دے ورنہ جنگ کے واسطے آمادہ ہو جا۔ سیدہ نے جواب مین لکھوایا
کہ جب تک میرا شوہر زندہ تھا مجھے یہی اندیشہ رہتا تھا کہ اگر سلطان (محمود) اس امر کی فرمایش
کرے تو کیا تدبیر کی جائے گی۔ اب مجھے وہ اندیشہ جاتا رہا کیونکہ سلطان عاقل و دانا ہے۔
لڑائی کا انجام خدا ہی جانتا ہے اگر مجھپر فتح پائے گا تو اسکا کچھ نام ہو گا لوگ یہی کہین گے کہ ایک
بیوہ پر غالب آیا۔ اور اگر مجھسے شکست کھائی تو قیامت تک اسکے نام پر یہ دھبہ رہ جائیگا۔ یہ جواب
سنکر محمود اپنے ارادہ سے باز آیا۔

قم کا محاصرہ شمس الدولہ اپنی والدہ سے ناراض ہو کر ہمدان مین واپس آ گیا تھا تھوڑے
دنون کے بعد اسنے بدر بن حسنویہ سے مدد لیکر قم کا محاصرہ کر لیا اور ایک طرف سے فوج گھسکر

متفرق ہوگئی۔

ابو جعفر بن کاکویہ مجد الدولہ کی والدہ نے اپنے ماموں کے بیٹے ابو جعفر علاء الدین بن دشمنزیار کو اصفہان کا گورنر بنا دیا تھا جب وہ اپنے بیٹے سے جدا ہو کر بدر کے پاس چلی گئے تھے تو ابو جعفر علاء الدین بہاء الدولہ کے پاس آ کر رہنے لگا تھا جب مجد الدولہ کی والدہ نے دوبارہ دسے پر قبضہ پایا تو ابو جعفر بھاگ کر اُسکے پاس چلا آیا۔ اور سیدہ نے پھر اُسے اصفہان پر مقرر کر دیا ابو جعفر نے اصفہان میں اپنے پاؤں جما لیے اور اپنی شان و قوت کو بڑھا لیا۔ یہ ۳۹۸ھ کا واقعہ ہے۔ ابو جعفر کا باپ دشمنزیار کاکویہ کے نام سے مشہور ہے کاکویہ دیلمی زبان میں ماموں کو کہتے ہیں وہ سیدہ کا ماموں تھا۔

بدر اور اُس کے بیٹے ہلال کا قتل ہونا ۔ جب بدر کو اُسکے بیٹے ہلال نے قید کر لیا تو لوگوں نے صلاح دی کہ بدر کو قتل کر ڈالے مگر اُسنے یہ کہکر انکار کیا کہ مجھے عاق ہونا منظور نہیں۔ اور باپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ بادشاہ رہیں میں سپہ سالاری کا کام کروں گا مگر بدر نے فریب کیا اور کہا کہ نہیں تمہیں بادشاہی کرو مجھے تو صرف ایک قلعہ دیدو کہ اسمیں خدا کی عبادت میں مصروف رہوں جب بدر کو قلعہ ملگیا تو اُسنے اُسے مستحکم کر لیا اور بہاء الدولہ سے درخواست کی کہ آپ ہلال کے ملک پر چڑھائی کیجیے۔ بہاء الدولہ نے فخر الملک کو لکھا اور وہ ہلال کو گرفتار کر کے بغداد میں لے آیا۔ یہ ۴۰۰ھ کا واقعہ ہے۔

۴۰۵ھ میں بدر نے حسین بن مسعود کردی پر چڑھائی کی حصن کوسجد کا محاصرہ کیے پڑا تھا کہ اپنے مصاحب کے ہاتھ سے مارا گیا۔ حسین بن مسعود نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور مشہد علی میں اسکی لاش دفن کرا دی۔ اسکے بعد ابو طاہر شمس الدولہ بن فخر الدولہ نے بدر کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا اور طاہر بن ہلال بن بدر کو گرفتار کر لیا۔ یہ خبر سنکر سلطان الدولہ نے ہلال کو رہا کر دیا اور بہت سی فوج کو دیکر روانہ کیا کہ اپنے باپ کے ملک پر جا کر قبضہ کرے۔ ذیقعدہ ۴۰۵ھ میں شمس الدولہ کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ ہلال کے ہمراہی بھاگ گئے وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا اور اُسکے ساتھی خراب و خستہ بغداد میں واپس آئے۔

بدر کی سلطنت میں سابور خواست - دینور - بردجرد - نہاوند اسد آباد اور ان شہروں کا درمیانی علاقہ اور ایک حصہ علاقہ اہواز کا شامل تھا -

شمس الدولہ کا رے پر قبضہ ۴۰۵ھ میں بدر اور اسکے بیٹے ہلال کے مارے جانے سلطان الدولہ کی فوج کو شکست دینے اور بدر کے ملک پر قبضہ کر لینے کے بعد شمس الدولہ نے رے پر چڑھائی کی - مجد الدولہ اور اسکی والدہ رے کو چھوڑ کر دنباوند کیطرف چلے گئے - رے کی فوج نے شمس الدولہ کی اطاعت قبول کر لی اور وہ شہر رے میں داخل ہو گیا اور پھر اپنے بھائی اور والدہ کی طلب میں نکلا - اسوقت لشکر نے اُدھم مچا دیا اور اس سے بڑی بڑی رقمیں طلب کیں - لہٰذا وہ ناچار ہو کر ہمدان کیطرف واپس چلا آیا اور اپنے بھائی اور والدہ کو لکھ بھیجا کہ رے میں واپس چلے آئیں -

ابو جعفر بن کاکویہ کا قبضہ ہمدان پر شمس الدولہ والی ہمدان ۴۱۲ھ میں فوت ہو گیا اور اسکا بیٹا ابو الحسن سماء الدولہ اسکی جگہ بادشاہ ہوا اُسنے بردجرد کے جاگیردار فرہاد بن مرداویج کا محاصرہ کر لیا - فرہاد نے ابو جعفر بن کاکویہ والی اصفہان سے مدد مانگی اسنے اسکی مدد کو فوج روانہ کر دی جسنے سماء الدولہ کو ہٹا دیا - اب ابو جعفر علاء الدولہ بن کاکویہ اور فرہاد نے ملکر ہمدان کا محاصرہ کر لیا سماء الدولہ کے سپہ سالار تاج الملک قوہی نے ان کو ہٹا دیا - اور علاء الدولہ جربادقان کیطرف چلا آیا - تاج الملک نے یہاں آکر اسکا محاصرہ کر لیا مگر علاء الدولہ نے جربادقان کے ترکوں کو ملا کر اسے ہٹا دیا اور پھر ہمدان پر چڑھائی کی - تاج الملک اور اسکی فوج نے شکست کھا کر فرار کیا اور سماء الدولہ اور تاج الملک مغلوب ہو کر علاء الدولہ کے قبضہ میں آگئے علاء الدولہ ان دونوں کو ساتھ لیے ہوئے ہمدان میں داخل ہوا اور ہمدان اور اسکے تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا - اور امراے دیلم میں سے بعض کو قتل اور بعض کو قید کیا یہ ۴۱۴ھ کا واقعہ ہے -

مجد الدولہ کے ملک پر محمود غزنوی کا متصرف ہو جانا

اختلال اور بدنظمی واقع ہو گئی۔ فوج نے مجد الدولہ کو تنگ کیا اور اُسنے مجبور ہو کر اپنے لشکر کی شکایت محمود بن سبکتگین کو لکھ بھیجی اور خود عورتون اور مطالعہ اور کتابت کتب مین مشغول و مصروف رہتا تھا۔ مجد الدولہ کی تحریر پر محمود نے اپنے حاجب کے ماتحت ایک فوج روانہ کر دی اُسنے رے مین آکر امن قائم کر دیا اور مجد الدولہ اور اُسکے بیٹے ابو دلف کو قید کر لیا۔ یہ خبر سنکر ربیع الاول سنہ ۴۲۰ھ مین محمود خود رے کی طرف آیا منوچہر بن قابوس والی جرجان و طبرستان نے محمود کی اطاعت قبول کی۔ رے مین پہونچکر محمود نے دس لاکھ دینار نقد اور ۵ لاکھ دینار کے جواہر ۶ ہزار کپڑون کے تھان اور بیحد و شمار آلات وغیرہ جو خزانہ رے مین تھے اپنے قبضہ مین کر لیے مجد الدولہ کو مقید کر کے غزنی روانہ کر دیا۔ اس طرح عراق عجم مین بنی بویہ کی سلطنت کا خاتمہ محمود غزنوی کے ہاتھون سنہ ۴۲۰ھ مین ہو گیا اسکی ایک شاخ جو علاء الدولہ ابن کاکویہ نے اصفہان مین قائم کی تھی اسکا خاتمہ بہت سے انقلابات کے بعد طغرل بیگ سلجوقی نے سنہ ۴۴۳ھ مین کر دیا جیسا کہ ابھی بیان کیا جاتا ہے۔

مجد الدولہ کو غزنی روانہ کر کے محمود نے قزوین اور اُسکے دیگر قلعون پر قبضہ کیا شہر سادہ اور آوہ اور یافت فتح کر لیے اور وہان کے حاکم ولکین کو پکڑ کر خراسان بھیجدیا۔ بہت سے باطنیہ فرقہ کے لوگون کو قتل کیا اور معتزلیون کو خراسان کی طرف نکال دیا۔ اور فلسفہ اور مذہب اعتزال اور نجوم کی کتابون کو جلا دیا اور باقی کتابین منگوا لیین جو سو اونٹون پر لادی گئین۔ اب محمود کے نام کا خطبہ بلاد جبل مین حدود ارمینیا تک جاری ہو گیا پھر محمود کے بیٹے مسعود نے زنجان اور ابہر فتح کر لیا۔ علاء الدولہ نے بھی اصفہان مین محمود کے نام کا خطبہ پڑھ دیا۔ ان سب امور سے فارغ ہو کر محمود اپنے بیٹے مسعود کو رے مین اپنا نائب مقرر کر کے خراسان واپس آیا سنہ ۴۲۱ھ مین مسعود نے چڑھائی کر کے علاء الدولہ سے اصفہان بھی چھین لیا اور اپنے اصحاب مین کسی کو اصفہان کا نائب بنا کر رے کی طرف مراجعت کی۔ اور علاء الدولہ تستر مین ابو کالیجار والی فارس کے پاس چلا آیا۔ سنہ ۴۲۱ھ مین جب محمود غزنوی کا انتقال ہو گیا اور اسکا بیٹا مسعود رے مین اپنا نائب چھوڑ کر اپنے باپ کی تختگاہ کو روانہ ہو گیا۔ تو علاء الدولہ نے تستر (شوستر)

خوار الرے اور دنیا وند بھی چھین لیا۔ یہ خبر پاکر مسعود نے خراسان سے ایک فوج روانہ کر دی
اس فوج نے بڑی لڑائی کے بعد دنیا وند اور پھر رے فتح کر لیا۔ علاء الدولہ زخمی ہو کر قلعہ فردجان
مین آیا جو ہمدان سے ۵ فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس قلعہ کو مضبوط کر کے ہو بیٹھا سنہ ۴۲۱ھ
مین جب مسعود کو اپنے ہندوستان کی گورنر کی بغاوت فرو کرنے ہندوستان کی طرف جانا پڑا
تو مصلحت وقت دیکھکر ایک رقم خراج مقرر کر کے علاء الدولہ کو اصفہان کی حکومت دیدی
(علاء الدولہ پہلے اس سے اصفہان کی درخواست کر ہی چکا تھا) مگر سنہ ۴۲۵ھ مین علاء الدولہ
نے بغاوت کی تو ابو سہل حمدونی نے جو مسعود کیطرف سے رے کا گورنر تھا علاء الدولہ کو شکست
دیکر اصفہان کو لوٹ لیا علاء الدولہ نے قلعہ ایلنج مین جو ابو کلیجار کی حکومت مین تھا
پناہ لی۔ اس موقع پر شیخ ابو علی سینا اصفہان مین علاء الدولہ ہی کے پاس تھا۔ اسکی کتابین
بھی لوٹ کر غزنی بھیجی گئین۔ اور علاؤ الدین حسین جہان سوز کے غزنی پھونکنے کے وقت جل گئین
سنہ ۴۲۷ھ مین علاء الدولہ نے ابو سہل کو اصفہان مین گھیر لیا اور کئی حملون کے بعد اصفہان کو
فتح کر کے بدستور حکومت کرنے لگا۔ یہان تک کہ محرم سنہ ۴۳۳ھ مین فوت ہو گیا۔ اور اسکی جگہ اسکا
بڑا بیٹا ظہیر الدین ابو منصور فرامرز اصفہان کا بادشاہ ہوا۔ اسنے سنہ ۴۳۷ھ مین ابو کلیجا مین
سلطان الدولہ کی اطاعت قبول کر کے اپنے تمام علاقہ مین اسکے نام کا خطبہ جاری کر دیا علاء الدولہ
کا دوسرا بیٹا ابو کلیجار گرشاسپ نہاوند مین بلاد جبل سے اور تیسرا بیٹا ابو حرب قلعہ نطنز مین
حکومت کرنے لگا تھا پھر ابو منصور نے نطنز بھی ابو کلیجار گرشسپ ہی کو دیدیا۔

سلجوقیون کی ملک گیری

سنہ ۴۲۹ھ مین طغرل بیگ سلجوقی[۱] نے محمود غزنوی کی
اولاد سے خراسان چھین لیا اور سنہ ۴۳۲ھ مین نیشاپور مین داخل ہو گیا اور اسے دار السلطنت
بنایا پھر مسعود بن محمود سے سنہ ۴۳۳ھ مین جرجان و طبرستان اور سنہ ۴۳۴ھ مین خوارزم فتح کر لیا
اور طغرل کے مادری بھائی ابراہیم ینال نے رے اور یزدجرد اور سنہ ۴۳۴ھ مین ابو کلیجار گرشاسپ

[۱] افراسیاب کی ۳۴ وین پشت مین سلجوق نامی ایک بہادر سردار تھا جس نے اسلام قبول کر لیا تھا اس کے ہم

سے ہمدان چھین لیا۔ اور بہت سا مال لیکر رے کی طرف واپس آیا اسوقت طغرل بھی رے مین آگیا۔ اور گرشاسف جو سابور خاست کی طرف چلا گیا تھا پھر ہمدان مین آگیا۔ طغرل نے مجد الدولہ کے بیٹے فنا خسرو سے قلعہ طبرک چھین لیا جو مجد الدولہ کی جلاوطنی کے وقت اسکی اولاد کے پاس چھوڑ دیا گیا تھا۔ سنہ ۴۳۰ھ مین طغرل نے ابراہیم نیال کو بھیجکر جسنے پھر ہمدان اور ابوالشوک کا تمام علاقہ دینور سے حلوان تک فتح کرلیا۔ سنہ ۴۳۳ھ مین طغرل نے اصفہان کا محاصرہ کرلیا اور ابو منصور سے بہت سا مال لیکر اور اپنا خطبہ اصفہان مین جاری کرا کے مراجعت کی۔

جب ابوکلیجار بن سلطان الدولہ نے دیکھا کہ طغرل ملکون پر قابض ہوتا چلا آتا ہے تو مصالحت کا خط لکھا اور سنہ ۴۳۹ھ مین اس طرح صلح ہو گئی کہ ابوکلیجار نے اپنے بیٹے کا نکاح طغرل سے اور طغرل کے بھائی داؤد نے اپنی بیٹی کا نکاح ابوکلیجار کے بیٹے ابو منصور فولاد ستون سے کردیا۔ اور طغرل نے ابراہیم نیال کو لکھدیا کہ سلسلہ فتوحات کو آگے نہ بڑھاے۔ سنہ ۴۴۱ھ مین طغرل اور ابراہیم نیال مین جھگڑا ہو گیا اور طغرل نے ابراہیم سے رے اور علاقہ جبال چھین لیا۔

محرم سنہ ۴۴۳ھ مین طغرل نے کامل سال بھر کے محاصرہ کے بعد اصفہان کو فتح کرکے ابو منصور علاء الدولہ اور اسکی فوج کو یزد اور ابرقوہ مین جاگیرین دیدین۔ اسکا تمام مال و دولت رے مین لایا اور رے کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ اسوقت سے فخر الدولہ بویہی کے خاندان کی سلطنت رے۔ اصفہان اور ہمدان وغیرہ سے بالکل بھی منقرض ہو گئی۔ اور خاندان بویہ مین سے صرف ابوکلیجار بن سلطان الدولہ کے پاس عراق اور فارس باقی رہ گیا۔ اب پھر ہم سنہ ۴۰۳ھ وفات بہاء الدولہ سے اپنے سلسلہ بیان پر آجاتے ہین۔

(۱۴) ابو شجاع سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ

تخت نشینی

سنہ ۴۰۳ھ مین بہاء الدولہ کی وفات کے بعد اسکا بیٹا سلطان الدولہ بادشاہ ہوا۔ اور ارجان سے شیراز مین آکر اپنے بھائی جلال الدولہ ابو طاہر کو بصرہ کا اور دوسرے بھائی ابوالفوارس کو کرمان کا گورنر مقرر کیا۔

سنہ ۴۰۶ھ مین عمید الجیوش

[illegible] فوت ہوگیا اسی سال شریف رضی جامع

نہج البلاغہ کا انتقال ہوا۔ سید رضی کے جنازہ مین سب شریک ہوے مگر ان کے بھائی سید مرتضیٰ فرط محبت سے شریک جنازہ ہونے کی تاب نہ لاسکے۔ سید رضی کے بعد سید مرتضیٰ علیہ علویون کے نقیب مقرر ہوے۔

سنی شیعہ کا فساد

محرم سنہ ۴۰۶ھ مین کرخ کے شیعون اور باب الشعیر مین کے سنیون مین فتنہ برپا ہوا محلہ قلائین لوٹ لیا گیا فخر الملک نے شیعون ہی کو دبایا اور یوم عاشورا کی ماتم داری اور لباس ماتم پہننے کی ممانعت کر دی۔

سنہ ۴۰۷ھ مین واسط کے سنی شیعون مین سخت فتنہ برپا ہوا سنی غالب آگئے بہت سے علوی شیعہ سردار بھاگ کر علی بن مزید کے پاس حلہ مین آ کر خواہان امداد ہوئے

ف۱ السید الاجل ذو المجدین ابو القاسم الشریف المرتضیٰ علم الہدیٰ علی بن الحسین بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الامام موسیٰ الکاظم شریف عراق و مجتہد علی الاطلاق اور مرجع فضلاے آفاق شاگرد تھے شیخ مفید علیہ الرحمہ کے۔ بہت سی کتب جیدہ تصنیف کین جن مین سے مشہور یہ ہین امالی فی التفسیر والادب کتاب الشافی فی الامامت۔ الغرر والدرر دیوان شعر اور چند کتب فقہ۔ سید مرتضیٰ کو ابن خلکان نے امام ائمۃ العراق لکھا ہے سنہ ۳۵۵ھ مین پیدا ہوے یکشنبہ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۴۳۶ھ کو وفات ہوئی

السید الشریف الرضی محمد بن الحسین ابو الحسن ذو الحسبین چھوٹے بھائی تھے سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے۔ یہ بھی شیخ مفید رہ کے شاگرد تھے۔ علم و فضل مین درجہ کمال رکھتے تھے شاعر بھی اعلیٰ درجہ کے ایسے تھے کہ اشعر العرب سمجھے جاتے تھے۔ دیوان شعر ان کا بہت مشہور ہے نہج البلاغہ (کلام جناب امیر) انھین کا جمع کیا ہوا ہے۔ سنہ ۳۵۹ھ مین پیدا ہوے تھے ان کے والد ابو احمد حسین سنہ ۳۰۴ھ مین پیدا ہوے اور سنہ ۴۰۰ھ مین فوت ہوے تھے مفصل حالات ان بزرگوارون کے اگر ممکن ہوا تو خاندان بویہ کا حال ختم کرنے کے بعد معرض تحریر مین آئین گے ورنہ ہماری تاریخ اسلام کے اُس حصہ مین جو مشاہیر اسلام کے نام سے موسوم ہوگا انشاءاللہ۔

ف۲ اسی سال معز بن بادیس بادشاہ افریقہ کے حکم سے تمام بلاد افریقہ مین شیعون کا

قتل [illegible]

نے معتزلہ اور شیعہ کے رد مین ایک رسالہ لکھا وہ جمعہ کو مساجد مین سنایا جاتا تھا۔ اس امر کی ممانعت کی گئی تھی کہ کوئی اسکے مضامین سے متعلق کسی قسم کا مناظرہ نکرے اور جسنے ایسا کیا اس کو سزا دیجائیگی۔

۴۰۸ھ مین جب سلطان الدولہ واسط کا فتنہ فرو کرنے کیلئے گیا ہوا تھا خبر پہونچی کہ بغداد مین پھر سنی شیعون مین جھگڑا ہو گیا۔ پس ابن سہلان ۴۰۹ھ مین بغداد کی طرف آیا۔ اوباش و عیار اس کے آنے کی خبر سنتے ہی بھاگ گئے عباسیون کے ایک گروہ اور شیخ مفید کو شہر بدر کرکے امن قایم کر دیا۔

فخر الملک کا قتل ہونا

ربیع الاول ۴۰۷ھ مین سلطان الدولہ نے اپنے عراق کے نائب وزیر فخر الملک[۱] ابو غالب کو گرفتار کرا کے قتل کرا دیا اور ابو محمد حسن بن سہلان کو وزیر بنایا اور عمید اصحاب الجیوش خطاب دیا۔ حسن بن سہلان ۳۶۱ھ مین بمقام رامہر فریدا ہوا تھا۔

ابوالفوارس کی بغاوت

۴۰۷ھ مین ابوالفوارس والی کرمان نے بغاوت کی اور بیخبری مین حملہ کرکے شیراز فتح کر لیا سلطان الدولہ نے فوج بھیجی اور وہ شکست کھا کر کرمان واپس آیا۔ اُسے کرمان سے بھی نکال دیا گیا اور وہ بست مین محمود غزنوی سے مدد لینے آیا اور محمود سے مدد لیکر اُسنے کرمان فتح کر لیا۔ اور پھر شیراز بھی لیلیا وجہ یہ ہوئی کہ اسوقت سلطان الدولہ بغداد کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ لیکن جب سلطان الدولہ کو ان واقعات کی خبر ہوئی تو وہ واپس پھرا اور ۴۰۸ھ مین ابوالفوارس کو شکست دیکر کرمان کیطرف بھگا دیا اور فارس پر قبضہ کر لیا۔ پھر فوج بھیجکر کرمان بھی فتح کر لیا۔ مگر بعد مین سلطان الدولہ نے

---

[۱] ابو غالب فخر الملک محمد بن علی بن خلف الواسطی۔ ابن کثیر لکھتا ہے کہ ابو غالب نہایت کریم۔ جواد۔ باذل اور نیک نہاد وزیر تھا صلات اور صدقات بہت دیتا تھا ہر روز ہزار فقیرونکو کپڑے پہناتا۔ اول اسی نے شب نصف شعبان کو فقیرونکو حلوا تقسیم کیا۔ تشیع کیطرف مائل تھا۔ ۴۰۷ھ مین سلطان الدولہ نے اسے اہواز مین قتل کرا دیا اور اوسکے مال مین سے مبلغ ۱۲ لاکھ اور بروایت ابن اثیر دس لاکھ دینار ضبط کئے گئے اور اُسکی املاک اور اثاث اور متاع اسکے علاوہ تھی قتل کے وقت ابو غالب کی عمر پچاس سال اور چند ماہ کی تھی۔ ابن اثیر نے اسکے قتل کا واقعہ ۴۰۷ھ مین لکھا ہے اور عمر ۵۲ سال ۱۱ ماہ کی عراق مین ۵ سال ساڑھے چار ماہ حکومت کی۔ اہواز مین قتل ہوا نجف مین دفن کیا گیا۔

۵۲ ابن کثیر لکھتا ہے کہ حسن بن مفضل ابن سہلان ... محمد ... وزیر سلطان الدولہ نے حائر شریف حضرت امام حسین

سلطان الدولہ بغداد مین

۴۰۹ھ مین سلطان الدولہ بغداد مین آیا۔ عضد الدولہ کیلئے تین وقت نوبت بجا کرتی تھی اسنے پانچ وقت نوبت بجانا مقرر کیا۔ اسی سال ابن سہلان سلطان الدولہ سے بھاگ کر ہیت مین چلا آیا۔ اور قرواش کے پاس رہنے لگا۔ سلطان الدولہ نے اُسکی جگہ ابو القاسم جعفر بن ابو الفرج بن فسانجس کو جو ۳۵۹ھ مین بغداد مین پیدا ہوا تھا وزیر بنایا۔ مگر ۴۱۰ھ مین اُسے گرفتار کر کے ذو السعادتین ابو غالب حسن بن منصور کو جو ۳۵۲ھ مین سیدان مین پیدا ہوا تھا وزیر بنایا۔

مشرف الدولہ بن بہاء الدولہ کا بغداد پر تسلط

آخر ذیحجہ ۴۱۱ھ مین لشکریون نے سلطان الدولہ پر ہجوم کیا کہ ابو علی شرف الدولہ کو عراق کا والی بنایا جائے۔ اور آخر یہ قرار پایا کہ شرف الدولہ عراق واہواز مین اور سلطان الدولہ کرمان وفارس مین حکمرانی کرے۔ پس سلطان الدولہ ابن سہلان کو اپنے پاس بلا لیا اور اُسکو ساتھ لیکر اہواز کی طرف روانہ ہوا۔ اور شرف الدولہ کو بغداد مین اپنا نائب مقرر کیا۔ اور دونون نے یہ عہد کیا کہ ابن سہلان کو خلیفہ اور وزیر نہ بنائین گے۔ مگر سلطان الدولہ نے شوستر (تستر) مین پہنچکر ابن سہلان کو وزیر بنا لیا اور روانہ کیا کہ شرف الدولہ کو بغداد سے نکالدے واسط کے قریب لڑائی ہوئی۔ ابن سہلان کو پکڑ کر اندھا کر دیا گیا اور بغداد مین شرف الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ خلیفہ عباسی نے اُسکو شہنشاہ کا خطاب عطا کیا۔ یہ آخر ذیحجہ ۴۱۱ھ کا واقعہ ہے۔ جلال الدولہ والی بصرہ بھی شرف الدولہ سے ملگیا۔ اور محرم ۴۱۲ھ مین اسنے بصرہ مین شرف الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھوا دیا۔ اسکے بعد سلطان الدولہ نے شرف الدولہ سے متوحش ہو کر اہواز پر فوج کشی کی۔ وہان کے ترکون نے مدافعت کی اور شرف الدولہ کی دعوت کا اعلان کر دیا اُسوقت سلطان الدولہ وہان سے ہٹ آیا مگر پھر ۴۱۲ھ مین اپنے بیٹے ابو کلیجار کو بھیجکر اہواز پر قبضہ کر لیا آخر ۴۱۳ھ مین ابو محمد بن مکرم صاحب سلطان الدولہ اور موید الملک ابو الحسین بن الحسن رخجی وزیر شرف الدولہ نے جو اسی سال وزیر مقرر ہوا تھا دونون بھائیون مین اس شرط پر صلح کرا دی۔ کہ عراق مین شرف الدولہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲ کی فصیل تعمیر کرائی ۴۰۶ھ مین شہید ہوا ۱۲

کی واپس گیا۔

اسی سال شرف الدولہ نے واسط مین ایک بیمارستان بنایا جسکے واسطے طبیب اور دواؤن اور بیمارون کے کھانے پینے کا انتظام مقرر کیا اور اُسکے واسطے بہت سے اوقاف مقرر کیے۔

سلطان الدولہ کی وفات

شوال ۴۱۵ھ مین سلطان الدولہ شیراز مین فوت ہوگیا۔ عمر ۲۳ سال۔ ابو محمد بن مکرم اسکا وزیر اعظم تھا۔ وہ اسکے بیٹے ابو کلیجار کو بادشاہ بنانا چاہتا تھا۔ جو اسوقت اہواز کا گورنر تھا۔ اور ترک سلطان الدولہ کے بھائی قوام الدولہ ابو الفوارس والی کرمان کی بادشاہی چاہتے تھے۔ سلطان الدولہ کی وفات پر ابن مکرم نے ابو کالیجار کو بلانے کیلئے آدمی بھیجے اور ترکون نے ابو الفوارس کو بلا بھیجا۔ ابو کالیجار نے آنے مین تاخیر کی اور ابو الفوارس کو عادل ابو منصور بن مافنہ بہت جلد شیراز مین لے آیا۔ ابو الفوارس نے شیراز مین آتے ہی اوحد ابو محمد بن مکرم کو قتل کرادیا۔ اور ابن مکرم کا بیٹا ابو القاسم والی عمان ابو کالیجار کے پاس اہواز چلا آیا۔ اب ابو کالیجار نے چڑھائی کی اور ابو الفوارس کے وزیر ابو منصور حسن بن علی فسوی کو شکست دیکر بھگا دیا۔ اسوقت ابو الفوارس کرمان کی طرف بھاگ گیا اور ابو کالیجار نے شیراز پر قبضہ کر لیا۔ اور تمام بلاد فارس پر متصرف ہوگیا۔ اسکے بعد ابو الفوارس اور ابو کالیجار مین مدت تک لڑائی ہوتی رہی آخر ۴۱۷ھ مین یہ قرار پایا کہ فارس ابو کلیجار کے پاس رہے اور کرمان ابو الفوارس کے پاس۔

(۵) ابو علی حسن مشرف الدولہ بن بہاء الدولہ

آخر ذیحجہ ۴۱۱ھ مین جیساکہ اوپر بیان ہوا مشرف الدولہ بغداد کا بادشاہ مقرر ہوا تھا۔ اسکے دیگر حالات بھی سلطان الدولہ کے عہد حکومت مین بیان ہو چکے ہین۔ آخر ۵ سال حکومت کرنے کے بعد ربیع الاول ۴۱۶ھ مین سواتیس سال کی عمر مین فوت ہوگیا۔

(۶) ابو طاہر جلال الدولہ بن بہاء الدولہ

مشرف الدولہ کے وفات کے بعد جلال الدولہ کو بغداد مین بادشاہ بنانے کیلئے بصرہ سے طلب کیا گیا مگر وہ بغداد نہ آیا بلکہ واسط مین آکر اپنے بھتیجے ابو کلیجار کا خطبہ پڑھتا رہا۔ جو اسوقت اہواز (خوزستان) مین تھا۔ مگر پھر ابو کلیجار کو ابو الفوارس والی کرمان سے مصروف پیکار دیکھکر (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے) واسط سے بہ تعجیل تمام بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اسوقت بغداد کی فوج نے نکلکر نہروان پر اوسکا مقابلہ کیا۔ جلال الدولہ اولٹا پھرنے پر مجبور ہوا اب لشکر بغداد نے ابو کلیجار کو بغداد کا بادشاہ بنانے کی غرض سے طلب کیا مگر اُسکو ابو الفوارس کی جنگ سے فرصت نہ ملی اور وہ اون سے وعدہ کرتا رہا۔

سنہ ۴۱۷ھ مین ترکون نے بغداد مین فتنہ برپا کردیا اور شیعون کے محلہ کرخ مین آگ لگادی۔ امیر عنبر نے جو شرف الدولہ کے وقت سے بہت کچھ اختیار رکھتا تھا۔ اور اتیر اُسکا لقب تھا عیارون اور بدمعاشون کے روکنے مین بہت کوشش کی مگر وہ نہ مانے یہانتک کہ اُسے اپنی جان کا اندیشہ ہوگیا اور وہ موصل مین قرواش کے پاس چلا گیا۔ بغداد مین فتنہ عظیم برپا ہوا اور سخت بدانتظامی پھیل گئی تو ترکون نے یہ دیکھکر کہ ابو کلیجار کسی طرح بغداد کی طرف نہین آسکتا اور عربون اور کردون اور عوام کے ہاتھون سے بغداد کا بچانا مشکل ہے تو سب کے سب خلیفہ کے پاس آئے اور جلال الدولہ کو مقابلہ کرکے پھیر دینے اور ابو کلیجار کو بلانے کا عذر کیا اور کہا کہ خلیفہ کو اختیار ہے جسے چاہے بادشاہ بنالے۔ اور جلال الدولہ ہی کے بلانے پر رغبت ظاہر کی تاکہ اتفاق پیدا ہو اور فتنہ ساکن ہو جائے۔ خلیفہ قادر باللہ نے اونکا عذر قبول کیا اور جلال الدولہ کو بلا لیا۔ وہ بصرہ سے روانہ ہوکر سنہ ۴۱۸ھ مین بغداد مین داخل ہو گیا۔ اور بغداد مین جلال الدولہ کے نام کا خطبہ جاری ہو گیا۔

بغداد مین آکر جلال الدولہ نے موید الملک ابو علی رحجی کو اثیر عنبر خادم کے پاس موصل روانہ کیا کہ اُس سے لشکریون کے فعل کی معذرت کیجائے اور اُس سے اُنس و محبت بڑھائی جائے

بنی خفاجہ نے ابو کالیجار کا خطبہ پڑھدیا

بنی خفاجہ اُس علاقہ مین رہتے تھے جو بغداد کوفہ بصرہ اور واسط کے

... صاحب موصل سے اور دبیس

والی حلہ سے انکی لڑائی رہتی تھی۔ دبیس اور قرواش بہاؤ الدولہ کے حلقۂ اطاعت مین تھے۔
۴۱۷ھ مین منیع بن حسان نے اہواز جاکر ابو کالیجار کی اطاعت قبول کر لی اور اپنے علاقہ
مین واپس آکر ابو کالیجار کے نام کا خطبہ پڑھدیا۔

ترکون کی شورش

جلال الدولہ کو بغداد مین استقلال حاصل ہوا۔ اور اسکی ترکی فوج کی کثرت ہو گئی اور انکی تنخواہین چڑھ گئین تو انھون نے
سخت تقاضا کیا۔ اسوقت ابو علی بن ماکولا وزیر تھا وہ روپیہ نہونے کی وجہ سے عاجز ہوا۔
جلال الدولہ نے اپنے زیورات وغیرہ فروخت کر کے فوج مین تقسیم کر دیئے۔ فوج نے دوبارہ
ہجوم کیا اور پھر اپنا وظیفہ طلب کیا اور جلال الدولہ کا مکان گھیر لیا۔ اسپر جلال الدولہ نے
بصرہ چلے جانے کا قصد کیا۔ یہ دیکھکر فوج دھیمی پڑ گئی۔ اور مہلت دیدی۔ مگر پھر تھوڑے
دنون بعد ہنگامہ برپا کر دیا اور اپنا وظیفہ طلب کیا۔ جلال الدولہ نے مجبور ہو کر اپنا فرش خیمے اور
ملبوس فروخت کر کے انکی قیمت فوج مین تقسیم کر دی۔ پھر ابو علی کو موقوف کر کے ابو طاہر
کو اور چالیس روز بعد اسے بھی معزول کر کے ابو سعد بن عبد الرحیم کو وزیر بنایا۔ یہ ۴۱۹ھ کا واقعہ
ہے۔

ابو کلیجار کا بصرہ اور پھر کرمان پر قابض ہو جانا

جلال الدولہ نے جب بغداد پر چڑھائی کی تھی تو بصرہ مین
اپنے بیٹے ملک العزیز عبد العزیز کو نائب چھوڑا تھا۔ یہان ترکون اور دیلمیون مین تنازع رہتا تھا۔
جلال الدولہ کی غیر حاضری مین پھر ان مین فتنہ برپا ہو گیا۔ ترک غالب آئے اور دیلمیون اور
انکے سردار بختیار بن علی کو ابلہ کی طرف نکالدیا۔ ملک العزیز انکو واپس لانے گیا تو دیلمی اس سے
لڑے اور ابو کالیجار کی اطاعت کا دم بھرنے لگے جو اسوقت اہواز مین تھا۔ ملک العزیز واپس پھر آیا۔
اور دیلمیون نے ابلہ کو اور ترکون نے بصرہ کو لوٹلیا۔ ابو کالیجار کو خبر پہونچی تو اہواز سے بختیار دیلمیان
اور بصرہ کی طرف فوج روانہ کر دی۔ اس فوج نے لڑ کر ملک العزیز کو واسط کی طرف بھگا دیا اور بصرہ پر قبضہ
کر کے لوٹ لیا۔ یہ ۴۱۹ھ کا واقعہ ہے۔

۵ بصرہ کے قریب ...

انہی ایام میں قوام الدولہ ابوالفوارس والی کرمان کا انتقال ہوگیا۔ اور کرمان کے لوگوں نے ابوکالیجار کے نام کا خطبہ پڑھدیا۔

بنی دُبیس نے ابوکالیجار کی اطاعت قبول کرلی

اسی سال منصور بن حسین اسدی نے جو جزیرہ بنی دبیس پر قابض ہوگیا تھا ابوکالیجار کی اطاعت قبول کرلی۔

واسطے پر قبضہ

سنہ ۴۲۱ھ میں نورالدولہ دبیس بن علی مزید والی حلہ و نیل نے ابوکالیجار کی اطاعت قبول کرلی کیونکہ اُسکے ابن عم مقلد بن حسن نے اور منیع بن حسان امیر خفاجہ نے لشکر بغداد کی مدد سے اُسپر چڑھائی کی تھی۔ نورالدولہ کی درخواست پر ابوکالیجار اہواز سے اُسکی مدد کیلئے فوج لیکر آیا۔ ابوکالیجار کی آمد کی خبر سنکر ملک العزیز جو ترکی فوج لیکر آیا تھا نعمانیہ کی طرف اولٹا پھر گیا۔ اور ابوکالیجار نے واسط پر قبضہ کرلیا۔ دُبیس نے ابوکالیجار کے پاس اپنا وفد بھیجا۔ ابوکالیجار نے قرواش والی موصل اور اثیر عنبر کو جو اب تک جلال الدولہ سے ناراضی کی حالت میں موصل ہی میں رہتا تھا لکھا کہ بغداد پر چڑھائی کریں۔ اونھوں نے چڑھائی کردی اثیر عنبر راستہ میں مقام کحیل پر فوت ہوگیا اور قرواش اولٹا پھر گیا۔ پھر جلال الدولہ نے اہواز پر چڑہائی کی اور ابوکالیجار نے بغداد پر حملہ کرنیکی تیاری کرلی۔ اتنے میں ابوالسُّواک نے خبر دی کہ محمود غزنوی کی فوج ظہر میں آگئی ہے۔ یہ خبر سنکر ابوکالیجار نے آپس کی مخالفت کو ترک کرکے اتفاق کرلینا مناسب سمجھا اور جلال الدولہ کو مصالحہ کرلینے واسطے لکھا۔ اور جواب کا منتظر رہا۔ جلال الدولہ نے ابوکلیجار کی تحریر کچھ اعتنا نہ کی اور جاکر اہواز کو لوٹ لیا اور دارالامارہ سے ۲ لاکھ دینار اور اتنا مال لیلیا۔ ابوکالیجار کی والدہ۔ بیٹی اور بیوی کو اور حرم کو گرفتار کرلیا اُسکی والدہ تو فوت ہوگئی اور باقی اسیر بغداد بھیجدیے گئے۔ ابوکالیجار یہ سنکر جلال الدولہ سے لڑنے چلا لیکن نورالدولہ دُبیس اپنے اہل وعیال کے ساتھ نہوا۔ کیونکہ اُسے بنی خفاجہ کی طرف سے اندیشہ تھا جلال الدولہ اور ابوکالیجار کا مقابلہ آخر ربیع الاول سنہ ۴۲۱ھ میں ہوا تین دن کی لڑائی کے بعد ابوکالیجار نے شکست کھائی اور اُسکے ایک ہزار ہمراہی مارے گئے۔ بُرے حالوں اہواز پہنچا۔ عادل بن مافنہ بہت سا مال لیکر پہنچا تو اُسکی حالت درست

ہوئی - جلال الدولہ نے واپس آکر واسط پر قبضہ کرلیا اور ملک العزیز کو وہان چھوڑ کر بغداد کی طرف مراجعت کی - سید مرتضی اور مہیار وغیرہ نے تہنیت کے قصیدے پڑھے -

جنگ بصرہ ۴۲۱ھ مین جلال الدولہ نے واسط سے بغداد مین آنیکے بعد اپنے وزیر ابو علی بن ماکولا کو بطایح اور بصرہ کی طرف روانہ کیا - وہ بطایح پر قبضہ کرکے بصرہ کی طرف روانہ ہوا جہان ابو کالیجار کی طرف سے ۴۱۹ھ سے ابو منصور بختیار بن علی حکمرانی کررہا تھا - لڑائی ہوئی ابو علی بن ماکولا پکڑا گیا - اور ابو کالیجار کے پاس اہواز روانہ کردیا گیا - ابو کالیجار نے اُسے چھوڑدیا مگر وہ خلاصی کے ایک مہینہ بعد اپنے ہی غلام کے ہاتھ سے مارا گیا - اسکے مارے جانے کے بعد جلال الدولہ نے اُسکے ابن عم ابو سعید عبد الرحیم کو وزیر بنایا - اور ابو علی کے ساتھ والی فوج کی مدد کو لشکر روانہ کیا - اس فوج نے شعبان ۴۲۱ھ مین بصرہ فتح کرلیا - بختیار ابلہ کی طرف چلا آیا - اور ابو کالیجار سے مدد مانگی - ابو کالیجار نے اپنے وزیر ذو السعادات ابو الفرج بن فسانجس کے ماتحت فوج روانہ کردی - اس فوج نے دوبارہ بصرہ فتح کرکے بدستور ابو کالیجار کی سلطنت مین شامل کردیا -

۴۲۳ھ مین بختیار والی بصرہ فوت ہوگیا - اور اُسکی جگہ اُسکا سالہ ظہیر الدین ابو القاسم بصرہ کا حاکم بنگیا - ابو کالیجار نے باوجود اُسکی فرمانبرداری کے اُسے منظور نہ کیا - اور معزول کردیا - اس حکم پر اُسنے جلال الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھدیا - اور اوسکے بیٹے ملک العزیز کو واسط سے بلالیا - وہ فوج لیکر بصرہ مین داخل ہوگیا اور ابو کالیجار کی فوج کو نکالدیا - ملک العزیز ابو القاسم کے ساتھ بصرہ مین رہنے لگا مگر ابو القاسم کے آگے اُسکی کچھ نہ چلتی تھی - آخر دونون مین چشمک ہوگئی اور ابو القاسم نے ملک العزیز کو بصرہ سے نکالکر پھر ابو کالیجار ہی کے نام کا خطبہ پڑھدیا - اور ملک العزیز بہت دنون کی لڑائی کے بعد واسط واپس آیا - اور ظہیر الدین ابو القاسم نے ۷۰ ہزار دینار سالانہ خراج ابو کالیجار کو دینا قبول کیا - اور اُسکی حمایت اور اطاعت مین بصرہ مین حکمرانی کرتا رہا -

ذی الحجہ ۴۲۲ھ مین قادر باللہ

پر جلال الدولہ نے اُسکے بیٹے ابو جعفر عبداللہ کو قایم بامر اللہ کے لقب سے خلیفہ بنایا سب سے پہلے شریف مرتضی نے بیعت کی اور قاضی ابوالحسن ماوردی کو ابو کالیجار کے پاس سفیر بناکر بھیجا کہ خلیفہ کی اطاعت کرے ابو کالیجار نے بیعت کی اور اپنے علاقہ مین اُسکے نام کا خطبہ جاری کردیا۔

بغداد مین سنی شیعہ کا جھگڑا

اسی ۴۲۲ھ مین سنی شیعہ مین جھگڑا ہوگیا محلہ کرخ اجلا دیا گیا۔ اور یہودیون کے گھر لوٹے لئے گئے جنپر شیعون کی مدد کرنیکا گمان ہوا تھا بغداد کے بہت سے بازارون مین آگ لگا دی گئی۔ خلیفہ نے منع کیا مگر مفسدون نے ایک نہ سنی شیعون کا حال بہت تباہ ہوا۔ بغداد کے دونون اطراف مین فتنہ کی آگ بھڑک گئی۔ جلال الدولہ سے فوج بگڑ گئی۔ اُسنے بمشکل روپیہ دیکر منایا ورنہ اونھوان نے خطبہ سے اوسکا نام نکال ڈالنے کا انتظام کرلیا تھا۔

۴۲۵ھ مین لچون بدمعاشون نے پھر بغداد مین ہنگامہ برپا کردیا۔ حکام بندوبست سے عاجز آگئے۔ پس جلال الدولہ نے اپنے دیلمی سپہ سالار بساسیری کو بغداد کی جانب غربی کی حمایت و حفاظت پر مقرر کیا۔ اور اُسنے وہان امن قائم کردیا۔

جلال الدولہ کی معزولی و بحالی

ربیع الاول ۴۲۷ھ مین ترکون نے جلال الدولہ کا گھر لوٹ لیا۔ اور وہ عکبرا کی طرف چلا گیا ترکون نے ابو کالیجار کو بلایا۔ اُسکے وزیر بافتہ نے کہا کہ جبتک اُنکے بعض سردار لینے نہ آئین جانا مناسب نہین۔ ناچار ترکون نے جلال الدولہ سے معذرت کی اور ۴۳ دن کی غیبت کے بعد جلال الدولہ ہی کو واپس بلایا۔

رمضان ۴۲۸ھ مین لشکریون نے پھر جلال الدولہ کا گھر لوٹ لیا اور جلال الدولہ اور اُسکے پیچھے اوسکا وزیر ابوالقاسم بمشکل تمام محلہ کرخ مین شریف مرتضی کے گھر مین آگئے اب لشکریون نے جلال الدولہ سے کہا کہ آپ واسط چلے جایئے اور اپنے کسی چھوٹے لڑکے کو ہمیر امیر بنا دیجیے جلال الدولہ نے منظور کیا مگر بعد مین اُسنے لشکریونکو منا لیا۔ اور وہ آکر اوسے واسط سے

یہودی کا بھیس بدلکر پاپیادہ کرخ مین سید مرتضی کے گھر مین آگیا اور وہان سے رافع بن حسین بن مقن کے پاس تکریت چلا گیا۔ ترکون نے [illegible] توڑ کر اُسکا گھر لوٹلیا۔ اور مکان مسمار کردیا۔ بعدہٗ تمام [illegible] کے معاملہ کو درست کرکے جلال الدولہ کو بلالیا۔

اضمحلال حکومت

۴۲۶ھ مین بغداد مین امر خلافت و سلطنت اسقدر مضمحل ہوگیا کہ کُرد اور لشکری خلیفہ کے باغ پر ٹوٹ پڑے اور اُسکے پھل لوٹ لئے جلال الدولہ کی اتنی مجال نہو سکی کہ اُنکو پکڑکر خلیفہ کے حوالہ کردیتا۔ اور نہ کسی قسم کی سزا دیسکا۔ حکام بغداد کے لچون کا کچھ انتظام نہ کر سکے۔ عرب نواحی بغداد مین پھیل گئے۔ اور لوٹ مار کرنے لگے۔ نوبت یہانتک پہنچی کہ جامع منصور کے پاس سے عورتون کے کپڑے تک اُتار لیجاتے تھے۔

بارسطغان کی بغاوت

۴۲۷ھ مین جلال الدولہ کے حاجب الحجاب بارسطغان نے ناراض ہوکر ابوکالیجار کا خطبہ پڑھوادیا۔ اور ۶ مہینے تک باغی رہا۔ اسی اثنا مین ابوکالیجار نے فوج بھیجکر واسط پر قبضہ کرلیا۔ اور شرقی بغداد مین ابوکالیجار کا اور غربی مین جلال الدولہ کا خطبہ جاری رہا۔ آخر بارسطغان لڑائی مین مارا گیا۔ جلال الدولہ نے واسط واپس لیلیا پھر بغداد مین آیا اور امن قایم ہوگیا۔

ابوکالیجار اور جلال الدولہ مین صلح ہوگئی

۴۲۸ھ مین جلال الدولہ اور ابوکالیجار مین صلح ہوگئی ایک دوسرے نے حلف اوٹھالیا۔ قایم بامر اللہ نے ابوکالیجار کو خلعت نفیسہ ارسال کیا۔ اور ابوکالیجار کے بیٹے ابو منصور کی شادی جلال الدولہ کی بیٹی سے ہوگئی۔

جلال الدولہ ملک الملوک

۴۲۹ھ مین خلیفہ قایم نے جلال الدولہ کی درخواست پر اسکو ملک الملوک (شہنشاہ) کا خطاب عطا کیا۔

جلال الدولہ کی وفات

۶ شعبان ۴۳۵ھ کو جلال الدولہ نے بغداد مین انتقال کیا۔ ۳۸۳ھ مین پیدا ہوا تھا۔ بغداد مین ۱۷ سال حکومت کی ابن اثیر اور دیگر مورخین نے لکھا ہے کہ بڑا دیندار بادشاہ تھا۔ صالحین

کی زیارت کو جاتا اور اپنا مقرب بناتا تھا کسی مشہد کی زیارت کو جاتا تو ایک فرسخ سے پیدل ہو لیتا تھا۔

وفات سید مرتضیٰ ۴۳۶ھ مین علویون کے نقیب سید مرتضیٰ فوت ہوگئے اور اُن کی جگہ اُنکے بھتیجے عدنان بن رضی مقرر ہوئے۔

(۱۷) حسام الدولہ ابو کالیجار مرزبان بن سلطان الدولہ

ملک العزیز جلال الدولہ کی وفات کے بعد ترکون نے اُسکے بیٹے ملک العزیز کا ساتھ نہ دیا جو اسوقت واسط مین تھا۔ بلکہ ابو کالیجار کے نام کا خطبہ بغداد مین پڑھدیا۔ ملک العزیز بیچارہ دُبیس بن مزید کے پاس حلہ پھر قرواش کے پاس موصل اور پھر اپنے خسر ابو الشوک کے پاس چلا گیا۔ مگر ع بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہین۔ ابو الشوک نے بھی اُسکا حال تباہ دیکھکر اپنی بیٹی کو طلاق دلوادی۔ ناچار طغرل کے بھائی ابراہیم ینال کے پاس گیا اور وہان سے مخفی کچھ آدمیون کے ساتھ بغداد آیا کہ لشکریون کو سمجھائے۔ یہان بھی کام نہ بنا۔ بھاگ کر نصیر الدولہ بن مروان کے پاس میافارقین مین آیا اور اُسکے پاس ۴۴۱ھ مین فوت ہوگیا۔

ابو کالیجار کا بصرہ پر قبضہ ۴۱۵ھ مین سلطان الدولہ کی وفات کے وقت سے ابو کالیجار فارس مین بادشاہی کر رہا تھا۔ ۴۱۹ھ ابو الفوارس کی وفات کے وقت سے کرمان بھی اسکی سلطنت مین شامل ہوگیا تھا ۴۱۹ھ سے نو سال تک وقتاً فوقتاً جلال الدولہ سے اسکی لڑائیان ہوتی رہین اور آخر ۴۲۸ھ مین صلح ہوگئی تھی جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔

۴۳۰ھ مین ظہیر الدین ابو القاسم نے ابو کالیجار کے گورنر عمان کے مال اور علاقہ مین دست اندازی کی تھی۔ ابن مکرم گورنر عمان نے ابو کالیجار کو شکایت لکھی۔ ابو کالیجار نے عادل ابو منصور بن مافنہ کی سرکردگی مین بصرہ پر فوج روانہ کردی۔ اُسنے صفر ۴۳۱ھ مین ظہیر الدین سے بصرہ چھین لیا۔ پھر ابو کالیجار خود بصرہ مین آیا اور اپنے بیٹے عز الملوک اور وزیر ابو الفرج بن فسانجس کو بصرہ مین چھوڑ کر اور ظہیر الدین کو اپنے ساتھ لیکر اہواز کی طرف مراجعت کی۔

جلال الدولہ کی وفات کے بعد ...

ابو کالیجار کا بغداد میں داخلہ

بغداد میں ابو کالیجار کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ خلیفہ نے محی الدولہ خطاب دیا اور ابو الشواک اور ابو نصر بن مروان والی دیار بکر اور دبیس والی حلہ نے اپنے اپنے علاقہ میں ابو کالیجار کے نام خطبہ جاری کر دیا۔

رمضان ۴۳۶ھ میں ابو کالیجار بغداد میں داخل ہوا۔ خلیفہ پیدل استقبال کو آیا خلعت فاخرہ عطا کیا اور سرداران لشکر کو بھی جنمیں بساسیری بہت مشہور ہے خلعت دی گئی۔

حالات عمان

ابو محمد بن مکرم بہاء الدولہ اور اس سے پہلے اُسکے بیٹے ابو الفوارس کا مدبر سلطنت تھا۔ اُسکا بیٹا ابو القاسم ۴۱۵ھ سے عمان کا گورنر تھا۔ وہ ۴۳۱ھ میں فوت ہو گیا۔ اُسنے چار بیٹے چھوڑے۔ ابو الجیش۔ مہذب۔ ابو محمد۔ اور ایک صغیر سن جسکا نام دریافت نہیں ہوا۔ علی بن ہطال ابو القاسم کا صاحب الجیش تھا۔ ابو الجیش اپنے باپ کے بعد عمان کا والی ہوا تو اُسنے علی بن ہطال کو اُسکے عہدہ پر برقرار رکھا۔ اور اُسکی اتنی تعظیم کرتا کہ جب وہ آتا تو کھڑا ہو جاتا۔ مہذب نے اپنے بھائی پر اس امر میں طعن کی۔ علی بن ہطال کو معلوم ہوا تو اُسکے دل میں مہذب کی طرف سے دشمنی پڑ گئی۔ ایک دن دعوت میں بلا کر شراب کے نشہ میں مہذب سے ایسے الفاظ لکھوا لئے جنسے مفہوم ہوتا تھا کہ وہ عمان کی حکومت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اور دوسرے دن وہ تحریر ابو الجیش کے سامنے رکھدی۔ ابو الجیش نے مہذب کو گرفتار کرا لیا۔ اور پھر گلا گھونٹ کر مروا دیا۔ تھوڑے دن بعد ابو الجیش بھی مر گیا۔ اور ابن ہطال نے عمان پر قبضہ کر کے ظلم و جور شروع کر دیا۔ ابو کالیجار کو یہ خبر پہنچی تو عادل ابو منصور بہرام بن مافنہ سے مرتضی کے نام جو ابو القاسم بن مکرم کا نائب جبل عمان میں تھا حکم لکھوایا کہ ابن ہطال پر چڑھائی کر دے۔ اور اُسکی مدد کو بصرہ سے بھی فوج بھیجی گئی۔ مرتضی نے چڑھائی کر کے اُسکے بہت سے علاقہ فتح کر لئے اور پھر ایک خادم کی معرفت ابن ہطال کو قتل کرا دیا۔ پھر عادل ابن مافنہ عمان میں آیا اور ابو محمد بن ابو القاسم بن مکرم کو عمان کا والی بنا دیا پھر کچھ مدت کے بعد ابو المظفر بن کالیجار عمان کا والی مقرر ہوا۔

سنہ ۳۶۳ھ مین پیدا ہوا تھا فوت ہوگیا۔ اور اُسکی جگہ مہذب الدولہ ابو منصور ہبۃ اللہ بن احمد فسوی وزیر بنایا گیا۔

ابو کالیجار کی وفات ابو کالیجار کا کرمان کا گورنر باغی ہوگیا تھا وہ اُسکی سرکوبی کو روانہ ہوا مگر ۴ جمادی الاول ۴۴۰ھ کو کرمان کے شہر جناب مین انتقال کرگیا۔ عمر چالیس سال چند ماہ۔ عراق کی حکومت ۴ سال ۲ ماہ۔ کل ایام حکومت ۲۵ سال۔

(۱۸) ملک الرحیم ابو نصر خسرو فیروز بن ابو کالیجار

سلطنت کی تقسیم ابو کالیجار کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا ابو منصور فولاد ستون جو کرمان کی چڑھائی مین اپنے باپ کے ساتھ شیراز مین اگر بادشاہ ہوگیا۔ اور بغداد۔ عراق۔ خوزستان اور بصرہ کا ابو نصر خسرو فیروز بادشاہ تسلیم کیا گیا۔ اور تیسرا بیٹا ابو علی کیخسرو اپنے بھائی ابو نصر کی ماتحتی مین بصرہ کا گورنر مقرر ہوا۔

اس طرح بنی بویہ کی سلطنت جو چار سال سے پھر ایک بادشاہ کی حکومت مین آگئی تھی دوبارہ منقسم ہوگئی اور وہ خانہ جنگی جو سنہ ۴۳۶ھ کے صلحنامہ سے جاتی رہی تھی پھر پیدا ہوگئی

ملک الرحیم کی فارس پر فوج کشی ملک الرحیم نے بغداد مین استقلال حاصل کرنیکے بعد اپنے بھائی ابو سعید خسرو شاہ کو فوج دیکر شیراز پر بھیجا۔ اس فوج نے ابو منصور اور اُسکی والدہ کو گرفتار کرکے ماہ شوال مین ملک الرحیم کے نام کا خطبہ شیراز مین پڑھدیا۔ مگر پھر کسی طرح ابو منصور چھوٹ گیا اور اصطخر مین آیا۔ سنہ ۴۴۱ھ مین ملک الرحیم اہواز سے شیراز مین آیا۔ یہان کے باشندون اور فوج نے اُسکی اطاعت قبول کرلی پھر بغداد اور شیراز کے لشکریون مین جھگڑا ہوگیا۔ بغداد کی طرف چلے گئے۔ ملک الرحیم بھی اُنکے ساتھ ہولیا کیونکہ وہ لشکر شیراز کی طرف سے وہم رکھتا تھا۔ اب فارس کے باشندون نے اور فوج نے ابو منصور کو بلا لیا۔ وہ شیراز مین آیا اور وہان کچھ فوج چھوڑ کر اہواز کے قصد سے ارجان مین آیا۔ ملک الرحیم بھی ماہ ذیقعدہ مین اُسکے مقابلہ کو نکلا مگر شکست کھا کر واسط مین

توٹ پڑے ٹال دیے۔ مگر اسکے لشکر مین اختلاف واقع ہوا اور بہت سے لشکری بلا اجازت اہواز سے فارس چلے آئے اور کچھ ملک الرحیم سے جا ملے اور اسے فارس پر چڑھائی کرنے کی ترغیب دی۔ ابو منصور کے پاس تھوڑی سی فوج رہ گئی تھی اُسکو لیے ہوئے وہ فارس کی طرف واپس آیا۔ ملک الرحیم واسط سے اہواز مین آیا لشکریون نے اظہار اطاعت کی۔ فارس پر چڑھائی کرنے کیلئے بغداد سے بھی فوج بلائی گئی۔ وہ اہواز مین ماہ ربیع الآخر ۴۴۲ھ مین داخل ہوا اور عسکر مکرم کو فتح کر لیا۔ پھر محرم ۴۴۳ھ سے رمضان ۴۴۳ھ تک رامہرمز۔ اصطخر۔ اور شیراز فتح کر لیے اور ابو منصور نے ایذج مین پناہ لی۔ اور طغرل بیگ جو اسوقت اصفہان فتح کر چکا تھا مدد مانگی۔ اور اُسکی اطاعت قبول کر لی طغرل نے بہت سی فوج بھیجدی۔ اسوقت ملک الرحیم عسکر مکرم مین تھا۔ اور بساسیری بغداد کو واپس آگیا تھا۔ اور دبیس بن مزید اور عرب اور کرد بھی چلے گئے تھے۔ صرف اہواز کے دیلمی اُسکے ساتھ تھے یا بغداد کے تھوڑے سے ترک سلجوقی لشکر کے آمد کی خبر سنکر وہ اہواز کو مستحکم سمجھکر اہواز مین چلا آیا۔ ابو منصور فولاد ستون نے سلجوقی لشکر کے ساتھ اہواز کا محاصرہ کر لیا اور ربیع الآخر ۴۴۳ھ مین اہواز کو فتح کر کے لوٹ لیا۔ اور ملک الرحیم جون تون کر کے واسط مین چلا آیا۔

عمان خارجیون نے لیلیا

ابو المظفر بن کالیجار عمان کا حاکم تھا ۴۴۲ھ مین خارجیون نے اُسکو نکالدیا اور اُنکا سردار ابن راشد راشد باللہ کے خطاب سے وہان کا بادشاہ بنگیا۔

بغداد مین سنی شیعہ کا فتنہ عظیم

صفر ۴۴۳ھ مین بغداد مین سنی شیعہ مین ایسا بڑا فساد ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہین ہوا تھا۔ وجہ یہ کہ اہل کرخ نے باب سماکین کی اور اہل قلائین نے باب مسعود کی جتنا باقی تھا تعمیر شروع کی۔ اہل کرخ پہلے فارغ ہو گئے اُسپر جو برج تعمیر کیے اُن پر سونے کے حرفون مین محمد وعلی خیر البشر لکھا سنیون نے اعتراض کیا اور دربار خلافت مین دعوی یہ کیا کہ شیعون نے محمد وعلی خیر البشر فمن رضی فقد شکر ومن ابی فقد کفر لکھا ہے۔ اہل کرخ نے اس زیادتی کا انکار کیا۔ اور کہا ہمنے اُس حد سے تجاوز نہین کیا ہے جو ہم مین قدیم

ابو تمام اور علویون کے نقیب عدنان بن رضی کو تحقیقات کیواسطے بھیجا۔ دونون نے شیعون کی تصدیق کی۔ جب ثابت ہوگیا کہ سنیون کی زیادتی ہے اور شیعون کا کوئی قصور نہین ہے تو خلیفہ اور ملک الرحیم کے نائب نے حکم دیا کہ قتال موقوف کرو مگر وہ نمانے۔ اور ابن المذہب قاضی اور زہیری وغیرہ جو حنبلی تھے اصحاب عبدالصمد کو بلایا اور کہا کہ لوگون کو خوب بھڑکاؤ۔ ملک الرحیم کے نائب بساسیری اور خلیفہ کے رئیس الروسا علی بن حسین بن محمد مین جسکو ابن المسلمہ بھی کہتے تھے دشمنی تھی۔ رئیس الروسا نے جو مذہب تسنن مین کمال تعصب رکھتا تھا عوام و ارذال اہلسنت کو اکسایا اور ترغیب دی کہ اہل کرخ کو جو سب شیعہ تھے تاراج کر ڈالین۔ اور سبز علم جو دیلمیون کا شعار تھا سرنگون کردین اور سیاہ علم چڑھادین۔ اور منادی کردی کہ اذان مین سے حی علی خیر العمل نکال ڈالین اور صبح کی نماز مین الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرین۔ اور مساجد پر سے محمد و علی خیر البشر کو مٹادین۔ اور قصہ خوانون اور مداحون کو حکم دیا کہ کرخ کے کوچون کے سرون پر خلفائے ثلثہ کے فضائل باواز بلند پڑھین اور یہ ابتک دستور نہ تھا اور کبھی نہوا تھا۔ بالجملہ قلع و قمع فرقہ اثنا عشریہ مین کہ ابتدائے سلطنت بنی بویہ سے دیار عرب اور سائر بلاد مین استیلا رکھتے تھے تل گئے۔ ملک الرحیم کے نائب نے اول تو فتنہ فرو کرنے مین بہت کوشش کی مگر جب رئیس الروسا کو سنیون کا اسقدر طرفدار دیکھا تو غضبناک ہوکر دخل دینا چھوڑ دیا پس تمام اہل سنت شیعون پر پل پڑے اور محلہ کرخ کا پانی بند کردیا۔ اور رئیس الروسا نے ابو عبداللہ بن جلاب کو کہ کبار علمائے امامیہ سے تھے اور محلہ کرخ کے باب الطاق مین بیٹھتے تھے قتل کرادیا۔ شیعون نے مجبور ہوکر الفاظ خیر البشر کو مٹا کر علیہ السلام لکھدیا مگر سنیون نے کہا کہ ہم راضی نہونگے جبتک وہ اینٹین نہ اکھیڑی جائین جنپر محمد اور علی لکھا ہوا تھا اور جبتک جملہ حی علی خیر العمل اذان سے موقوف نہوگا۔ اس کو شیعون نے منظور نہ کیا اور تیسری ربیع الاول تک جدال و قتال کا بازار گرم رہا۔ ایک عباسی سنی مارا گیا سنی اُسے تابوت مین رکھکر بغداد کے تمام سنی محلون مین لیے پھرے اور سبکو اُسکا انتقام لینے پر بھڑکایا۔ اور پھر اُسے احمد بن حنبل کی قبر کے پاس دفن کیا اور سنی بعد دفن اکٹھے ہوکر مشہد باب التین (کاظمین) پر چڑھائی کی۔ شیعون نے دروازے بند کرلیے سنی دیوارون مین نقب لگاکر اور دربانون پر تشدد کرکے اندر گھس گئے اور جو کچھ وہان تھا لوٹ

مشہد مین آگ لگادی اور تمام تربتین جلادین اور موسی بن جعفر علیہما السلام اور اُنکے پوتے محمد بن علی کی ضریح کو پھونکدیا اور آس پاس کے تمام مقبرون مین جو بنی بویہ کے تھے آگ لگادی یعنی معزالدولہ جلال الدولہ اور بویہی امیرون وزیرون سب کی قبرین پھونکدی اور نیز قبرین جعفر بن منصور اور امین اور اُسکی والدہ زبیدہ کی پھونکدی گئین۔ اسی ہنگامہ مین شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ مولف تہذیب و استبصار کے گھر مین جو اس فتنہ مین بھاگ کر جزائر کی طرف چلے گئے تھے آگ لگادی اور اُنکی تمام کتابین اور وہ کرسی جسپر بیٹھکر وہ درس دیا کرتے تھے جلادی گئی۔ اور ایسے فظیع امور واقع ہوے کہ دنیا مین کبھی نہوئے تھے۔ رئیس الرؤسا کے حکم سے تیسرے دن پانچوین تاریخ کو سنی پھر کاظمین کی طرف آئے اور موسیٰ بن جعفر اور محمد بن علی علیہما السلام کی قبرین کھود ڈالین اور چاہا کہ دونون امامون کی لاشون کو باہر نکالکر مقبرہ احمد بن حنبل مین لیجاکر دفن کرین[1]۔ مگر اوپر ملبا پڑا ہوا تھا اس سبب سے پہلو مین سے کھودا گیا۔ اتنے مین عباسیون کے نقیب ابو تمام اور عباسیون اور بعض دیگر امراے اہلسنت کو یہ خبر پہنچی تو آئے اور اس امر سے اُنکو باز رکھا۔ ان حرکتون کے مقابلہ مین عوام شیعہ نے بھی جہان موقعہ پایا مجتہدان وائمہ اہلسنت کے مقبرے جلادیے حنفی فقیہون کی درسگاہین لوٹلین اور مدرس حنفی ابوسعد سرخسی کو قتل کرڈالا اور اُسکی درسگاہ کو جلادیا اور فقیہون کے گھر پھونکدیے۔ بڑہتے بڑہتے یہ فتنہ باب شرقی تک جا پہونچا اُدھر کے لوگون مین بھی بہت فساد ہوا۔ غرض ابتو کسی طرح یہ فتنہ دبا گیا مگر دوسرے سال ۴۴۴ھ مین پھر یہی فتنہ نے سر نکالا شیعون نے پھر مساجد پر حسب معمول محمد و علی خیر البشر لکھا اور اذان مین حی علی خیر العمل کہا یہان تک کہ محرم ۴۴۹ھ مین ترکون نے کرخ کو پھونکدیا آخر قائم خلیفہ نے ترکون کو دبا کر امن قایم کردیا۔

جب احراق مشہد کاظمین کی خبر نور الدولہ دُبیس بن مزید کو حلہ مین پہنچی تو اُسے کمال صدمہ ہوا کیونکہ وہ خود بھی شیعہ تھا اور اُسکے کُنبہ کے لوگ اور تمام رعایا شیعہ تھے۔ اُسنے خلیفہ قائم کا خطبہ اپنے علاقہ سے موقوف کردیا۔ اُس سے بازپرس ہوئی تو جوابدیا مین کیا کرون میری سب رعایا شیعہ

[1] رئیس الرؤسا کو جلدہی اپنی ان بدکرداریون کی سزا بھی مل گئی کیونکہ خدا تعالی نے تھوڑے ہی دنون

[illegible] ابن [illegible] کچھ نہ کرسکا جنھون نے شہید کو عوض مین اٹھادی مین بھی

اُنکا کچھ نہین کرسکتا۔ مگر بعد مین قایم کی دلجوئی پر دبیس نے پھر قایم کے نام کا خطبہ جاری کرادیا (تاریخ الکامل ابن اثیر)

بغداد کا محضر

سنہ ۴۴۴ھ مین پھر ایک محضر بغداد مین شاہان فاطمیہ مصر کی قدح نسب مین تیار کیا گیا اور اُسپر علویون۔ عباسیون۔ فقیہون اور قاضیون کی دستخط کی گئی اور اس محضر کی نقلین ملکون اور شہرون مین بھیجی گئین۔ اسی سال نورالدولہ دبیس نے اپنے بیٹے بہاء الدولہ کی شادی بساسیری کی پوتی سے کردی۔

ملک الرحیم کا بصرہ پر قبضہ

سنہ ۴۴۵ھ مین ابو علی کیخسرو نے بصرہ مین بغاوت کی۔ ملک الرحیم نے بساسیری کے ماتحت فوج روانہ کی اُسنے کئی دن کی لڑائی کے بعد بصرہ فتح کرلیا۔ ابو علی نے شط عثمان مین پناہ لی ملک الرحیم نے وہان سے بھی نکالدیا۔ پھر ابو علی اپنے بیٹے کے ساتھ عبادان مین آیا اور وہان سے دونون طغرل بیگ کے پاس اصفہان چلے گئے۔ طغرل بیگ اُس سے بہت تعظیم وتکریم سے پیش آیا اور جرباذقان کے علاقہ مین اُسے جاگیر دیدی۔ ملک الرحیم نے چند روز بصرہ مین قیام کیا اور پھر بساسیری کو بصرہ مین اپنا نائب چھوڑکر اہواز کی طرف مراجعت کی۔

شیراز مین طغرل کا خطبہ

سنہ ۴۴۳ھ مین جب ملک الرحیم نے رامہرمز کو فتح کیا تھا تو ابو نصر بن خسرو نے جو قلعہ اصطخر مین تھا اُسکی اطاعت قبول کرلی تھی اور اُس سے درخواست کی تھی کہ اپنے بھائی ابو سعید کو بھیجکر فارس فتح کریجیے۔ پس ابو سعید نے چڑہائی کرکے شیراز فتح کرلیا تھا مگر عمید الدولہ ابو نصر بن ظہیر نے جو اُسکے ساتھ تھا اور اُسے اُسکے حضور مین بہت کچھ اختیار حاصل تھا۔ فوج سے اچھا برتاو نہ کیا۔ لشکریون نے فساد برپا کردیا اور عمید الدولہ کو پکڑلیا۔ اور ابو منصور فولادستون کی اطاعت قبول کرلی۔ اُسی بلالیا اور ابو سعید کو نکالدیا۔ وہ اہواز کی طرف چلا آیا۔ ابو منصور فولادستون شیراز مین داخل ہوا اور خطبہ مین اول طغرل بیگ کا پھر ملک الرحیم کا اور آخر مین اپنا نام پڑھوایا۔ یہ سنہ ۴۴۵ھ کا واقعہ ہے۔

کی ترکی فوج نے یہ حالت دیکھکر اودہم مچا دیا اور محرم ۴۴۶ھ مین وزیر سے مبلغ کثیر اپنی تنخواہون اور روزینہ سے متعلق طلب کیا۔ وزیر بھاگ کر خلیفہ کے پاس چلا آیا۔ وہ اُسکے پیچھے وہان بھی پہونچے خلیفہ سے شکایت کی اور اُن مین اور اہل دیوان مین بہت کچھ گفت و شنید واقع ہوئی۔ لوگون مین مشہور ہوگیا کہ فوج خلیفہ کے گھر کو گھیرے ہوئے ہے اسپر رعایا مین اضطراب پیدا ہوگیا۔ اس وقت بساسیری بغداد مین ملک الرحیم کی طرف سے نائب تھا وہ سوار ہوکر آیا اور وزیر کی طلب مین مکان کی تلاشی لی اُسکا پتہ نہ ملا تو فوج نے سخت شورش مچائی۔ دار الروم کو لوٹ لیا اور گرجا جلا دیے۔ اور بساسیری کے وزیر ابو الحسن ابن علید کے گھر کو لوٹلیا جو اس وقت خلیفہ کے مکان پر تھا اور بساسیری کا بھی کچھ اسباب لٹ گیا۔ اور کمال بدانتظامی پھیل گئی۔ اس وقت کہ دیلمیون کا حال بہت نازک تھا طغرل بیگ کو بغداد کا لالچ ہوا اور اُسنے پہلے یہ ترکیب کی کہ ابو علی کیخسرو کے ساتھ جو بصرہ سے بھاگ کر اُسکے پاس گیا تھا فوج روانہ کر دی اُسنے اہواز کو فتح کرلیا اور لوٹلیا۔ باشندے سلجوقی فوج کی آمد کی خبر سنکر پہلے ہی بھاگ گئے تھے۔

بساسیری ۴۴۶ھ مین خلیفہ کے وزیر رئیس الرؤسا نے بساسیری کے دو دشمنون کو پناہ دی تھی۔ اسپر بساسیری ناراض ہوکر حربی اور پھر انبار کی طرف چلا آیا اور اُسپر قبضہ کرلیا۔ اور پھر بغداد واپس آیا مگر خلیفہ کے پاس نہ گیا اور وزیر اور رؤسا کے نان دار الخلافت کے مشاہرے بند کر دئے۔ اسکے بعد رئیس الرؤسا اور ترکون کی دشمنی سے تنگ آکر بساسیری ملک الرحیم کے پاس چلا آیا جو اس وقت واسط مین تھا۔ بساسیری کے بغداد سے جانیکے بعد رئیس الرؤسا نے ترکون سے بساسیری کا گھر لٹوا دیا۔ اور مشہور کر دیا کہ بساسیری نے مستنصر

؎ بساسیری اصل مین فارس کی شہر فسا کے ایک سوداگر کا غلام تھا چونکہ عرب ف کو ب سے بدل لیتے ہین اس سبب سے فسا سے منسوب کرکے بجائے فساسیری کے بساسیری کہتے ہین۔ بہاء الدولہ بن عضد الدولہ نے اسے خرید لیا تھا اُسیکے عہد مین اسنے نشو ونما پایا اور اُسکے گھر کی خدمت کرتا رہا یہانتک کہ ملک الرحیم کی خدمت مین آیا اور وہ اسے مہمون اور فتنے رفع کرنیکے واسطے بھیجا کرتا تھا۔ اسنے کردون کو حلوان کی طرف سے اور قریش بن بدران کو جانب غربی سے رفع کیا۔ اور یہ دونون طغرل بیگ کی طرف سے دعوت کرتے تھے۔

سے نکالدے اور خود بغداد چلا آئے۔ ملک الرحیم نے بساسیری کو نکالدیا اور وہ اپنے سمدھی نور الدولہ دبیس کے پاس چلا آیا۔

طغرل بیگ نے آذربیجان لیلیا ۴۴۶ھ مین طغرل بیگ نے آذربیجان کے تمام والیون کو مطیع کرکے ارمینیا پر چڑھائی کی اور بلاد روم کے شہر ملاذ کرد کا محاصرہ کرکے اُسکے گرد و نواح کو لوٹ لیا۔ اور ارزن الروم تک جہاد کیا پھر جاڑا شروع ہو گیا تو آذربیجان کی طرف واپس آیا اور پھر رے مین آکر وہان کے فساد کو دفع کیا۔

طغرل بیگ کا بغداد پر قبضہ رے کا فساد دور کرکے طغرل بیگ محرم ۴۴۷ھ مین ہمدان مین آیا۔ اور ارادہ کیا کہ اول حج کرے اور پھر مصر کی طرف جاکر مصر کے علوی بادشاہون کی سلطنت کا خاتمہ کردے۔ پس اہل اہواز اور قرمیسین سے رسد رسانی کا انتظام کرکے روانہ ہوا۔ انھین دنون مین ترکون نے بغداد مین سخت فساد برپا کردیا اور قائم سے کہا کہ آپ باہر نکلکر طغرل بیگ کی مدافعت کے واسطے ہمارے ساتھ چلئے اور شہر کے باہر چھاونی ڈالدی۔ اتنے مین طغرل بیگ حلوان پہنچا اور اُسکے آدمی غربی بغداد تک پھیل گئے۔

ملک الرحیم خلیفہ کے حکم سے بساسیری کو نکالدینے کے بعد واسط سے بغداد کو روانہ ہو گیا۔ ادہر طغرل بیگ نے قائم کو ایک خط لکھا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ اور ترکون سے وعدہ وعید کرکے اپنے سے ملانا چاہا۔ مگر ترک نہ مانے اور خلیفہ سے کہا کہ طغرل کی درخواست منظور نہ کیجئے۔ مگر خلیفہ نے ترکون کی نہ مانی اور رئیس الروسا کی رائے پر عمل کیا جسکا منشا یہ تھا کہ دیلمیون کی حکومت بغداد سے معدوم ہو کر طغرل کی حکومت قایم ہو جائے۔ غرض ملک الرحیم واسط سے روانہ ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ کیون بلایا ہے اور کیا حکم ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ ترکون کو اُنکے خیمون مین واپس کردو اور طغرل بیگ کی اطاعت قبول کرلو۔ ملک الرحیم نے ایسا ہی کیا اور قایم نے خطیبون کو حکم دیا کہ طغرل بیگ کے نام کا خطبہ پڑھدین۔ پس ۴۴۷ھ مین رمضان کی پچیسوین تاریخ کو دوشنبہ کے دن طغرل بیگ بغداد مین داخل ہوا اور باب شماسیہ پر اوترا اور اُسکی فوج بغداد کے بازارون مین پھیل گئی۔ کسی سلجوقی سپاہی کا کسی دوکاندار سے

آکر طغرل بیگ کے آدمیونکو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اس موقع پر اگر ملک الرحیم اپنی فوج کو حکم دیتا تو ترکونکا
کا بغداد مین نشان بھی نہ رہتا۔ مگر وہ کیا کرتا خلیفہ تو طغرل سے ملا ہوا تھا۔ اور اُسکی بیحد تعظیم
وتکریم کرتا تھا۔ لہذا ملک الرحیم نے بھی خاموشی اختیار کی اور اہل کرخ بھی کچھ نہ بولے۔ بلکہ اُنھون نے
طغرل کے آدمیون کو پناہ دی۔ اور خلیفہ نے انکا شکریہ ادا کیا۔ اور اسکے شکریہ مین طغرل نے اہل
کرخ کی حفاظت کے واسطے ایک فوج بھیجدی۔ عامہ نے فساد وقتال کو طول دیا بلکہ طغرل
کی چھاونی پر جا پڑے۔ ملک الرحیم اپنے اصحاب کے ساتھ خلیفہ کے گھر چلا آیا کہ اُسکی طرف سے
بدگمانی نہو۔ اب طغرل بیگ کی فوج سوار ہوئی اور عامہ کو شکست دیکر بھگا دیا۔ اور جہان جہان
مال تھا لوٹ لیا۔ دوسرے دن طغرل نے قایم کو بہت کچھ عتاب وخطاب لکھ بھیجا کہا کہ
یہ کیا حرکت ہوئی اور اس فتنہ کو ملک الرحیم کی طرف منسوب کیا۔ اور لکھا کہ ملک الرحیم اور
اُسکے اصحاب کو میرے پاس بھیجدو تاکہ اُسکی بیگناہی ثابت ہو۔ ساتھ ہی امان نامہ بھی لکھ
بھیجا۔ یہ بھی لکھا کہ ملک الرحیم ہمارے پاس چلا آیگا تو وہ اس معاملہ سے بری سمجھا جائیگا۔
قائم نے ملک الرحیم اور اُسکے اصحاب کو اپنے قاصد کے ساتھ طغرل کے پاس جانے کا حکم دیا
اور طغرل کو لکھ بھیجا کہ تمھاری تحریر پر انکو بھیجا جاتا ہے۔ مگر تمکو انھین بری کر دینا چاہئے۔ ان کا کوئی گناہ
نہین ہے۔ یہ لوگ خلیفہ کی پختگی پر طغرل کے پاس چلے گئے۔ مگر انکے پہنچتے ہی طغرل نے
انکو گرفتار کر لیا۔ اور ملک الرحیم کو سیروان کے قلعہ مین مقید رکھا یہانتک کہ وہ وہین سنہ ۴۵۰ھ
مین مرگیا۔ ملک الرحیم نے ۷ سال سلطنت کی۔ اسپر بنی بویہ کی سلطنت کا بغداد سے منقرض
ہوگئی۔

ملک الرحیم کی گرفتاری پر قائم نے طغرل پر ناراضی ظاہر کی کہ یہ تمنے کیا کیا محبوسون کو رہا کر دو کہ مین
انکا ضامن ہوا ہون اور اگر رہا نکروگے تو مین بغداد سے نکل جاؤنگا۔ اسپر طغرل نے اکثرون کو
رہا کر دیا ملک الرحیم کو نچھوڑا۔ بغداد پر قبضہ کرکے طغرل نے ملک الرحیم کے لشکریون کا نام دفتر سے کاٹدیا
اور کہا کہ کہین اور روزی تلاش کرو۔ بس اُن مین سے بہت سے بساسیری کے پاس چلے گئے
اور اُسکی جمعیت بہت بڑھگئی۔ وہ اسوقت تک دبیس ہی کے پاس تھا۔ طغرل نے دبیس کو

لکھا کہ اسے نکالدو ناچار دبیس نے بساسیری کو اپنے سے علحدہ کردیا اور وہ شام کے شہر رحبہ مین چلا آیا اور مصر کے بادشاہ مستنصر کو لکھ بھیجا کہ مین آپکا مطیع و فرمانبردار ہون۔ مستنصر نے خوشنودی کا پروانہ لکھا اور اُسے رحبہ کا گورنر بنا دیا۔ اور لکھا کہ عباسیون کے استیصال مین کوشش کرو[لہ]۔

دبیس نے اپنے ملک مین طغرل کے نام کا خطبہ پڑھدیا۔ بغداد پر متصرف ہونیکے بعد طغرل کے غزون نے بغداد مین لوٹ مچادی اور بغداد کے اکثر باشندے جلاوطن ہوگئے۔ بعد فتح بغداد طغرل نے ابوعلی کیخسرو کو قرمیسین اور اُسکے متعلق علاقے جاگیر مین دیدیے۔ اور اہل کرخ کو طغرل اور خلیفہ کا مشترکہ حکم پہنچا کہ صبح کی اذان مین الصلوۃ خیر من النوم داخل کرو اور حی علی خیر العمل کو اذان سے نکالڈالو۔ اور شیعون کو اسکی تعمیل کرنی پڑی۔

(۱۹) ابومنصور فولادستون (۲۰) ابوعلی کیخسرو

فارس بھی نکل گیا ملک الرحیم کی گرفتاری کے بعد ابومنصور فولادستون اور ابوسعید خسرو شاہ ایک دوسرے سے لڑتے رہے آخر ابوسعید مارا گیا اور حکومت فارس ابومنصور سے متعلق ہوگئی۔ اُسنے اپنی والدہ کی صلاح سے اپنے باپ کے وزیر صاحب عادل کو قتل کرادیا اسپر ۴۴۸ھ مین فضل بن حسن نے جسکو فضلویہ بھی کہتے ہین اور جو صاحب عادل کا دوست اور سپہ سالار تھا ابومنصور پر خروج کیا اور اُسے پکڑکر ایک قلعہ مین قید کردیا اور وہ قید ہی مین مرگیا۔ اب فضلویہ فارس مین حکومت کرنے لگا جب ۴۵۵ھ مین قادرد سلجوقی نے جو طغرل بیگ

لہ شوال ۴۴۸ھ مین بساسیری و نورالدولہ بن دبیس کے اور قریش بن بدران صاحب موصل کے درمیان جسکے ساتھ طغرل کا چچا قتلمش بھی تھا مقام سنجار پر سخت لڑائی ہوئی قریش اور قتلمش نے شکست کھائی اور اُنکے بہت سے آدمی مارے گئے قریش بن بدران زخمی ہوکر دبیس کے پاس آیا اور جو خلعت مصر سے اُسکے واسطے لایا تھا اُسکو پہنا پس وہ بھی بساسیری اور دبیس سے ملگیا۔ ان تینون نے آکر موصل مین مستنصر خلیفہ مصر کے نام کا خطبہ پڑھدیا ۴۵۰ھ مین بساسیری نے بغداد فتح کرکے بغداد مین بھی خلیفہ مصر کا خطبہ پڑھدیا۔ قایم کہین جا چھپا۔ مگر ۴۵۱ھ مین طغرل جو اپنے بھائی ابراہیم ینال کی بغاوت فرو کرنے گیا ہوا تھا واپس آیا۔ بساسیری شکست کھاکر مارا گیا

کے بھائی جغربیگ کا بیٹا تھا کرمان سے فارس پر چڑھائی کی تو فضلویہ بھاگ کر الپ ارسلان بن داؤد کے پاس چلا آیا جو اپنے چچا طغرل بیگ کے ۴۵۵ھ مین مرجانیکے بعد اُسکی وصیت کے موافق اُسکی جگہ بادشاہ ہوا تھا۔ الپ ارسلان نے مملکت فارس فضلویہ کو جاگیر مین دیدی۔ مگر فضلویہ نے فارس مین استقلال حاصل کر کے بغاوت کی تو الپ ارسلان کے وزیر نظام الملک نے چڑھائی کر کے اُسے گرفتار کر لیا اور قلعہ اصطخر مین محبوس کر دیا اور وہ وہین مر گیا۔

بنی بویہ کی حکومت کا بالکل خاتمہ ہو گیا

بھائیون کے واقعہ کے بعد ابو علی الپ ارسلان کی خدمت مین چلا گیا سلطان نے نوبندجان اوسے جاگیر مین دیدیا۔ ابو علی جب کبھی سلطان کے پاس آتا سلطان اُسکی بڑی تعظیم وتکریم کرتا اپنے پہلو مین بٹھاتا۔ تمام سلجوقی بادشاہ اُسکی عزت کرتے رہے۔ بھائیون کے بعد قریب چالیس برس کے زندہ رہا ۴۸۷ھ مین مر گیا۔ اسپر بنی بویہ کی حکومت کا بالکل ہی خاتمہ ہو گیا۔ فسبحان الباقی الذی لایزال ملکہ۔

مخفی نرہے کہ بنی بویہ کے یہ تمام حالات اہل سنن کی کتب تاریخ ابن خلدون۔ ابو الفدا اخبار الدول وآثار الاول۔ تاریخ الخلفاء۔ کامل ابن اثیر۔ روضۃ الصفا۔ حبیب السیر۔ جامع التواریخ۔ حدیقۃ الاقالیم۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ سے لکھے گئے ہین اور سوا اسکے چارہ ہی کیا تھا کیونکہ اہل تشیع کی کوئی تواریخ اُس زمانہ کی دستیاب نہین ہوتی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگون نے تاریخ نویسی کی طرف توجہ نہین کی یا انکو موقعہ ہی نہین ملا جیسا کہ ہمارا خیال ہے۔ ناصر الدین شاہ مرحوم کے عہد مین معلوم ہوتا ہے کہ کچھ خیال تاریخ نویسی کا ہوا تھا اور چند تاریخین مثل ناسخ التواریخ وتاریخ منتظم ناصری وغیرہ کے لکھی گئین لیکن اُنکا بھی ماخذ زیادہ تر یہی اہلسنت کی تاریخین ہین۔

اہلسنت کی خصومت اہل تشیع کے ساتھ محتاج بیان نہین۔ اس صورت مین ہم یقین نہین کر سکتے کہ اُنھون نے شیعہ بادشاہون کے محامد اوصاف دکھلانے مین کوتاہی نہ کی ہو یا اُنکی چھوٹی غلطی کو بڑا کر کے نہ دکھایا ہو۔ یا اپنے اہل ملت کے قصور اُنکے سر نہ تھوپے ہون۔ خصوصاً

اُن سے منسوب نہ کیا ہو۔ مانا کہ بنی بویہ نے بہت کچھ اقتدار حاصل کر لیا تھا تاہم وہ آخر دم تک اپنے عہد پر قائم رہے اور باوجود مخالفت مذہب کے خلفاء عباسیہ سے سرتابی نہین کی۔ مثلاً ہم مصر کے بنی فاطمہ بادشاہون کے خارج از نسب کرنیکے محضر پر جلیل القدر علمائے شیعہ کے دستخط کرا دینے اور ملک الرحیم کے بساسیری کو نکال دینے اور اپنی ذات کو خلیفہ کے حکم پر طغرل بیگ کے حوالہ کر دینے کے واقعات کو پیش کر سکتے ہین۔ اس محکومیت کی حالت مین جو کچھ بھی انھون نے ملک و ملت کو نفع پہنچایا وہ کم نہین ہے۔ تاریخین دیکھو اُس زمانہ کے اور بادشاہون کے حالات پڑھو۔ معلوم ہو جائیگا کہ اُس زمانہ کا کوئی بادشاہ بھی نفع رسانی خلائق اور نشر علوم مین ان سے سبقت نہین لیگیا۔ سوائے ایک دو استثناء کے یہ سب بادشاہ علم و علماء اور نفع رسانی خلائق کے دلدادہ تھے۔ تشیع ایسے کہ مخالفین اپنے بادشاہون مین سے کسی ایک کو بھی مقابلہ مین نہین لا سکتے۔ عماد الدولہ۔ رکن الدولہ۔ معز الدولہ۔ اور عضد الدولہ تو اس پایہ کے تھے کہ مخالفین تک اونکے اوصاف و محامد لکھنے پر مجبور ہوئے والفضل ما شھدت بہ الاعداء عالیجناب مولوی سید امیر علی صاحب اپنی تاریخ اسلام انگریزی مطبوعہ لندن مین لکھتے ہین کہ بحیثیت مجموعی بنی بویہ کے عہد حکومت مین لوگ خوش حال رہے اور علوم و فنون کو بہت ترقی ہوئی۔ بنی حمدان[ل] اور بنی بویہ علوم و فنون کے بہت بڑے مربی تھے اور اسکا ثبوت اس سے ہوتا ہے کہ انکے زمانہ مین بڑے بڑے علماء و فضلاء کثرت سے ہوئے ہین۔ متنبی شاعر۔ ابو الفرج اصفہانی مصنف کتاب الاغانی۔ ابو القاسم التنوخی۔ فصیح و بلیغ دینوری۔ مسعودی مورخ۔ ابو نصر فارابی فلسفی اور بیشمار ماہران علوم و فنون و فلسفہ۔ شعراء و فضلاء انکے زمانہ مین گذرے ہین۔ معز الدولہ تو علوم و فنون کا مربی تھا ہی۔ عضد الدولہ اور شرف الدولہ نے تو علوم کے شوق مین جان ہی ڈالدی۔ بغداد کا مدرسہ جو انقلابات خلافت سے فنا ہو گیا تھا انھون نے اُسے دوبارہ زندہ کر دیا علم و ریاضی و ہیئت کے ماہرون مین جنھون نے انکی ظل عاطفت مین پرورش پائی ہم ابن سلام عبد الرحمن صوفی۔ اور ابو الوفا کا نام پیش کرتے ہین ۱۲

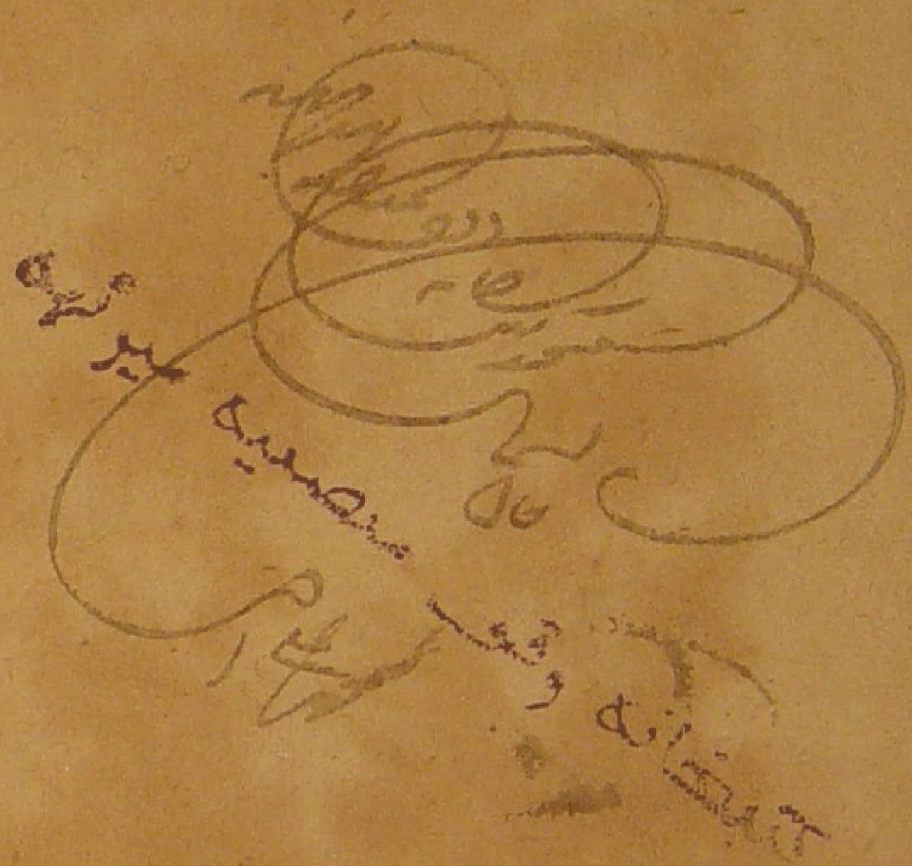
ل بنی حمدان بھی مذہب حقہ امامیہ اثنا عشریہ کے پیرو تھے۔ انکی ایک شاخ ۲۹۳ھ سے ۳۸۰ھ تک موصل مین اور ...

مذہب حقہ امامیہ اثنا عشریہ کی اول علانیہ اشاعت کا سہرا باعبان قدرت نے انھیں کیواسطے تیار کیا تھا۔ ایران مین توانکی حکومت غیبت صغریٰ ہی مین ۳۲۲ھ مین قائم ہوگئی تھی بغداد کی فتح غیبت کبریٰ شروع ہونے کے پانچوین سال ۳۳۴ھ مین ہوئی۔

ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی علی بن حسین بن بابویہ۔ حسن بن عقیل عمانی جعفر بن محمد ابن قولویہ۔ ابوجعفر محمد بن علی (شیخ صدوق) محمد بن احمد بن جنید (ابوعلی کاتب) محمد بن محمد بن نعمان شیخ مفید۔ سید مرتضیٰ۔ سید رضی۔ شیخ ابوجعفر طوسی اسی عہد کے آسمان ہدایت کے چمکدار ستارے ہین۔ اہلسنت کے مشہور علماء ابن خالویہ۔ ابوبکر باقلانی۔ قاضی عبدالجبار دارقطنی۔ حافظ ابونعیم خطیب بغداد۔ ابن مردویہ۔ قدوری۔ ماوردی۔ ابواسحٰق اسفرائنی وغیرہ بنی بویہ ہی کی بے تعصب حکومت مین بعیش و آرام بسر کرتے تھے۔ علی بن عباس جسنے عضد الدولہ کے نام پر طب بے نظیر کتاب ملکی تصنیف کی اور ملک الاطبا بوعلی سینا اسی زمانہ کے اطبائے یگانہ تھے۔

غرض اس عہد مین علماء و فضلا اور ہر قسم کے ماہران علوم و فنون اس کثرت سے ہوے ہین کہ اگر اُنکے مجمل حالات بھی درج کئے جائین تو ایک خاصی ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے۔ اور چونکہ انشاء اللہ ہم اُنکے حالات اپنی کتاب مشاہیر اسلام مین درج کرینگے اپنی اس جلد اول تاریخ سلاطین شیعہ کو اس جگہ ختم کرتے ہین۔ اسکی دوسری جلد مین انشاء اللہ مصر کے بنی فاطمہ کے حالات درج کئے جائینگے۔ ومن اللہ التوفیق و علیہ التکلان۔

مطبع اصلاح – کھجوہ ضلع سارن
نظیر حسین پرنٹر



١٣٠٢٤ ~~١٩٣٢~~

المعتبر ٢ المعتبر

[illegible] وقف مدرسه مبارکه [illegible] نمره [illegible]

حسب الاراده

—

کتب خانه وقف مدرسه مبارکه

برای

زمانه دولت جاوید بنیاد اعلیحضرت [illegible]

[illegible]

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ

۱۲۰۲ء

(از سلسلۂ تاریخ اسلام نمبر ۴)

اَلْمُعْتَبَر

فی اخبار سلاطین شیعۂ وصی خیر البشر

جسمیں

رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد سے بنی امیہ اور بنی عباس کے عہد حکومت تک

اہلبیت رسول و ابنائے بتول اور شیعیان علی ابن ابیطالب

کے حالات درج کر کے تمام سلاطین شیعہ کے

حالات عربی - فارسی - انگریزی اور

اردو کی معتبر تاریخوں سے درج کئے گئے ہیں

از

ایس - ذاکر حسین جعفر - مالک دفتر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین و عترتہ الطیبین المعصومین و اصحابہ المیامین المقبولین الی یوم الدین اما بعد احقر ذاکر حسین خدمت بابرکت ارباب بصیرت مین عرض پرداز ہے کہ جب مکرمی سید علی حیدر صاحب اڈیٹر اصلاح کو معلوم ہوا کہ یہ حقیر ایک جامع تاریخ اسلام کی تیاری مین مصروف ہے مگر چونکہ یہ عظیم الشان کام برس دو برس مین انجام نہین پاسکتا بلکہ اسکے واسطے کئی سال کی مدت ہے تو مجھ سے فرمایش کی کہ پہلے وہ حصہ جو سلاطین شیعہ سے متعلق ہوگا لکھ لیا جاے اور تھوڑا تھوڑا ہر پرچہ اصلاح کے ساتھ شائع ہوتا رہے تاکہ مومنین کو اپنے اسلاف ذوی الاقتدار کے حالات دریافت کرنے مین کامل تاریخ کا انتظار نہ کرنا پڑے بنابران اپنے تاریخ اسلام کی تکمیل و اشاعت سے پہلے مین اپنی تاریخ کے اس حصہ کو بذریعہ اصلاح شائع کئے دیتا ہون۔ اس کتاب کو چند ابواب اور ایک مقدمہ پر تقسیم کیا ہے مقدمہ مین سادات اخیار اور شیعیان حیدر کرار کی ابتدائی حالات اور ابواب مین سلاطین سادات طبرستانیہ اور سلاطین بنی بویہ اور بنی فاطمہ مصر و مغرب کے حالات درج کرکے ایران کے خاندان صفویہ سے خاندان قاچار تک کے حالات درج کرونگا وعلیہ التوکل والتکلان۔

اطلاع چونکہ تاریخ اسلام کا کاپی رایٹ جسکا پہلا حصہ سنہ ۱۹۰۴ء مین شائع ہو چکا ہے بذریعہ رجسٹری مصنف کے نام محفوظ ہے اور یہ حصہ بھی اوسی کے دوسرے حصہ کا ایک جزو ہے لہذا اطلاع دی [illegible]

مقدمہ

اولاد علی اور اونکے شیعونکی ابتدائی حالت

رسول اللہ صلعم کے عہد کرامت مہد مین علی و شیعیان علی کی جو حیثیت تھی وہ مختلج بیان نہین ہی جبسے وزبحسب حکم وانذر عشیرتک الاقربین اسلام کا اعلان تمام کیا گیا اوسی روز سے اسلام کی بنیاد توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت پر قایم ہوئی۔ آنحضرتؐ تا دم وفات حضرت علی کے فضایل بیان کرتے اور اونکی محبت کا حکم دیتے رہے۔ حب و بغض علی کو مومن و منافق کی شناخت کا معیار قرار دیا تھا[1]۔ اور شیعۃ علی ھم الفائزون[2] اور ھم خیر البریہ[3] لسان فیض ترجمان پر جاری فرمایا تھا مگر پیغمبر خدا کی آنکھ بند ہوتے ہی زمانہ نے وہ پلٹا کھایا کہ وہ خدائی جبرئیل جس نے کنار رسول مین پرورش پائی تھی جس نے دس گیارہ برس کی عمر مین آغاز زمانہ بعثت مین رسول اللہ صلعم سے وعدہ کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کے مخالفون کے دانت توڑ دونگا آنکھین پھوڑ ڈالونگا پیٹ پھاڑ ڈالونگا ٹانگین توڑ ڈالونگا۔ جسپر آنحضرت نے اوسی گلے لگا کر فرمایا تھا وہی میرا بھائی ہے یہی میرا وزیر ہے یہی میرا وصی ہے اسی کی تم سب اطاعت کرنا۔ جو تمام معرکہ مین رسول اللہ کا کمانڈر انچیف رہا تھا جس نے بدر۔ احد۔ خیبر حنین غرض تمام معرکون مین مخالفین

[1] قال رسول اللہ یا علی لا یحبک الا مومن و لا یبغضک الا منافق (آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ اے علی تجھے دوست رکھیگا مگر مومن اور نہین دشمن رکھیگا مگر منافق۔ نسائی و ازالۃ الخفا۔ اور مسلم و نسائی و ترمذی اور احمد بن حنبل نے لکھا ہے کہ عن علی قال و اللہ والذی خلق الجنۃ و برء النسمۃ انہ لعہد النبی الی ان لا یحبنی الا مومن و لا یبغضنی الا منافق۔ جناب امیر فرماتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ دانہ کو پھاڑ کر درخت پیدا کرتا ہے اور آدمی کو ظاہر کرتا ہے مجھسے آن حضرت نے عہد کیا ہے کہ مجھے نہین دوست رکھیگا مگر مومن اور مجھ سے نہین بغض رکھیگا مگر منافق۔ ترمذی نے ابو سعید خدری سے اور احمد بن حنبل نے مجاہد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے قالا وکنا نعرف المنافقین ببغضھم علیا وہ کہتے ہین کہ ہم منافق کو بسبب بغض علی کے پہچان لیا کرتے تھے۔

[2] یعنی علی کے شیعہ وہی قیامت کے دن جنت کے رفیع درجون تک پہونچنے والے ہین اور وہی سب خلقت سے اچھے ہین اس حدیث کو ابن عساکر اور خوارزمی نے اور سیوطی نے در منثور مین اور امام مناوی نے کنوز

اسلام کو نیچا دکھایا تھا ...

تھا رسول اللہ صلعم کے وفات پاتے ہی اوسکی تمام خدمتین جو اوسنے اسلام کی تھین نسیاً منسیاً کر
دیگئین خلفاء ثلاثہ کے عہد حکومت مین وہی جو بل جسنے مرحب و عنتر و عمرو بن عبدود جیسے پہلوانون کو
پچھاڑا تھا در خیبر پر اسلام کا جھنڈا گاڑا تھا نظر بندی کی حالت مین بسر کرتا تھا البتہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر اپنے عہد حکومت مین ایسے ایسے معاملات و مشکلات مین جن کے حل کرنے مین سب عاجز
ہوتے تھے اس حلال مشکلات اور رسول اللہ کے قاضی القضاۃ [۵۱] کی طرف جسے خداوند عالم نے نفس
رسول فرمایا ہے اور جس کے بارے مین رسول اللہ صلعم نے علی منی و انا منہ [۵۲] اور لحمک لحمی اور
دمک دمی [۵۳] اور انا مدینۃ العلم و علی بابہا [۵۴] اور الحق مع علی و علی مع الحق اللہم ادر الحق
معہ حیثما دار [۵۵] اور اقضکم علی [۵۶] فرمایا ہے رجوع [۵۷] کیا کرتے تھے۔ اور حضرت عمر تو امور مشکلہ مین
جناب امیر سے اسقدر مشورہ لیتے تھے اور حضرت کی طرف اسقدر رجوع کرتے تھے کہ اکثر لولا [۵۸]
علی لہلک عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن [۵۹] فرمایا کرتے تھے اسی سبب سے
بعض مورخین نے یہ گمان کیا ہے کہ جناب امیر حضرت عمر کے وزیر تھے [۶۰]۔ جناب امیر کا بھی یہ
حال تھا کہ اگرچہ اونکو اپنے حق سے محروم رہنے کا ضرور ملال تھا کیونکہ بے بسی کی حالت مین کچھ نہ

جلد اول صفحہ ۱۷۔ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۱۷۔ گبین جلد ۵ صفحہ ۴۹۹ [۵۱] اقضی امتی علی ابن ابیطالب فرمایا رسول
خدا نے کہ میری امت مین قاضی القضاۃ علی بن ابیطالب ہے مصابیح [۵۲] علی مجھ سے ہے اور مین علی سے۔ ازالۃ الخفا
صواعق محرقہ۔ ترمذی۔ نسائی۔ مشکوٰۃ [۵۳] تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے۔ ینابیع از موفق بن
احمد خوارزمی [۵۴] مین شہر علم ہون اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ ترمذی۔ حاکم۔ صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء سیوطی
ازالۃ الخفا [۵۵] حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہے بار الٰہا پھیر تو حق کو جدھر علی پھرے۔ ابن مردویہ
ترمذی۔ ازالۃ الخفا [۵۶] تم سے زیادہ علی اور اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہین ترجمہ ازالۃ الخفا جلد سوم صفحہ ۳۲
[۵۷] گلمن اپنی انگریزی تاریخ اسلام مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء مین لکھتا ہے کہ شروع کے دو خلیفہ جناب علی کے
شرعی فیصلوں اور فتووں سے ہدایت پاتے رہے [۵۸] اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا ازالۃ الخفا۔ ارجح
المطالب از ابن السمان۔ علی محب الطبری [۵۹] پناہ مانگتا ہون مین اوس مشکل سے جسکی حل کرنیکی واسطے
...

کبھی اپنی رائے صائب اور مشورہ نیک سے دریغ نہ فرماتے تھے چنانچہ مولوی سید امیر علیصاحب اپنی تاریخ اسلام مین تحریر کرتے ہین کہ حضرت عمر کے عہد مین جو بڑے بڑے رفاہ عام کے کام ہوئے وہ اکثر اور زیادہ تر حضرت علی کی صلاح اور مشورہ سے ہوئے وہ کمزور کی مدد اور مظلوم کی داد رسی کے لئے ہمیشہ طیار رہتے،، مگر خلیفہ ثالث جناب عثمان کے عہد خلافت مین اتنا بھی نہ رہا وہ حضرت علی کے مشورہ سے بالکل ہی مستغنی رہے کسی امر مین حضرت علی کی نہ سنتے تھے بالکل اونکی مخالفت جناب کے ساتھ اس حد کو پہونچگئی تھی کہ جناب عثمان حضرت علیؑ اور اونکے اصحاب کے بارہ مین حد قایم کرنا یعنی آزار پہونچانا چاہئے تھے چنانچہ مولوی شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا[ف۲] مین لکھتے ہین کہ ،،ایک مرتبہ حضرت عباس نے حضرت عثمان کو بلا بھیجا وہ آئے تو حضرت عباس نے کہا کہ مین تم کو خدا کا واسطہ دلاتا ہون کہ دربارہ علی کے جو تمہارے ابن عم اور برادر اسلامی اور صحابی اور داماد رسول ہین مینے سنا ہے کہ تم علی اور اصحاب پر کوئی حد قایم کرنے والے ہو پس ہم امید کرتے ہین کہ تم معاف کروگے۔ حضرت عثمان نے کہا کہ مین بہ خوشی تمہاری شفاعت کو قبول کرتا ہون۔ اگر علی چاہتے تو اون کے سوا کوئی دوسرا میرا مقرب نہ ہوتا مگر وہ اپنی رائے سے باز نہین آتے پھر جناب عباس نے حضرت علی کو بلا بھیجا اور اسی طرح عثمان کے بارے مین خدا کا واسطہ دیا کہ تم ان کے خلاف رائے نہ دیا کرو حضرت علی نے جواب دیا خدا کی قسم اگر مجھے عثمان حکم دین کہ گھر سے باہر نکل جاو تو مین نکل جاون گا لیکن احکام الٰہی کے قیام مین مجھ سے سستی نہین ہوسکتی[ف۳]۔

حضرت عمار یاسر اور جناب ابوذر کے ساتھ جو شیعیان علی سے تھے خلافت ثالثہ مین جو جو سلوک ہوئے وہ ناظرین تواریخ پر مخفی نہین ہے آخر اس سرکشی اور خودرائی کا نتیجہ ــــ

چونکہ علم وفضل وکمال رکھتے تھے اونکو مراسلت کا کام اور اسیران جنگ کا اہتمام سپرد تھا [ف۱] مطبوعہ لندن صفہ ۹۴ [ف۲] اردو ترجمہ جلد سیوم صفہ ۲۶۴ [ف۳] اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب امیر جب کسی امر خلاف شرع اسلام دیکھتے تھے تو ... مداخلت کرتے اور اوس سے منع کرتے تھے خواہ کوئی مانتا یا نہ

خلفاء ثلاثہ کی اس چوتھائی صدی کے عہد حکومت نے جس مین آخری پورا ایک جگ جناب عثمان
کی حکومت کا تھا حضرت علی کی عظمت اور محبت کو کچھ ایسا لوگون کے دلون سے محو کیا تھا اور کچھ
ایسی بدنظمی پھیلگئی تھی کہ جب خود چوتھے بمنبر خلیفہ ہوئے تبھی تو ایکدن بھی امن سے گذارنا میسّر
ہوا۔ ام المومنین جناب عائیشہ حواری رسول جناب طلحہ و زبیر اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان
کی جنگون اور مخالفتون نے دم نہ لینے دیا۔ علامہ عباسی اپنی تاریخ اسلام مین لکھتے ہین حضرت علی
کی خلافت کے زمانہ مین حالت کچھ عجیب کشمکش مین تھی رسول اللہ کے صحابیون مین سے
کسینے بھی حضرت علی کی سی روحانی تکلیف نہین اوٹھائی۔ لوگ حضرت امام حسین کی شہادت
کے واقعہ کو نہایت سخت سمجھتے ہین لیکن میرے نزدیک حضرت علی ابن ابیطالب کی حالت کشمکش
زیادہ تر ہمدردی کے لایق ہے اگر واقعہ کربلا کو طاعون سے نسبت دین تو حضرت علی کی مصیبتون
کو عارضہ سل سے تشبیہ دے سکتے ہین۔ آخر یہ ہوا کہ سنہ ۴۰ھ مین پورے پانچ سال اسی کشمکش اور
مصیبت مین گزار کر ابن ملجم خارجی کی تیغ زہرآلود سے شہید ہو گئے۔

سنہ ۴۱ ہجری مین معاویہ حضرت امام حسن کو خلافت کے ترک کرنے پر مجبور کرکے تمام اسلامی دنیا
کا بادشاہ بن گیا اور اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا۔

معاویہ کے حکم سے متقی و زاہد حجر بن عدی اور اون کے اصحاب کا صرف محبت علی ابن ابیطالب کے
جرم مین حالت صبر مین قتل کیا جانا دیندار مسلمانون کو خون کے آنسو رولاتا ہے۔ فاضل ابن عقیل
نے اپنی کتاب النصایح الکافیہ[1] مین لکھا ہے کہ ابوالحسن مدائنی[2] نے اپنی کتاب احداث مین
روایت کیا ہے کہ معاویہ نے بعد سال جماعت اپنے عمال کیطرف ایک نسخہ واحد تحریر کیا کہ جو شخص

---

[1] مطبوعہ بمبئی ۱۳۰۲ھ یہ کتاب عربی زبان مین ہے جتنے عموماً عربی عبارتون کے ترجمہ ہین بہ حوالہ کتاب وصفحہ
التعاریج جس کسیکو شبہہ ہو اصل کتاب سے مقابلہ کرلے مدائنی کی اس روایت کو عبدالحمید بن ابی الحدید معتزلی
نے بھی شرح نہج البلاغہ مین بجنسہ نقل کیا ہے۔ [2] سمعانی نے کتاب انساب مین لکھا ہے کہ حارث بن اسامہ
نے ذکر کیا ہے کہ ابوالحسن مدائنی بصرہ مین پیدا ہوا اور وہین نشو و نما پائی کچھ مدت کے بعد وہ مداین کو
گیا وہان سے بغداد آیا اور وہان رہا کیا حتی کہ ماہ ذی قعدہ سنہ ۲۲۵ھ

ابوتراب کی فضیلت بیان کرے تو ذمہ اوس سے اور اوس کے اہل بیت سے بری ہو پس
خطبا ہر سمت منبرون پر کھڑے ہوتے اور علی کو لعن کرتے اور اون حضرت سے بیزاری ظاہر کرتے
اور اونکی اور اون کے اہلبیت کی مذمت کرتے تھے۔ زیادہ تر مبتلائے بلا اوس زمانہ مین
اہل کوفہ تھے کیونکہ وہان پر شیعہ علی بکثرت تھے پس زیاد بن سمیہ کو اوس نے حاکم کوفہ و بصرہ
مقرر کیا اور شیعون کو تلاش کرتا تھا حالانکہ وہ انکو پہچانتا تھا کس لئے کہ علی کے زمانہ مین خود
انہین شامل تھا پس اوسنے ہر سنگ و کلوخ کے نیچے سے اونکو نکالا اور قتل کیا اور ڈرایا اور
ہاتھ پیر کاٹے آنکھون سے کور کیا اور شاخہاے خرما پر اور دار پر کھینچا اور ملک بدر کیا حتی کہ
عراق مین مشہور و معروف انہین سے کوئی باقی نہ رہا پس معاویہ نے آفاق مین اپنے عمال
کیطرف لکھا کہ شیعہ علی و اہلبیت کی گواہی کو جایز نہ رکھین اور نیز لکھا کہ نظر کرو طرف شیعیان
و دوستان عثمان بن عفان کے اور اوسکے جو عثمان کے فضایل نقل و روایت کرے پس اوس
روایت کو مع نام روایت کنندہ اور نام اوسکے باپ کے اور نام قبیلہ کے میرے پاس بھیجدو
پس اونہون نے اوسکی تعمیل کی حتے کہ فضایل و مناقب عثمان بکثرت و افراط شایع ہوے
کیونکہ معاویہ ایسے لوگون کو اپنے انعام و افضال سے مالا مال کرتا تھا اور جاگیرین و جایدادین
اونکو بخشتا تھا کچھ مدت اسیطرح پر گزری پھر اوس نے اپنے عمال کو لکھا کہ احادیث در بارۂ عثمان
بہت ہو گئیں اور دیار و امصار مین پھیل گئین اب خلقت کو دعوت کرو کہ مناقب صحابہ و خلفاء
اولین مین حدیثین روایت کرین کوی خبر ابوتراب کی شان مین نہ پاوین الا یہ کہ ویسی ہی

انساب اور اخبار عرب اور اونکے انساب سے واقف تہا اور عالم تھا فتوح و مغازی و روایت
شعر کا صدوق اور ثقہ تھا سلہ ۵ ابن عقیل نصایح الکافیہ مین لکھتے ہین کہ ابوعثمان جاحظ کتاب الرد علی الامامیہ
مین لکھتا ہے کہ معاویہ اپنے خطبہ کے آخر مین کہا کرتا تھا اللھم ان ابا تراب الحد فی دینک وصد
عن سبیلک فالعنہ لعنا وبیلا و عذبہ عذابا الیما دبارہ الہا بہ تحقیق ابوتراب نے الحاد کیا تیرے
دین مین اور روکا تیرے راستے سے پس لعنت کر تو اسپر سخت لعنت اور عذاب کر تو اسپر سخت عذاب

یا اوس سے بھی بڑھ کر صحابہ کے حق مین بیان کرین بہ تحقیق کہ یہ امر میرے نزدیک محبوب تر
اور میری انکھونکا زیادہ روشن کرنے والا ہے اور نیز شیعیان علی کی حجتین اس سے مضمحل اور
اور باطل ہوتی ہین اور یہ اونپر روایت مناقب عثمان سے زیادہ ناگوار ہے پس یہ خط
اوسکے عامہ خلایق کی منادی پر پڑھے گئے اور اخبار کثیرہ مناقب صحابہ مین جنکی کچھ بھی اصل نہ
تھی وضع کئے اور بنائے گئے پس وہ لوگ اون اخبار موضوعہ کی نقل روایت مین جد و
کد کرتے تھے اور منبرون پر اونکو پڑھتے تھے پھر یہ اخبار معلمان و مکاتب کو دئے گئے کہ درس
و تعلیم مین داخل کرین پس بچے ان کو مثل قرآن ازبر کرتے اور عورات و دختران کو گھر کے
اندر اونکی تلقین ہوتی۔ نوکرون اور غلامون تک کو ازبر کرائے جاتے تھے پس معاویہ نے
ایک نسخہ واحد تمام شہرون اور قریون کی طرف لکھا کہ جبپر گواہ گواہی دین کہ علی اور اونکے
اہلبیت کو دوست رکھتا ہے اوسکا نام دیوان عطا سے محو کردین اور اوسکا رزق و روزینہ
بند کردین۔ پھر دوسرا خط لکھا کہ جنکو دوستی علی کی تہمت لگائین اونکو عقوبت کرین اور
گھرون کو اون کے مسمار کردین پس غظیم و شدید بلا اوسوقت اہل عراق خصوصا اہل کوفہ
کے لئے تھی اور نوبت اسکی یہ پہونچی تھی کہ کوئی شیعہ اپنے کسی معتبر دوست کے گھر جاتا تو چھپکر
اوس سے بات کرتا اور اوسکی زوجہ اور خادم اور غلام تک سے خوف کرتا اور خود اوس
دوست کے سامنے لب کشانہ ہوتا جبتک کہ سوگند غلیظ و شدید سے عہد اخفاے راز
کا نہ لے لیتا پس بہت سے افترا و بہتان پیغمبر خدا پر باندھے گئے کہ فقہا اور قضاۃ و حکام
اونپر عمل کرتے تھے اور قاریان قرآن سست ایمان جو ریائی عبادت کرتے تھے جھوٹی
حدیثین بناتے اور حکام وُلات سے اوس کے جلدے مین عزت و توقیر کرتے اور مال و منال
و مکان و جاگیرین انعام مین پاتے تا اینکہ رفتہ رفتہ یہ احادیث اہل دین و دیانت تک
بھی جو کذب و افترا کو حلال نہ جانتے تھے پہنچین اور اونہون نے یہ گمان اونکی راستی و
حقیت کے اون کو روایت کیا۔ بہ تحقیق اگر وہ جانتے کہ یہ کذب و باطل ہے تو کبھی اون کو
روایت نہ کرتے اور ہرگز اون پر اعتقاد نہ لاتے پس یہی صورت رہی تا اینکہ حسن بن علی

اوسوقت بلا و فتنہ مین اور شدت ہوئی اور ایک متنفس بھی پاس گروہ کا نہ رہا اگر رہا تو اپنی جان پر خائف رہتا یا وطن آوارہ کوہ و صحرا مین مارا مارا پھرتا تھا اور بعد قتل حسین علیہ السلام امر دشوار تر ہوا عبد الملک بن مروان نے خلیفہ ہو کر شیعون پر اور بھی تشدد کیا حجاج بن یوسف ظالم کو فرمان روائے عراق مقرر کیا اوسکے یہان عباد و زہاد نے بغض علی ابن ابیطالب کے ذریعہ سے بار پایا اور اونکے اعدا کے ساتھ دوستی کا اظہار کر کے قرب و منزلت حاصل کرتے تھے پس روایت مناقب و محامد اونکے اعدا کا بازار گرم ہوا اور معائب و مطاعن اون حضرات نے ملک مین رواج پایا تھی کہ حجاج کے سامنے ایک شخص کھڑا ہوا کہتے ہین کہ وہ عبد الملک بن قریب جد اصمعی کا تھا اور کہا ایہا الامیر میرے والدین نے مجھکو عاق کیا ہے کہ میرا نام علی رکھا ہے اور مین فقیر پریشان حال امیر کے جایزہ و انعام کا حاجتمند ہون۔ حجاج ہنسا کہ اچھا ذریعہ سوال کا تو نے تجویز کیا اور کہا تجھکو فلان مقام کی حکومت بخشی،، انتہیٰ۔

مولوی شبلی صاحب نعمانی کتاب سیرۃ النعمان مین تحریر کرتے ہین کہ ۹۹ھ مین عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے اونکی خلافت نے دفعتًا حکومت مروانی کا رنگ بدل دیا اور تمام ملک مین عدل و انصاف علم و عمل و خیر و برکت کی جان تازہ ڈالدی ایک مدت سے

جلد اول صفحہ ۱۰۳۔ اردو ترجمہ فتوحات اعثم کوفی صفحہ ۳۳۵۔ روضۃ الصفا جلد سوم صفحہ ۔ حبیب السیر جلد دوم جزو اول صفحہ ۱۸۱۔ ۵۱ محرم ۶۱ھ مین یزید بن معاویہ بن ابوسفیان نے خونریزی کرا کے اون جناب کو مع بہتر ۷۲ احباب و اقربا کے شہید کرا دیا۔ ۵۲ حجاج بن یوسف عبد الملک بن مروان کا ملازم تھا ۷۳ہجری مین عبد اللہ بن زبیر کے قتل ہونے کے بعد حجاز کا گورنر بنایا گیا پھر ۷۵ہجری مین عراق ایران اور خراسان کی گورنری اوسکو دیگئی جہان بیس سال حکومت کر کے ۹۵ھ مین فوت ہو گیا جتنا حاتم سخاوت (فیاضی) مین مشہور ہے اوس سے زیادہ یہ شخص ظلم مین مشہور ہے۔ ہمیشہ سادات صحابہ اور تابعین کو قتل کرتا رہا اور لڑائیون کے علاوہ ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ مسلمان اسنے قتل کرائے۔ اور ایک لاکھ پچیس ہزار قید خانہ مین چھوڑ کر مرا عمل اور بے سقف زندان اسی کی ایجاد ہے منجملہ اون بزرگوارون کے جنکو اسنے قتل کرایا سعید بن جبیر ہو

حضرت علی پر خطبون مین جو لعن پڑھا جاتا تھا الکو موقوف کردیا اور امور مذہبی کی چرچہ
گھر گھر پھیلا گیو دوسری صدی کی ابتدا مین لوگون کو مذہبی مباحثات کا موقع ملا ۴۱ھ یوم
استقرار خلافت معاویہ تا ۹۹ھ آغاز حکومت عمر بن عبد العزیز ناصبی معتزلہ خارجی بہ اتفاق
ہر جمعہ کے خطبہ مین دشمنی علی کا اظہار بذریعہ لعن کرتے رہے اس دوسری صدی کی ابتدا مین انہین
مسلمانون کو ذکر اور اذکار کا موقع ملا جو ناصبی و معتزلہ یا خارجی تھے شیعون کو اس زمانہ
مین بھی علوم مذہبی کے ذکر کی آزادی نہین ملی[۵] پھر ناصبی و معتزلہ و خوارج کو جو سنہ ۹۹ھ
مذہبی آزادی ملی تو کچھ لوگ بدستور مذہب معتزلہ کے مطیع رہے اور اپنے عقاید علانیہ ظاہر
کرنے لگے اور کچھ لوگون نے ابو الحسن[۶] اشعری کی پیروی اختیار کی اور اپنا مذہب اشعری
مشہور کیا اور ابو علی جبائی سے مباحثہ ہوا جسکا ذکر ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین تحریر
فرمایا ہے اسکے ان قال لہذا لوگون نے مذہب معتزلی کو ترک کرکے اور مذہب اشعری کا

---

۵ سنہ ۱۳۲ھ مین جبکہ سفاح عباسی نے بنی امیہ کو تہ تیغ کرکے عباسیہ سلطنت قایم کی ہے پانچ چھ سال
تک شیعونکو مذہبی آزادی حاصل رہی کیونکہ سفاح متعصب اور شیعون کا دشمن نہ تھا اتبک عباسی اور
علوی ملے جلے رہتے تھے۔ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ تھا مولوی امیر علی اپنی تاریخ اسلام مین
لکھتے ہین کہ امام جعفر صادق ع ایک عالی دماغ اور گہری فکر کے بزرگ تھے اور اسلام مین فلسفہ داخل
کرنے کے بانی مبانی اور اصل وہی ہین۔ صرف بنی فاطمہ نے مذہب مین فلسفے رنگ اختیار کیا تھا ان
حضرات کے لکچر صرف وہی لوگ نہ سنتے تھے جو بعد مین فقہ کے بڑی بڑی امام ہوئے مثلا ابو حنیفہ اور مالک بلکہ دور دراز
ممالک سے بہت سے فلاسفر اور طالب العلم بھی آکر انسے مستفید ہوتے تھے امام حسن بصری جنہون نے بصرہ مین فلسفہ کا
سکول جاری کیا تھا انہین کے شاگرد تھے واصل بن عطا معتزلہ مذہب کا بانی اوسی چشمہ علم سے پیاسی بہرہ ور
ہوا تھا صفحہ ۲ اور صفحہ مین لکھتے ہین کہ واقعہ حرہ کے بعد عرب پھر ایک ویرانہ ہوگیا تھا اس واقعہ کے کئی سال
بعد امام جعفر صادق[۳] نے اپنے اوس مکتب کو جو اونکے دادا علی ابن ابیطالب نے قایم کیا تھا از سر نو قایم کیا مگر وہ
صحرا مین صرف ایک ہی حقیقی اور سچا چراغ تہا چارو نطرف اندہیرا تھا او ظلمت چھائی ہوئی تھی اور صفحہ مین
لکھتے ہین کہ جس زمانہ مین اسلام ممالک دور دراز مین پھیل رہا تھا علی مدینہ مین عربونکی نئی اوبہری ہوئی قوم
کے دماغ قوت بڑھا رہے تھے ۔ مدینہ کی جامع مسجد مین علی اور اونکا عمزاد بھائی اور شاگرد عبد اللہ بن عباس

امیرؑ کے موقوف ہو جانے کے بعد بھی مدت تک مذہبی آزادی نہین ملی اور یہ کہ ابتک مسلمانون
کے دو فرقے تھے ایک علی کو دوست رکھنے والے یعنی شیعہ یا مومن جنکو مذہبی علوم کے ذکر کرنے
کی آزادی نہین ملی اور دوسرے علی پر لعن کرنے والے اور اونکو دشمن رکھنے والے۔ جو
رسول اللہ صلعم کی حدیث کے بموافق منافق تھے اور تین شاخون پر منقسم تھے ناصبی خارجی
اور معتزلی انکو مذہبی آزادی حاصل تھی اور یہ کہ آگے چل کر انہیں منافقون نے اپنا نام
اہل سنۃ والجماعۃ رکھلیا۔

لہ مذہب اہل سنت کا بنیادی پتھر منصور عباسی نے رکھا تھا جس نے اصول اجماع کی ایجاد کی
یعنے اجماع امت کو حکم ربانی کا رتبہ دیا (امیر علی تاریخ اسلام ص۲۱۴) ہارون رشید کے زمانہ مین دوسری
صدی کے آخر مین منصور کی اس بنیاد پر عمارت کھڑی ہونی شروع ہو گئی ص۲۵۲ اور چوتھی صدی
کے آخر مین جب قادر خلیفہ ہوا تو اس عمارت کی تکمیل اس طرح ہوئی کہ اوس نے قرار
دیا کہ خلیفہ یا امام کے انتخاب مین اجماع امت حکم ربانی کا درجہ رکھتا ہے اور اسطرح انتخاب
کیا ہوا شخص جائز روحانی سردار یا جمہور کا جائز امام بن سکتا ہے اس اصول کے
ماننے والون نے اب اپنا نام الگ اہل سنت والجماعت رکھ لیا چنانچہ جب خلافت عباسیہ
بکمال ہی کمزور ہو گئی اور خلیفہ کو کوئی دنیاوی حقیقت نہ رہی تو قادر باللہ عباسی
جو ۳۸۱ھ مین خلیفہ ہوا اور خود ہی ایک بڑا فقیہ تھا دنیاوی حکومت سے محروم ہو کر
بنو عباس کی روحانی اور مذہبی اقتدار کو قایم رکھنے کی طرف متوجہ ہوا مذہبی عالمون
کی مجلسین منعقد کرتا بہ حیثیت پیشوائے مذہب خود میر مجلس بنتا۔ مصر کے بنی فاطمہ پر
لعنت کیجاتی مذہب اعتزال کو برا بھلا کہا جاتا اور قدیم مذہب مین اجماع کو ضروری
قرار دیا جاتا اوس نے خود ایک رسالہ معتزلیون کی رد مین لکھ کر مذہب اعتزال کو
بدعت والحاد قرار دیا اس سب جد و جہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف مذہبی فرقون مین عداوت
پیدا ہو گئی اور مذہب مین وہ پوچ و لچر عقاید داخل ہو گئے جنکے باعث اخیر وقتون مین اصلاح

منتقمان حسین

مروان بن حکم بادشاہ ہوا تو عراقیوں کی ایک بڑی تعداد نے حضرت امام حسینؑ اور ان کے خاندان کی کربلا کے ہلاکت خیز میدان میں مدد نہ کرنے پر پشیمان ہو کر اونکے قاتلوں سے انتقام لینے کی غرض سے ہتھیار سنبھال لیے[1]۔ اونہوں نے اپنا نام تائبین و توابین رکھا اور شروع شروع میں اپنے سردار سلیمان بن صرد کے ماتحت جو صحابی رسول ہونیکی حیثیت سے نہایت معزز اور ممتاز تھے اتنا زور پکڑ لیا کہ کسی مزاحمت کی پروا نہ کر کے شام تک چلے گئے مگر آخر کو مروان نے ایک بھاری فوج بھیجکر اونکو شکست دی سلیمان اور اونکے ماتحت سردار مارے گئے اور تائبین کے بچے کھچے آدمی بحالت تباہ کوفہ میں آئے یہاں مختار بن ابو عبیدہ ثقفی نے اون لوگوں کو پھر جمع کر لیا اور جب مروان کو دس مہینہ کی حکومت کے بعد اوسکی بیوی نے گلا گھونٹ کر مار دیا اور اوسکا بیٹا عبد الملک اپنی سلطنت و حکومت کے استحکام میں مصروف تھا مختار نے عراق میں استقلال حاصل کر لیا اور انتقام خون حسین کے دعوی سے سنہ ۶۶ھ میں خروج کیا علاقہ کوفہ جزیرہ۔ آذربائیجان و آرمینیہ کا ایک حصہ فتح کر کے اپنی طرف سے والی مقرر کر دیے اور قاتلان حسین کو چن چن کر مارنا شروع کیا عمر بن سعد اور شمر وغیرہ کو گرفتار کر کے قتل کیا قاتلان حسین کا تعاقب کر کے کتے کی موت مارا عبد الملک نے عبید اللہ بن زیاد کے ماتحت ایک فوج روانہ کی اوسے مختار نے مار کر فنا کر دیا عبید اللہ بھی مارا گیا اور اوسکا سر مختار کے پاس لایا گیا مختار نے انتقام خون حسین میں ستر ہزار اور بروایتے اسی ہزار تین سو تین آدمی کو قتل کیا۔ اپنی غرض و غارت حاصل کرنیکے بعد ان منتقمین کے جتھے متفرق ہو گئے اور مصعب بن زبیر نے جو اپنے بھائی عبد اللہ[2] کی طرف سے عراق کا حاکم تھا

---

[1] جناب امام حسینؑ کے ساتھ سال شہادت ہی سے ان لوگوں نے سلیمان کو اپنا سردار بنا لیا تھا اور ارادہ یہ تھا کہ اہل طغیان پر ظفر پا کر امام زین العابدینؑ کو مسند خلافت پر بٹھا دینگے سلیمان نے جا بجا داعیوں کو بھیجکر خلق کو اپنی متابعت پر بلایا بہت سے لوگ جمع ہو گئے مگر خروج میں چار سال تک تاخیر کی لیکن لاکھ آدمی نے بیعت کی تھی مگر جب سنہ ۶۵ھ میں خروج کیا تو دس ہزار سے زیادہ جمع نہ ہوئے آخر عین الوردہ میں شکست کھا کر مارے گئے۔ حبیب السیر

[2] عبد اللہ بن زبیر جیتے سے حکومت و سلطنت کی آرزو دل میں

اور موبے عبداللہ بن زبیر کے تلوار کے نیچے دھر لیا مگر مختار کی لڑائی کو بہت طول کھینچا اور بڑی
کشت وخون کے بعد سنہ ۶۷ھ میں مختار بھی مارا گیا اور اوسکے ہمراہی تہ تیغ ہوئے۔ مختار کے
قتل ہونیکے بعد شیعہ اور بھی مقہور و مغلوب حالت میں بسر کرتے تھے یہانتک کہ جب قتل
عبداللہ بن زبیر کے بعد حجاج بن یوسف عبدالملک کی طرف سے حجاز کا اور پھر عراق
اور ایران وخراسان کا گورنر مقرر ہوا تو اوس نے شیعوں خصوصًا سادات اور رسول اللہ
صلعم اور علی مرتضیٰ کے صحابیوں پر جو ظلم وستم کئے بیان سے باہر ہیں۔

امام زین العابدینؑ

سنہ ۸۶ھ میں عبدالملک کا بیٹا ولید بادشاہ ہوا اسنے سنہ ۹۵ھ
میں علی ابن الحسینؑ امام زین العابدینؑ کو زہر سے شہید کرا دیا

امام محمد باقرؑ

سنہ ۱۰۵ھ میں ہشام بن عبدالملک بادشاہ ہوا اس نے سنہ ۱۱۴ھ میں
امام محمد باقر علیہ السلام کو زہر سے شہید کرا دیا۔

زید بن امام زین العابدینؑ

سنہ ۱۲۰ھ میں ہشام بن عبدالملک نے یوسف بن عمر
بن الثقفی کو عراق وخراسان کا گورنر مقرر کیا اس نے
ہاشمیوں پر بڑے بڑے ظلم اور بے رحمیاں کیں ناچار سنہ ۱۲۱ھ میں زید بن علی الحسینؑ
دادخواہی کے واسطے ہشام کے پاس دمشق پہونچے مگر ان کو نہایت بیرحمی کے ساتھ دربار
سے نکلوا دیا گیا اس ہتک اور بیحرمتی سے برافروختہ ہو کر زید کوفہ میں آئے اور اپنے
رشتہ داروں کی رائے کے خلاف جنہوں نے خاموش رہنے اور صبر کرنیکی صلاح دی

دبائے موقع کی تاک میں رہتے تھے امام حسینؑ کی شہادت نے اونکا کام بنا دیا اون حضرت کی شہادت
پر اہل مکہ کو یزید کی طرف سے برانگیختہ کر کے حجاز میں اپنی حکومت قایم کر لی اور چونکہ یزید کے اعمال
وافعال سے لوگ ناراض تھے اور امام حسینؑ کی شہادت نے بنی امیہ کی طرف سے ایک عام نفرت
پھیلا دیا تھا یزید کے مرتے ہی عبداللہ بن زبیر کو تمام حجاز۔ عراق۔ مصر اور خراسان کا خلیفہ تسلیم
کر لیا اور مکہ کو دار الحکومت بنا کر ان ممالک اسلام پر حکومت کرنے لگے یہ شخص بھی اولاد علی اور
شیعیان جناب امیرؑ سے مخالفت رکھتا تھا چنانچہ محمد بن علی ابن ابیطالب کو جنہیں محمد حنفیہ بھی کہتے ہیں
عرصہ تک قید رکھا اور اگر مختار کا لشکر وقت پر پہونچکر بچا نہ لیتا تو ونکو زندہ جلا دیا ہوتا اسی طرح

تھی اور سمجھایا تھا کہ بے وفا متلون مزاج عراقیون پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ ہتھیار اوٹھائے مگر ناکام رہے اور ۱۲۱ھ مین شکست کھا کر مع اپنے ۷۰ صحاب کے شہید ہوئے انکی لاش خفیہ طور پر اونکے بعض صحاب نے دفنا دی مگر کینہ کیش بنی امیہ نے اونکی قبر کا پتہ لگا لیا اور لاش کو لٹکا کر سولی پر چڑھائے رکھا اور دو سال کے بعد اوتار کر جلا دیا اور خاکستر کو دریائے فرات مین بہا دیا شہادت کے وقت انکی عمر ۴۲ سال کی تھی۔

یحیی ابن زید

یحیے ابن زید جنکی عمر ۱۷ سال کی تھی خراسان کیطرف بھاگ گئے تھے۔ بیچارہ بلخ۔ سرخس۔ بیہق۔ نیشاپور اور ہرات مین مارا مارا پھرتا تھا مگر ہر جگہ اس غریب کا تعاقب کیا گیا اور اوسے ایسا تنگ کیا گیا کہ ۱۲۵ھ مین مجبور ہو کر اوس نے ہتھیار سنبھالے اور ٹھان لیا کہ بیکسی کیموت مارے جانے سے شہید ہو جانا بہتر ہے چنانچہ مرو اور بلخ کے درمیان بمقام جوزجان پر لڑ کر شہید ہو گیا اور اوسکا سر جسم سے جدا کر کے سولی پر لٹکایا گیا یہان تک کہ ۱۲۹ھ مین جب ابو مسلم نے خراسان مین خروج کیا تو یحیی کی لاش کو سولی پر سے اوتار کر دفن کر دیا۔

عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب

۱۲۷ھ مین جب مروان حمار تخت دمشق پر حکمرانی کرتا تھا اور حکومت بنی امیہ مین ابتری پھیل رہی تھی شیعون نے بنی امیہ کی پر اختلال حالت کو دیکھکر جعفر طیار کے پوتے عبد اللہ کو خروج پر آمادہ کیا اور کوفہ کے شیعون نے اوسکی بیعت کر لی۔ عبد اللہ نے خروج کیا مگر عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز سے جو مروان کی طرف سے عراق و خراسان کا گورنر تھا شکست کھا کر مداین

عبد اللہ بن عباس کو طایف مین جلا وطن کر دیا تھا چنانچہ وہ بزرگ وہین انتقال کر گئے۔ آخر عبد اللہ بن زبیر پر عبد الملک بن مروان نے ایک فوج حجاج بن یوسف کی ماتحتی مین روانہ کی اور وہ ۷۳ھ مین شکست کھا کر مارے گئے۔ ؎۵ سید احمد دہلان مفتی مکہ اپنی تاریخ دول الاسلامیہ مین لکھتے ہین کہ اولاد علی و جعفر نے جو خروج کئے وہ ازالہ جور اور اقامت عدل کیغرض سے تھے صفحہ ۱۳۴ ؎۶ صاحب مجالس المومنین لکھتے ہین کہ زید بن علی علیہما السلام مدعی خلافت نہ تھے وہ یقینی طور سے جانتے تھے کہ انکے زمانہ مین مستحق خلافت حقیقی حضرت امام جعفر صادق ؑ ہین بلکہ مقصود خروج سے اہلبیت علیہم السلام کا انتقام لینا تھا ہر طرح

مین آیا اور ہمدان بعنوان جبال ـ رے ـ قومس کو فارس فتح کرکے اصفہان مین قیام کیا اور آخر
فتح کرکے اپنی حکومت کو وسعت دی بنی ہاشم نے اوس کے پاس آکر بیعت کی ان بیعت کرنیوالون
مین علی بن عبداللہ بن عباس کی اولاد ابوجعفر منصور اور عبداللہ و عیسی بھی تھے مگر یزید بن عمر بن
ہبیرہ نے جو مروان کی طرف سے عامل عراق تھا اوسپر فوجکشی کی مدت تک جنگ رہی آخر شکست
کھا کر ہرات کی طرف بھاگا تھا کیونکہ اوسنے سنا تھا کہ ابومسلم نے رضائے آل محمد کی خاطر خراسان مین
خروج کیا ہی ۔ ہرات مین ابومسلم کی طرف سے ابونصر مالک بن ہیثم خزاعی حکومت کرتا تھا جب عبداللہ
ہرات کیطرف پہنچا تو اوسنے عبداللہ بن معاویہ سے دریافت کیا کہ کس طرح آنا ہوا عبداللہ نے جواب
مین لکھا ۔ ہمنے سنا ہی کہ تم لوگون نے رضائے آل محمد کے لئے خروج کیا ہے تم کو محبان اہلبیت سمجھکر
دشمنون کے ہاتھ سے تمہاری پناہ مین آیا ہون ،، پھر ابونصر نے نام و نسب دریافت کرایا جب
نام معلوم ہوا تو لکھا کہ جعفر و عبداللہ تو بیشک اسمائے محمد ہین لیکن معاویہ تو اونمین سے کسی کا
نام نہین ۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ میرے عبداللہ بن جعفر معاویہ ابی سفیان کے پاس بیٹھے تھے کہ
میرے والد کے پیدا ہونیکی خبر آئی معاویہ نے میرے دادا سے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام میرے نام پر
رکھو مین ایک لاکھ درہم دونگا ۔ اونہون نے یہی نام رکھدیا اسپر معاویہ نے ایک لاکھ درہم بھیجدیئے
یہ جواب سنکر ابونصر نے لکھ بھیجا کہ تم نے تھوڑی دام لے کر اس خبیث نام کو اختیار کیا ہمارے
پاس تمہارا کوئی حق نہین ہے اوس امر مین جسکا تم دعوی کرتے ہو ۔ اور ابومسلم کو عبداللہ بن معاویہ
کے آنے کی خبر لکھ بھیجی اوسنے حکم بھیجا کہ اوسے اور اوسکے ساتھیون کو گرفتار کرلو پس ابونصر نے اونکو
پکڑ کر قید کردیا پھر ابومسلم نے حکم بھیجا کہ عبداللہ کے بھائیون حسن اور یزید کو چھوڑ دو اور عبداللہ کو

تو ایسے تھے کہ زید کے اس راز سے بخوبی واقف تھے کہ اونہون نے مخالفین سے تالیف قلوب ور اپنی جمعیت
بڑھانے کی غرض سے اختلاط کیا ہے بعض ظاہر بین اس راز سے بے خبر تھے یا تشیع مین غالی تھے انکو زید کے
مخالفین کے ساتھ الفت کرنے پر زید کی بداعتقادی کا گمان ہوا وہ زید کا مذہب اعتقاد تحقیق کرنیکے در پے ہوگئے چنانچہ
اونمین سے بعض نے علی رؤس الاشہاد اون سے شیخین پر سب و تبرا کرنیکے و ناکیش کی زید نے بنا بر رعایت
مصلحت وقت و استمالت قلوب جمہور تقیہ کرتے تھے تبرا سے انکار کیا اسپر بہت سے لوگ برگشتہ ہوگئے اور انکی بیعت توڑ
دی اور کہا کہ امام جعفر صادق ہی امام ہین زید نے انسے مخاطب ہوکر کہا یا قوم رفضتمونی اے قوم تمنے مجھے چھوڑدیا

قتل کرڈالو پس عبداللہ کے منہ پر فرش بچھا کر اوسکا دم گھونٹ دیا اور یہ حادثہ سنہ ۱۲۹ھ مین ہراۃ مین گزرا۔

بنی عباس

جب بنی ہاشم کے ساتھ بنی امیہ کے جور و ستم مین کسیطرح کمی نہ ہوئی بلکہ دن بدن زیادتی ہی ہوتی گئی تو محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے دل مین داعیہ حکومت پیدا ہوا اور خفیہ خفیہ اپنے داعی خراسان مین بھیجنے شروع کیے جو لوگون کو سمجھاتے تھے کہ اہلبیت کے حقوق کی نگرانی اور حمایت کرنی لازم ہے چونکہ بنی امیہ کے جور و ستم سے سب لوگ عاجز تھے وہ خوشی خوشی داعیان بنی عباس کے ساتھ ہو گئے اور مشرقی ملکی محکومہ اقوام نے حمایت حقوق اہلبیت کی آوازین لگا لگا کر جمع کرنا شروع کر دیا تھا [illegible] داعیان بنی عباس کے طرفدارون کا مرکز بنگیا غاصبان بنی امیہ کے مقابلہ مین حقوق اہلبیت کی حمایت وجہ بغاوت بنائی گئی مولوی سید امیر علی اپنی تاریخ اسلام مین لکھتے ہین کہ آل رسول کے طرفدارون کو بنی عباس کے داعی جو نقیب کہلاتے تھے یقین دلاتے تھے کہ ہم آل رسول کے حقوق لینے کی کوشش کر رہے ہین۔ اولاد فاطمہ کے طرفدار اسپر دہ کسی کے تھا اور جلسازی کا گمان نہ کر کے بغیر ائمہ اہلبیت کے علم اور بغیر اونکی اجازت کے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے جو اصل محرک اس دعوت کا تھا ساتھ ہو گئے اور اسطرح اونکی پشتی اور حمایت پر آمادہ ہو گئے گویا کسی امام کی منظوری اوسکے اس فعل کے لئے ہو چکی تھی حالانکہ ائمہ اہلبیت کا فتوی ہمیشہ لڑائی کے خلاف ہوا کرتا تھا

لکھتے ہین کہ پہلے ان لوگون کو یہ خیال تھا کہ زید نے امام جعفر صادق ع کی اجازت سے خروج کیا ہے مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہ خروج اونکی اجازت سے نہین ہے تو وہ زید سے جدا ہو گئے۔ ۱۵ پس بنی امیہ کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش مین علوی اور عباسی دونون شریک تھے مگر علوی اپنی حکومت و سلطنت کے خواہان تھے خصوصاً امام حسین کے سردار ائمہ اہلبیت کی یہ حالت تھی کہ وہ ہر صورت مین اور ہر حالت مین صبر کرتے تھے بلکہ ہدایات دیتے تھے جب کوئی ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہتھیار سنبھالتا تو یہ بزرگ اوسکو منع کرتے تھے چنانچہ گبن اپنی تاریخ زوال سلطنت روم کی جلد سوم صفحہ ۵۲۶ مین لکھتا ہے یہ شاہی اولیا یعنی ائمہ اہلبیت دنیا کی عظمت و شوکت کو ہیچ جانتے تھے خدا کی مرضی پر شاکر اور انسان کے ظلم پر صابر تھے اور اپنی معصوم

مگر ابو مسلم کے خروج کے وقت ائمہ اہلبیت کے بہت سے سرگرم اور پرجوش مقلدون نے سکوت کیا اور ان مین یہ خواہش پیدا ہوگئی کہ بنی امیہ کے خاندان کو اولٹ دینے کے واسطے جس سردار کی ضرورت ہے اُسے کہین اور تلاش کرین اسی وجہ سے اُنھون نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی سرداری اس کام مین قبول کی تھی۔ محمد بن علی بن عبداللہ ۱۲۵ھ مین مرگیا اور اپنے بیٹون کو اس دعوت کو جاری رکھنے کی وصیت کرگیا۔ پس داعیان بنی عباس برابر اپنے کام مین مصروف رہے یہانتک کہ ابو مسلم خراسانی کی کوششون سے جو محمد بن علی بن عبداللہ کی طرف سے خراسان مین نائب تھا۔ خاندان بنی امیہ کا خاتمہ ہوا اور سلطنت بنی عباس مین منتقل ہوگئی اور ۱۳۲ھ مین ابو العباس عبداللہ سفاح تخت پر بیٹھا۔ بنی فاطمہ نے جو صرف امن وامان اور عدل و داد کے خواہان تھے اور دنیاوی حکومت کی کچھ خواہش نہ رکھتے تھے اس پہلے عباسی بادشاہ کے عہد مین بالکل دم نہ مارا اور سفاح نے بھی اُنکے ساتھ کوئی بدسلوکی نہین کی۔ علوی اور عباسی مثل سابق اسکے عہد مین بھی امن و صلح کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے مگر ابو جعفر منصور دوانیقی جو سفاح کے بعد بادشاہ ہوا بڑا شکی، وسواسی اور بیرحم تھا جس کسی پر اُسے ذرا بھی شبہ ہوتا تھا کہ خاص اُسکی ذات یا اُسکے خاندان کیلئے خطرناک ثابت ہوگا اسے ہرگز زندہ نہ چھوڑتا۔ پس تخت پر بیٹھتے ہی علویونکو اپنا مدمقابل سمجھکر اونکی تخریب اور بیخکنی کے درپے ہوگیا جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکھتا ہے کہ علویون اور عباسیون مین عداوت کا بیج منصور ہی کا بویا ہوا ہے صاحب مجالس المومنین لکھتے ہین کہ منصور نے بہت سے سیدون اور علویون کو قتل کیا اور جامع منصور کی دیوار کے نیچے (جو بغداد مین ہے) بہت سے بنی فاطمہ کو زندہ دفن کرادیا مولوی سید امیر علی اپنی تاریخ اسلام مین لکھتے ہین کہ ۱۴۱ھ مین منصور نے پرچہ نویسون کی تقرری کا دستور جاری کیا کہ خلیفہ کو صوبجات کے تمام واقعات سے مطلع کرتے رہین۔ اسکے عہد مین جاسوسون اور مخبرون کی اسقدر کثرت ہوگئی کہ زمانہ حال مین کسی سلطنت مین نہین ہے:-

النفس الزکیہ

مولوی سید امیر علی اپنی تاریخ اسلام مین لکھتے ہین کہ پانچوین خلیفہ
[illegible]

اور باوجودیکہ اون سے اکثر بدسلوکی کیجاتی تھی اونہون نے کبھی سلطنت کے مقابلہ مین سرکشی اور بغاوت کی کوشش نہین کی تھی۔ علی بن الحسین (امام زین العابدینؑ) کی اولاد بنی حسن سے بھی زیادہ خلوت نشینی کی زندگی گزارتے تھے وہ علمی اور فلسفی باتون مین مشغول رہتے اور تمام مناقشون سے جنمین اونکے رشتہ دار بنی عباس مصروف تھے الگ تھلگ رہتے تھے۔ زید بن علی بن حسینؑ اور اونکے بیٹے یحیی نے ظلم وجور سے تنگ آکر ہشام اور ولید ثانی کے مقابلہ مین ہتھیار سنبھالے تھے اور بار زندگی سے سبکدوش ہوچکے تھے بنی حسن اور بنی حسینؑ مدینہ مین رہتے اور یہان اوس تھوڑی سی جاگیر کی آمدنی پر گزارہ کرتے تھے جو اونکے لیے چھوڑی ہوئی تھی کچھ تجارت سے نفع ہوجاتا تھا اپنے درس وتدریس مین شب وروز مشغول رہتے۔ مگر باوجود اونکی تنگدستی کے اہل شہر اونکی ایسی تعظیم وتکریم کرتے کہ کسی کی نہ کرتے تھے اس شہر مین خلفاء ثلاثہ اور زبیر اور رسول اللہ صلعم کے دیگر جلیل القدر صحابیون کی اولاد بھی سکونت پذیر تھی اور یہ سب مختلف طریقون سے خاندان علیؑ سے وابستہ تھے۔ خاندان علی کا رعب داب اور لغزت وتوقیر دیکھکر سیاہ دل اور وسواسی منصور بہت ڈرا اور چونکہ خاندان بنی امیہ بہت آسانی سے اولٹ دیا گیا تھا اوسے اندیشہ ہوا کہ کہین میرے خاندان کا بھی یہی حال ہو اس تحقیقات کی غرض سے کہ کہین میرے خلاف توکوئی سازش نہین ہورہی ہے اوس نے جاسوسون کے مختلف طریقے اختیار کئے۔ جاسوسون کو لکھا پڑھا کر روانہ کیا گیا کہ علویون سے رابطۂ اتحاد بڑھا کر اپنے کو اون کا معتمد بنائین اور اون کے دلون مین گھس کر اونکے عندیے دریافت کرین اور اونکو ایسی ایسی باتین کرنیکی ترغیب وتحریص کرین کہ بعد مین اونپر الزام لگانے کا موقع ہاتھ لگجائے مگر منصور کے عہد مین علویون پر ظلم ڈھانے کا صرف یہی ایک سبب نتھا بلکہ جب بنی امیہ کی سلطنت کا شیرازہ بکھر رہا تھا تو خاندان رسالتؐ نے قدرتی طور پر اس حادثہ سے دلچسپی ظاہر کی تھی۔ مدینہ مین ایک جلسہ کیا گیا تھا جس مین اکثر افراد بنی ہاشم اور خود منصور بھی موجود تھا مگر امام اہلبیت امام جعفر صادقؑ اوسمین شریک نہ ہوئے تھے اس جلسہ مین امام

[illegible]

معترف تھا تمام حاضرین جلسہ نے مع ابو جعفر منصور کے اونکی بیعت کر لی تھی اور حلف اطاعت اوٹھایا ہوا تھا جب منصور تخت خلافت پر متمکن ہوا تو وہ اوس حلف اطاعت و بیعت کو بھولا نہ تھا اوسکی یاد نے اوسکی زندگی کو تلخ کر رکھا تھا اور اوسکے وہم و شک کو زیادہ کر دیا تھا اوسکے جاسوسون نے بنی حسن پر جھوٹے جھوٹے الزام لگا کر اوسکے کان اور بھی بھر دیے تھے اوسنے محمد بن عبد اللہ اور اون کے بھائی ابراہیم کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہاتھ نہ آئے پھر اس نے اس خاندان کے تمام سربرآوردہ افراد کو جس مین نفس الزکیہ کے والد عبد اللہ اور خلیفہ عثمان کی اولاد کے سردار محمد بن عبد اللہ بن عمر بن عثمان بن عفان بھی شامل تھے گرفتار کر لیا۔[1]

محمد بن عبد اللہ عثمانی کا یہ قصور تھا کہ اہل شام اونکی بہت عزت و حرمت کرتے تھے اس سبب سے اونکی نسبت منصور کو یہ خیال و اندیشہ تھا کہ سلطنت عباسیہ کے لئے ان کا وجود خطرناک ثابت ہوگا۔ یہ لوگ مدینہ مین قید رکھے گئے یہان تک کہ جب ۱۴۴ھ مین منصور حج کو آیا تو اپنے ساتھ ان سب کو پا بجولان عراق کی طرف لے چلا جب مقام ربذہ مین پہونچے تو منصور نے محمد بن عبد اللہ عثمانی کو اپنے حضور مین طلب کیا اور خوب پٹوا کر قتل کرا دیا پھر اون کا سر اہل خراسان کے پاس بھجوا دیا اور جو لوگ سر کو لے گئے اون کو ہدایت کر دی کہ اہل خراسان سے قسم کھا کر کہدین کہ یہ محمد بن عبد اللہ حسنی یعنی نفس الزکیہ صاحب بیعت کا سر ہے اور اس سے غرض یہ تھی کہ اہل خراسان جو علویون کے طرفدار تھے۔ شورش سے باز رہین باقی اسیر کوفہ کیطرف بھیجدئے گئے اور قلعہ سرہ مین قید کر دیے گئے اور اون بیچارون کیساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کیا گیا کہ وہ مظلوم پکار اوٹھے کہ اس سے تو ہم بنی امیہ ہی کے زمانہ مین اچھے تھے

اب ہر طرف محمد اور ابراہیم کی تلاش ہونے لگی۔ یہ بیچارے اعراب کا بھیس بدلے جنگلون بیابانون اور

---

[1] ماں کی طرف سے عبد اللہ بن حسن کے بھائی تھے کیونکہ ان دونون کی ماں فاطمہ بنت الحسین تھی (دول اسلامیہ سید احمد دحلان) انکی بیٹی نفس الزکیہ کے بھائی ابراہیم سے بیاہی ہوئی تھی۔

[illegible]

خیال رکھین ایک ایک جھونپڑی کی جس مین مفرورین کی پناہ لینے کا شبہ ہوا تھا تلاشی لی گئی اور جس کسی پر انکو پناہ دینے کا شک ہوا اُسکو تازیانے لگائے گئے اور جیلخانہ مین بھیجدیا گیا تنگ اور مایوس ہوکر محمد نے اپنے بھائی ابراہیم کو۔ اہواز اور بصرہ کے لوگون کو اوکسانے اور خروج کرنے کے لئے روانہ کیا اور خود مدینہ مین خروج کیا۔ تجویز یہ کیگئی کہ بصرہ اور مدینہ مین ایک ہی وقت منصور کی معزولی کا اعلان کیاجائے۔ اگر اس تدبیر پر کامیابی کی ساتھ عمل ہوجاتا تو غالباً عباسی سلطنت کا خاتمہ اوسی وقت ہوگیا ہوتا مگر اتفاق کچھ ایسی آکر پڑی کہ محمد کو اپنے بھائی ابراہیم کی تیاریونکے مکمل ہونیسے پہلے ہی اعلان کرنا پڑا اور اسطرح منصور پہلے ایک پر اور پھر دوسرے پر حملہ کرنے کے قابل ہوگیا۔ اول تو محمد نے یہان تک زور پکڑا کہ جو سامنے آیا مار کر ہٹادیا۔ منصور کے عامل مدینہ کو پکڑ کر قید کردیا اور چند ہی روز مین تمام حجاز اور یمن نے محمد کو خلیفہ اسلام تسلیم کرلیا امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے محمد کے دعوائے حقیت کی تائید مین فتوے دیے۔ صورت حال کو توقع سے زیادہ خطرناک دیکھکر منصور اپنے پرانی چالپر اوتر آیا اور اوس نے نفس الزکیہ کو ایک خط مین لکھا کہ تمکو ہر طرح سے امان دیجاتی ہے تمہارا جہان جی چاہے رہو ہماری پنشن ملتی رہیگی اور تمہارے لواحقین سے ہر طرح کی اعانت کیجائیگی اسپر محمد نے جواب دیا کہ معافی اور خطا بخشی میرا کام ہے کیونکہ خلافت میرا حق ہے اور خاتمہ پر لکھا کہ یہ امان کا وعدہ ویسا ہی تو نہین جیسا کہ ابومسلم عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس اور زید بن ہبیرہ سے کیا گیا تھا (جنسے منصور وعدہ شکنی اور بے ایمانی کرچکا تھا) اس جواب سے منصور بہت جلا اور اولٹا ایک طویل طویل الزامی خط نفس الزکیہ کو لکھا جس مین اوسنے وہ اصول بیان کئے جنکی بنیاد پر آخر کو سلطنت عباسیہ قائم ہوئی تھی اوس نے اُس بیعت سے جو اُسنے مدینہ مین کی تھی تجاہل کیا بلکہ اس پر زور دیا کہ رسول اللہ صلعم نے کوئی فرزند نرینہ اپنی یادگار نہین چھوڑا آنحضرت کی دختر نیک اختر کی اولاد کو ورثہ مل نہین سکتا۔ پس آنحضرت کی چچا کی اولاد کو ان کا ورثہ ملنا چاہیئے اور اُسکے بعد اپنے بھتیجے عیسی کو نفس الزکیہ کی سرکوبی کیواسطے روانہ کیا۔ میدان جنگ کا رنگ جانے سے پہلے نفس الزکیہ نے اپنے ساتھیون سے کہدیا کہ